



(۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت بشریت کے تمام بنی نوع انسان کے برابر ہیں۔

(۴) حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیطان لعین کا علم زیادہ ہے۔

(۵) مجلس مودود وجہ بدگفت سنیہ حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ برائین قاطعہ مکلفین احمدیہ رشید احمد گنگوہی)

گنگوہی کے ان ایساک عقاید اور مضامین کے رد میں حضرت قیلہ حاجی احمد اللہ مہاجر مکی نے مندرجہ ذیل مضمون تحریر کیا اس پر دستخط و تہنیت فرمائی۔

ساجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا گنگوہی پر فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد و فصل علی سولہ الکریہ

۱۔ اہلبد، جانتا چاہیے کہ شرعاً و عرفاً و عقلاً امکان کذب حق سبحانہ و تعالیٰ محال اور متعین ہے۔ اور ایسا ہی امکان غیر سرور عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم محال و متعین ہے کیونکہ قرآن میں و لیکن میں رسول اللہ و خاتم النبیین ہے اور خلاف و عہد محال و متعین ہے۔ علامہ قرطبی صاحب تہذیب التہذیب و التلخیص فی جواب المستفتی میں لکھتے ہیں ولا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدس علی التلخیص و التلخیص و الذکب خلاف المحال لا یدخل تحت القدس و عنہ المستذل لیلقدس و لا یفعل اتمی۔ اور امکان کذب باری تعالیٰ نے اعتقاد کو امام باری نے تفسیر کبیر میں تہذیب کفر لکھا ہے۔

۲۔ بشریت و غیرہ میں سرور قاسات صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات سے جملہ بنی آدم کو مساوی جاننا محققین کی تصریح کے خلاف ہے اور اہمیت قبل انما انما یشیر مشککہ کو مفسرین نے تراویح پچھلی کیا ہے جیسا کہ تفسیر کبیر میں بنا پوری، معالم التنبیل اور خازن وغیرہ میں موجود ہے۔ جو چاہے دیکھ لے۔

۳۔ شیطان لعین کو مدت کما اور کما دین کو خصوصاً غیر سے الہام و دلیل علی قیاس ناموس سے ثابت کیا اور اس کو شرک سے تعبیر کرنا اور آپ کے علم تشریف کو مساوی اللہ شہدگان کے علم سے کم سمجھ دینا یہ آپ کی سخت توہین ہے کیونکہ شرف ثابت ہے کہ آپ علم خالقانہ ہیں پس بشادت قرآن و حدیث تشریف اکابر علماء اہل سنت نے تصریح کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ماکان و مایکون کا حاصل ہے۔ جیسا کہ حاضی بیاض نے شہادیں اور اعلام خدایہ سے اس کی شہادتیں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوة وغیرہ میں اس پر تصریح کی ہے۔

۴۔ مجلس مودود و تہذیب تہذیب عرب و عجم کو گناہ کے جہم سے تشبیہ دینا اور بدعت سنیہ و حرام کشادہ اس

ابو مخنف سید احمد حسن، حکمت علی، منتقول ملاحظہ مختصر از کتاب تفسیر الکوکیل مع توہین، از رشید الفکیل معتمد، مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری، مطبوعہ صدیقی پریس قصور، بامداد و ارشاد حضرت خواجہ خاجگان خواجہ غلام حسنین رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین چاچڑاں شریف ص ۳۲۱۔

خوف :- حضرت حاجی صاحب کے اس ارشاد سے مندرجہ ذیل امور جہاں غلو پر ثابت ہو گئے:

۱۔ حضرت حاجی صاحب رشید احمد کے عقاید کو کفر پر سمجھتے تھے اسی لیے حاجی صاحب نے مولانا غلام دستگیر صاحب کی کتاب تفسیر الکوکیل پر جس میں رشید احمد و خلیل احمد کے عقاید کو کفر بیان کیا گیا ہے دستخط فرمائے اور ہر شے فرمائی۔

۲۔ حضرت حاجی صاحب کو رشید احمد و خلیل احمد کے بارے میں جو پہلے میں ظن تھا اور آپ نے فیضان الفکر و بیروہ میں گنگوہی کی تشریف بھی لکھی تھی ہجرت کے بعد ان کے کردار کو دیکھ کر آپ نے دہ لکے بدل لی تھی۔ اسی وجہ سے آپ نے رشید احمد کی تکفیر کرنے والے مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم کی مکہ منظرہ میں دو دفعہ محبت سے اپنے مکان پر دعوت فرمائی اور ان کے حق میں دعا سے تیر فرمائی۔

۳۔ حضرت حاجی صاحب عقیدہ دارکان گلاب باری تعالیٰ کو کفر سمجھتے ہیں اور علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان سے کم بتانا جس طرح گنگوہی و انیسویں نے براہین قاطعہ کے ساتھ پرکھا ہے۔ حاجی صاحب اس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین سمجھتے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا عقیدہ کفر ہے۔

مقتدائے علمائے ہندوستان حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب مبلغ کی کفران

کہ رشید احمد — نا — رشید نکلا

حضرت مولانا حاجی رحمت اللہ صاحب کی ذات سے کون ناواقف ہے، کجبت ہندوستان میں تھے۔ تو سب دیوبندی آپ کے علمی کمالات کے گل گاتے تھے اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی حاجی رحمت اللہ صاحب کو اپنا نکلس اور بے مثل عالم مارت باللہ سمجھتے تھے۔ اور ان کی از حد توفیر فرماتے تھے اور آپ مکہ و مدینہ میں پائے زمین کے خطاب سے شہور و سفا اور ان کی بزرگی یہ مسلم دلیل ہے کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کو تہذیب و فطرت و تربیت و انجمن جمادی و روحانی حضرت حاجی رحمت اللہ علیہ کے جوار میں دیکھا گیا اس امر کی تصدیق و حاجی رحمت اللہ صاحب کی توثیق کے متعلق تصریح ملاحظہ ہوں۔

۱۔ اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب (رحمت اللہ علیہ) متفرقہ اہل مکہ میں ہم پہلو مولانا رحمت اللہ مہاجر رحمت اللہ علیہ کے رکھے گئے۔ (امداد النبی شرف علی تھانی ص ۲۴، مسطر ۹)

(۲) میر جلال تاسیس ارادت کے سلسلے میں ان دونوں بزرگوں حضرت قاسم العلوم اور مولانا نعمت اللہ صاحب کے کاموں میں یکسانی پائی جاتی ہے۔

(درآمد لائے حرم بابت رجبت ۱۲ ص ۵۴۳ سطر ۱۲)

(۳) ہمارے شیخ السید مولوی رحمت اللہ (براہین قاطعہ ص ۱۶۰ سطر ۱)

(۴) مولوی رحمت اللہ صاحب تمام علمائے مکر میں فاضل ہیں اور باقرار علمائے مکر علم ہیں۔

(براہین قاطعہ صفحہ ۱۶۱ امام دیوبندی مذہب مطبوعہ دیوبند ص ۴۳ سطر ۴)

حاجی رحمت اللہ صاحب باقی مدرسہ ہندیہ لیتو مگر منظر کو جب رشید احمد کے ناگفتہ بہ علاقہ کمال محل منظر میں معلوم ہوا۔ اور لوگ بھی کہ کتابیں قنادی رشتہ دہ، براہین قاطعہ، میل الرشاد وغیرہ حضرت موصوت کے ملا خطہ میں لائی گئیں۔ تو آپ نے مندرجہ ذیل تحریر پر دست مولانا غلام دستگیر صاحب ہندوستان ارسال فرمائی تاکہ شائع کر دی جائے اور لوگ فرقہ دیوبندیہ کے امام رشید احمد کے علاقہ کے محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد اور نعت کے کتاب ہے راجی رحمت رب العالمان رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما اللہ ان کرمت سے بعض باتیں جناب مولوی رشید احمد صاحب کی مشافعت، جو میرے نزدیک اچھی نہ تھیں۔ اعتبار نہ تھا۔ کہ انہوں نے ایسا کیا ہوگا۔ (الاقول) میرا اعتبار دکر تا کس طرح فائدہ جتا کہ حضرت علمائے مدرسہ دیوبند کی تحریر اور تقریر بطریق تواضع و تحسین پہنچی، کہ تمام انوکس سے کچھ کنا پڑا۔ اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا۔ سو کتنا ہوں کہ میں جناب مولوی رشید کو رشید سمجھتا تھا۔ پر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی (را رشید) سیکل میں حضرت آئے اس طرف ایراسی تعصب بنا کہ اس میں ان کی تحریر اور تقریر دیکھنے سے روشن کھرا ہوتا ہے۔ حضرت نے اول قلم اس پر لکھا کہ :-

(۱) جس مسجد میں ایک دفتر جامعیت ہوئی ہو۔ اس میں دوسری جامعیت کو بغیر اذان اور تکبیر کے ہو۔ اور دوسری جگہ جو جائز نہیں۔ (الاقول)

(۲) پھر ایک فاضل مردود کو جو اپنے کہ حضرت علمائے کے برابر سمجھتا تھا اور سب (نیاسے) نبی امرا میں سے اپنے کو افضل گشتا تھا۔ اور اپنے لیے گوربدہ خدائی پر پہنچا تھا۔ (الاقول) حضرت مولوی رشید اس مردود کو مرد و حسب لکھتے تھے۔ (الاقول)

(۳) پھر حضرت مولوی رشید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ان کی شہادت کو برسی شدت سے حرم کے دونوں میں گیسابی روایت صحیح سے ہوا متفق فرمایا۔ (الاقول)

(۴) پھر حضرت رشید نے جو لڑا سے کی طرف توجہ کی تھی، اسی پر ہی اکتفا نہ کر کے خود ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف توجہ نہ دیتے مگر لوگوں کو گنہگار کا جنم لے کر ہٹا دیا۔ اور اس کے بیان کو عام بتلایا۔ (انی قول) اور پھر دانستہ نبوی میں اس پر بھی اکتفا نہ کر کے اور امکانِ ذاتی سے بجا و زکر کے چھ خاتم النبیین بائیں شامیت کر بیٹھے اور بڑی کوشش اس میں کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شیطان کے علم سے کہیں کم تر ہے۔ اور جتا باری تعالیٰ کے نئی ہیں دعوئے کیا کہ اللہ کی حیثیت بولنا متفق بالذات نہیں بلکہ امکانِ جہوت بولنے کو اللہ کی بڑی وصفت کمال فرمائی تو نو بابت اللہ میں بڑے انحرافات ہیں تو ان سے مراد کہ وہ کو خدا بر و باطن میں مہبت برآسمت ہیں۔ اور اپنے عجیب کو متذکر تا جو کہ حضرت مولوی رشید کے اور ان کے چیلے چاتوں کے ایسے ارشاد است نہ سنیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ مجھ پر بہت کلم کھلا تیرا ہوگا۔ لیکن جب یہ سو علمائے صالحین اور اولیائے کاملین اور رسول رب اس الٰہین اور جتا باری جان آفرین ان کی زبان سے اور قلم سے نہ چوسے تو مجھے کیا شہادت ہوگی۔ البتہ

عبداللہ

عبداللہ

عبداللہ

عبداللہ صاحب کانگڑی پرتوی

عبداللہ صاحب کانگڑی پرتوی کے حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب کے واضح فیصلہ کے بعد بھی کیا کوئی مسلمان شخص اس فرقہ دیوبندی کے نام رشید کے کفر یہ فتاویٰ سے بے علم رہ سکتا ہے یہ خود ان کے لکھے مسئلہ بزرگ میں جنہوں نے صاف صاف فرمایا کہ رشید نہیں بلکہ اپنے گندے فتاویٰ کے جس سے اس کے برعکس مارشید ہو گیا ہے۔ مگر فرقہ دیوبندی پر اپنی جہت دھرمی سے باز نہ کیا۔ اور اگرچہ اسی نام پر تباہ و شہید کے فتاویٰ پر ہی سارا مذہب قائم ہے اور اسی کو نام ربانی قطبِ یزدانی کے خطابات ویسے جاری ہے ہیں۔ تو بابت اللہ نہ دیکھو۔

خلیل احمد بیٹھوی سہارنپوری امام چارم دیوبندی مذہب

یہ خلیل احمد رشید احمد کانگڑی کا خاص حواری ہے اور از حد و جہت منصب دیوبندی و بانی تھا۔ اسی نے ہی رشید احمد کی تصدیق سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس علم کو شیطان کے علم سے کم لکھا ہے اور اس نے خلعتِ قسم کے فریب سے دیوبندیت کو فروغ دیا تھا۔ اس لیے دیوبندی اس کو اپنے مذہب کا بہت بڑا امام مانتے ہیں۔ ریاست بامول پور میں دیوبندیت کا پہلا قدم اسی خلیل کے ذریعے لگایا گیا۔ ورنہ اس سے قبل اس ریاست میں کوئی دیوبندی نہ تھا۔ ریاست جڑا کے عالی مرتبت ذاب صاحبان دربار عالی چاروں شریف سے عقیدہ واپستہ اور شریعت صحیحہ العقیدہ اولیاء اللہ کے از حد معتقد تھے خلیل احمد کے ریاست میں داخلہ کا موجب ریاست جڑا

بعض ہندو متاف ملازمین تھے جو کہ بیٹے سے دیوبندیوں کے تبلیغی مرکزوں کے واسطے پروردگار کے سامنے دیوبندیوں کے لئے سے وابستہ تھے۔ ریاست ہند جو ایک پرانی اسلامی ریاست ہے۔ اس لیے اس میں علوی علوم کی تعلیم کے لئے قسریہ سے ہی ایک سرکاری مدرسہ جامعہ عباسیہ قائم ہے۔ ریاست کے بعض دیوبندی ملازمین نے عالی جناب نواب صاحب کی سادگی سے جاننا نہ سیکھا تھا کہ خلیل احمد کو جامع عباسیہ میں صدر مدرس منظور کیا جائے اور ان کے سران بالا کو خلیل احمد کے معتقدین دیوبندی ملازمین کی اس دھوکہ دہی کا علم نہ تھا۔ وہ اس کو مولوی صورت دیکھ کر فریب میں آ گئے اور منظور کیا چنانچہ مولوی خلیل احمد نے بہاول پور میں ڈیرے ڈال کر وہاں دیوبندیت کی تبلیغ کا سلسلہ شروع کر کے چند ایک افسران کو اپنا شیخ مجاز ہونا بھی کر کے مرید بھی کر لیا۔ یہ وہ پہلا موقع تھا کہ جب ریاست مالہ بہاولپور کے جمیع عقیدہ مسلمانوں کو قسریہ دیوبندیت کا شکیبہ بانی شروع ہوا۔ جس کا سلسلہ آج تک شروع ہے اور لوگوں کو دیوبندی بنایا۔ بلکہ ان کے قیمتی سرمایہ ایمان باللہ ایمان با رسول کو خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ اس شمار ماہ سوال ۱۳۳۰ء میں فاضل اہل عالم مکمل حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب دعویٰ مرحوم کو علم ہوا کہ ریاست بہاول پور میں خلیل احمد کا درود ہو چکا ہے۔ آپ بہاول پور شریف لائے۔ اور بعض ایک اہل حکام کو خلیل کی کتاب برائیں ناطعہ دکھائی جس میں خدا تعالیٰ کے عبودیت کے امکان اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے شیطان کے علم سے کم ہونے اور فاسق کو بندوں کے آشوکا پرستے سے تشبیہ اور حضور کے پیلا پاک کو کوشش کنیا کے جہنم میں منانے کے مشابہ ہونے کے ناپاک مسائل درج تھے حکام اعلیٰ نے بربرہ دلی ریاست عالی جناب نواب مرحوم صاحب کے حضور پہنچائی۔ تو نواب صاحب نے اس ملکی مسئلہ کی چھان بین کی لیے اپنے مرشد و آقا بلند درندگان و مہتران سلم و عرفان خواجہ اچان چشت اہل بہت حضرت خواجہ غلام صاحب مجاہد تین چاروں شریف کی خدمت میں عرض کیا۔ بالآخر حضرت خواجہ صاحب نے خلیل احمد کو رسوا کیا۔ اور دستگیر صاحب کو شک دھیں ایک جگہ جمع فرما کر مناسبت پر بحث مسمیٰ مولانا غلام دستگیر صاحب نے خلیل احمد کو اس ناچاری کی منظر میں دلائل قاہرہ سے ایسی شکست فاش دی کہ اس کے حواس باختہ ہو کر رہ گئے اور حضرت خواجہ غلام دستگیر صاحب نے آخر میں فیصلہ فرمایا کہ خلیل احمد کا عقیدہ دلیا نہ ہے اور شیخ سب سے ہے اور مولانا غلام دستگیر صاحب کے مسائل جمیع اسلامی ہیں چنانچہ اس شکست کی وجہ سے ہی خلیل احمد کے وارث مگر فارسی ہار ہی ہوئے تو وہ رات کے وقت مغرور ہو کر شکیبہ کی گاری سے ریاست سے جاگ نکلا ذرا بعد غلام اس طرح یہ فتنہ ریاست میں کو گچھ کم تو ہو گیا مگر اس کا کچھ آگ سکتی تھی جس نے تینوں بعد دیوبندی ریاست میں آتے گئے اور آج وہ زمانہ ہے کہ دیوبندیوں کو ریاست میں سرکاری تنخواہیں مل رہی ہیں اور ان کی سب سے اوپر ان کیوں کا عاصیہ کرنے والا کوئی نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذلک امداً

فوت :- خلیل احمد دہلوی سے مولانا غلام دستگیر صاحب حنفی رحمہم کا منظرہ وقصید حضرت خواجہ غلام فرید
رحمت اللہ علیہ کتاب تقدیس الوکیل میں ملاحظہ فرمائیے کہ پاس موجود ہے، جسے حق نہیں
ہو۔ ملاحظہ فرمائیں

ریاست بہاول پور کے شرقي حصہ ميں ديوبندي مہمبکا داخلہ

و راست مبادل پر کے شرعی حصصین دیوبندییت مدرس دیوبند بمطابق مصادیق و درستی مبنی آدمی کی
دیوبندیہ تعلیمات کے ذریعے پھیلی نہایت ان ہر دو مدارس کے دیوبندی مولویوں کی اعتقادی حالت کا تعین کل
یہ عالم ہے کہ مدرسہ نعیم آباد کے ایک مدرس کی زبان ہندہ نے خود یہ الفاظ کہے تھے کہ لوگ تو پاکستان میں صرف
ایمان زندہ کرنے کے لیے جاتے ہیں مگر ہمیں تو یہ بھی یقین نہیں کہ بابا گنج شکر کا خاندان یہاں ایمان پر پورا نہیں
والیہا باقیہ اللہ) محمڈ پوری مولویوں نے گذشتہ دنوں ایک رسالہ "چروہیں عدلیہ دا گوڑ" لکھ کر اخلاقیات و سرور عالم
نور محمد رحمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے دل والوں کو کافر بنادیا اور انہیں جس کے جواب میں ہندو نے رسالہ "نور علی
لکھا اور پھر چارہا بکین کے منظرہ میں برپا دی بھائی مٹھی بھادو لکھنے کے قرب و جوار میں مولوی اللہ بخش صاحب
ساکن شجرہ الاسانہ بھی نوید انگشت ویری میری کے رنگ میں بعض جاہل زمینداروں کو دیوبندییت میں رنگا ہے
ان مدارس کے باقی خود مولوی غلام آباد صاحب کے قصاب کہتے اور کادہ دیوبندییت سے یا نہیں؟ اس کے متعلق
جہیں مصروفیت کی کوئی تحریک و اثر نہیں ملتی کہ جس میں انہوں نے دیوبندی مذہب کے اکابرین اور مشرکین علی
مختار علی و رشید احمد گڑھی و دیگر قاصم و دیگر کی کفریہ عبارات جن میں ان دیوبندیوں نے سرکار و عالم سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و سب و شتم کیا ہے، گنجیہ تائید کی ہو اور ملازمہ بدلتا ہو کسی کو دیوبندی کہنا وطن کرنا
ہمارا اور ہمارے اکابرین کا مسلک نہیں ہے۔ مولوی صاحب کے گلدستہ اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے متعلق کچھ ایسے اشعار بھی موجود ہیں جو کہ بقیہ دیوبندیوں کے فخر سے متحرک و کفریہ نہیں آتے ہیں مسئلہ
پر کے فیصلہ اور اثبات و ثبوت نص جسدہ آنوں

[illegible]

شوقی رومی دسہ چرچائی شائع چک چلا یا ! بکیاں گئیں واسلے چون کہیں شرمِ حند آیا

(شہابِ مطہر دلاور، ص ۱۳۴)

اور مقامی سنی علماء کے اجتماع پر بھی موصوف نے "شعبہ ساز" پڑھنے والوں کا کوئی نقش نہیں لیا۔ ان علماء دیوبندیوں کو یہ خبر آت کہ کمال سے لگتی ہے کہ وہ مولانا روم دولا نا جامی رحمہما اللہ تعالیٰ کو کافر کہتے ہوئے کچھ خوفِ خدا نہیں کرتے، سنا گیا ہے کہ خود مولوی غلام قادر صاحب مشائخ اہل سنت کے مداح بھی تھے جسکی ہے کہ دیوبندیوں کی کفریہ جہاد سے ناواقفیت کی وجہ سے انہیں دیوبندیوں سے خوش فہمی رہی ہو۔ مولوی صاحب سے بعض مسئلے واسلے لوگوں کا بیان ہے کہ آپ کل کے دیوبندی مولویوں کا بعضین مدرسہ پورہ پورہ پورہ آباد کی طرح مولوی صاحب کے اعتقادات نہیں تھے۔ ان کے بعض اختلافات نے دیوبندیوں کو مولوی صاحب کو بھی بدنام کیا ہے۔ چنانچہ آج کل کے بعض محمد پوری مولوی صاحبان تو سہ گارہ و عالم علی اللہ علیہ وسلم کے نورانے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ اور مولوی صاحب نے اپنے گلدستہ اشعار میں کئی مقامات پر حق و رک نورانی کہا ہے مولوی صاحب لکھتے ہیں :-

ہر جا حاضرِ غیر ہونے اوہ خوشبودارِ حق
وقتِ دلالتِ نوروں شعلے مازیانِ نظریں آیاں

(گلدستہ اشعار، ص ۲۶)

مولوی صاحب کے والد صاحب یہاں موجود دیگر بزرگوں کا صاحبان کے گھر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بابائے عسکریہ میں شریعت کا ختم دلا کر غریبوں میں لیا دیوں کا وہ بھی تقسیم کیا جاتا تھا۔ ان حضرات میں آج تک بھی جاری ہے۔ یہاں محمد صاحب برادرِ حقیقی مولوی غلام قادر صاحب بعض مذہبی معاملات کی وجہ سے مولوی صاحب سے ناراض بھی رہے ہیں۔ مولوی صاحب پاک پٹن شریف کے عرس مبارک میں ہشتی دروازہ سے بھی گزرتے رہے مگر بعدہ مولوی صاحب کے بعض دیوبندی تعلقین نے گزرتے ہوئے بھی مسنا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے کسی بیعت سے بیعت نہیں کی۔ مگر خود لوگوں کا مرید کہتے تھے۔ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ پر انوار کے دروازہ کو بہشتی کنا اور جو شخص خود کسی غلام ہری شیخ سے بیعت نہ ہو۔ وہ دوسروں کو اپنا مرید کہہ سکتا ہے یا نہیں۔ ان مسائل کے متعلق مقامی علماء سے جب مولوی صاحب کی چھڑ چھاڑ ہوتی تو مولوی صاحب حسبِ معمول عرس پاک پٹن شریف پر جاتے ہوئے یہ خیال کرتے تھے کہ ان ہر دو مسائل پر ہم حضرت پیر محمد علی شاہ صاحب گوڑوی سے گفتگو کریں گے۔

قطب بانی مہدین محمدانی مرشدنا مولانا قبلہ عالم حضرت پیر سید خواجہ
مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اعلیٰ المرتبہ
کے حضور میں مولوی غلام امت اور صاحب کی حاضری

حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کی بدشان مخفی کو نہایت تسلیم میں ہی بڑے بڑے جلیل القدر اساتذہ حضرت کے علم لدنی کے معترف تھے چنانچہ مولانا احمد علی صاحب سہارن پوری کے حلقہ درس میں حدیث قدس مولانا سید کہ پر بحث جلی تو حضرت مولانا نے فرمایا کہ آپ لوگ اپنے اپنے دلائل بیان کیجئے۔ دیوبندی خیال کے طالب ملوں نے کہا کہ یہاں قیام علی مرتزاد ہے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گفتگو تمہو جاع ہے اور حاکمیت ایک آدمی کے قیام سے بھی رخ ہو سکتی تھی تو سب کو قیام کا حکم اس امر پر دال ہے کہ یہ قیام تعلیمی کا امر تھا۔ نیز جب کہ موضوع مشتق جو۔ اور فقیر میں محمول کو موضوع پر حمل کیا جائے تو دباں حل کی علت موضوع کا مبداء اشتقاق (مصدر) ہو کر رہتا ہے۔ جیسے کہ الکاتب محرک الاصلع میں محرک احباب کی حاکمیت کا مبداء اشتقاق نہایت سے۔ اسی طرح قدس مولانا سید کہ میں قیام کی علت سید کا مبداء اشتقاقی سیادت قرار پائے گا۔ تو معلوم ہو کہ یہ قیام حضرت سعد کی سیادت ظاہر کرنے کے لیے کیا گیا، جو کہ تعلیمی ہوا نہ لفظی۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب حضرت قبلہ عالم کی زبان فیض ترجان سے ایسے علمی نکات سن کر فرمایا کرتے تھے کہ سید صاحب زمانہ کے مفتدا ہوں گے۔ اور باطنی ولایت میں بیگانہ روزگار ہونے کے علاوہ ظاہری علم و فضل میں بھی تمام معصروں میں ملک ہند میں سیادت سے باخبر نہ رہے۔ بروقت عرض مبارک حضور باگچہ شکر مولوی غلام قادر صاحب شنب کو جمع اپنے رفیقوں کے پاک تین شریف میں منتم ہوئے تو مولوی صاحب کے رفیق مولوی احمد دین کو بحالت خواب نشانہ ہوا کہ شیخ الشان حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند مقام پر کھڑے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ مولوی غلام قادر کو پاک تین سے باہر نکال دو، وہ ہمارا اخص ہیں۔ صبح ہی مولوی احمد دین نے قادیانہ واقعہ مولوی صاحب کو سنایا تو انہوں نے ایک دوسرے کو نکال دیا۔ اور حضرت قبلہ عالم گولڑوی کے حضور دینے رفقا آپہنچے حضرت مولانا فخر الدین صاحب قبلہ ہما بھرے والے روایت قبلہ عارفین حضرت خواجہ عبدالحکیم صاحب نوری آدام فرماتے عادی گچہ ریاست ہما وہ پیر بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پر موجود تھے۔ اور فرماتے تھے کہ مولوی غلام قادر صاحب سے خود حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ مولوی صاحب! یہ ہمیشہ شریعت صحیح سے کروں گی کی قبر میں وحۃ من عیاض الجنۃ ہوتی ہے مولوی صاحب

نے عرض کیا کہ بالکل درست ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ لفظ جنت کا اطلاق جیب مومن کی قبر پر حدیث میں موجود ہے۔ تو میرے اس کے دروازے پر لفظ بہشت کے اطلاق میں کون سا امر مانع ہے، مولوی صاحب نے کہا کہ اس لفظ کا بونا تو مبارک ہو مگر یہ فرمائیے کہ میرا اس دروازہ کی جی خصوصی شہرت کی کیا وجہ ہے، حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ حضرت خواجہ خاجگان خواجہ نظام الدین اولیا درگتہ اللہ علیہ کا یہ فرمان ہے کہ میں نے پچھن سر عالم خاں ہرین پچھن اعظم علیہ چہار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی دروازہ سے ۶۶ محرم الحرام کو تشریف لاتے زیارت کی ہے۔ اس مقدس دروازے کی شہرت خصوصی کا یہ سبب ہے۔ اور تمام مشائخ کا اس برائعات ہے۔ مولوی غلام قادر صاحب خاصو کشی ہر گز حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ سلسلہ بیعت و رشد کے لیے کسی کی کسی ظاہری شیخ سے بیعت کر لینا غلط ہے۔ مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کیا کہ میری بیعت بحالت خواب خود خدائے کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی ہے ایک دفعہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے کامل فرمایا۔ اور دوسری دفعہ مکمل برصیقا تمام فاضل، فرمایا کہ لفظ مکمل سے میں اپنے مجاز ہونے کا لٹین کر کے بیعت کرتا ہوں۔ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف ہونا و بیعت ہونا تو امر فریضہ کی نہیں ہے۔ مگر یہ فرمائیے کہ جب لفظ کامل و مکمل کی آواز آپ نے سنی کیا اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ کی صورت منورہ حاضر تھی مولوی صاحب نے کہا کہ انہیں صورت موجود نہ تھی حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا وہی حضور کی نہ ہو جیسا کہ ثلاث القدواتین علیہ السلام کے قسم میں علماء سامعین کے اشتباہ کے قائل پچھن پچھن ہر شک کے صحیح سمجھا بھی کہ نہ چھیرہ کہ جیب بیداری میں غلطیاں واقع ہوتی ہیں تو بحالت خواب تو سامع میں غلط ہو تا زیادہ ممکن ہوا۔ (برادر الزادہ ص ۶۳) تو آپ محض ایسے خیال خام کے نیچے لگے کہ حضرات مشائخ کو امام کیوں نہ افقت کرتے ہیں۔ مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ابو الحسن خرقہ ثانی بظاہر کسی شیخ سے بیعت نہ کئے۔ مگر آپ کا سلسلہ بیعت مشہور ہے قبلہ عالم نے فرمایا کہ اولاً تو یہی غلط مشہور ہے بلکہ آپید شیخ سے بیعت تھے اور سلاسل میں ان کے شیخ کا نام مشہور و جو وہ در پھر ان کی یہ نشان تھی کہ ایک دفعہ ان کی مراد وہ زمین کو خدا تعالیٰ نے سنا کر دیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اسے حوالہ دیجئے اس دنیا میں مستلانہ فرما۔ قرآن کی بارگاہ کا دعوے صاحب نہیں۔ مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کیا کہ حضرت پیر سے کوئی آدمی ہی خالی نہیں ہوتا۔ قاعدہ پڑھتے والا بھی پیر و سید پارہ پڑھانے والا بھی پیر۔ فاضلی پڑھانے والا بھی پیر۔ پیر کا یہ حروف سخن اور انہی کے فتن مجازی میں مسئلہ لکھی۔ چونکہ جس نے اپنے شیخ مخدوم جانیوں جہاں نشین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ہیر کے اس منڈلے سے فتن ہونے کا ذکر کر کے التجا کی کہ حضرت عارفانہ کیجیے۔ ہیر انہی کے عشق سے باز آجاستے۔ حضرت مخدوم صاحب نے فرمایا کہ پھر جب آدمی کو تھیر کر یہاں سے آنا۔ اُسے کہہ دیجئے کہ مناسب معاہدہ سے درست کریں گے۔ چونکہ جس نے ہیر سے

پیر کے ہاں حاضری کے لیے کہا تو پیر نے انکار کر دیا کہ مجھے معذور تصور فرمایا جاوے۔ جب چوبیس بجے نے ہاجرہ منیر سے عرض کیا کہ حضرت خود چوبیس بجے گھر نہ آئیں گے، چوبیس بجے پاس تشریف لائے تو پیر نے اپنے شیخ کے پاؤں کو بوسہ دیا مگر اپنی دونوں آنکھیں یا سحر سے مسند کر لیں حضرت نے آنکھیں بند کرنے کا سبب پر اپنا فرمایا تو پیر نے عرض کیا کہ قلیلہ آپ سے شک ہمارے شیخ میں مولویں قائم اٹھا چکی ہوں کہ جن آنکھوں سے دیکھنے کو دیکھا ہے اب کسی دوسرے کو نہ دیکھوں گی۔ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیر کے اس استقلال پر فرمایا کہ یہ مجاز ہی عاشق ہے۔ مگر افسوس کہ عشق الہی میں ایسے استقلال واسلے لوگ بہت ہی کم ملتے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ مولوی صاحب ایک نور ہے کہ اپنے مطلوب سے یہ محبت ہو کہ کسی بزرگ طرف نظر کرنا پسند نہ کرے۔ اور غائب میں گزرنے پر مشد بہانے پھرتے ہیں۔ اس مقام باتوں کے سمجھنے تک کہ تمام مشائخ غریبیت کی مخالفت کرنا اہل علم کے ہرگز شایان شان نہیں۔ مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کیا کہ حضور واقعی میں سمجھتے ہیں پسنا اٹھائے مجھے جناب ہی بہت فرما لیں۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ پہلی بہتوں کے غلط ہونے کا اعلان کر دیں۔ مولوی صاحب نے اونچی جگہ کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جو لوگ قبل ازین مجھ سے بہت سمجھے وہ بہت باطل سمجھتی تھو حضرت نے بہت فرمایا۔ اور اجازت بھی عطا فرمادی۔ مگر جب حضرت قبلہ دیوان سید محمد صاحب مرحوم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ نے اس معاملہ کو اپنے نہ فرمایا کہ اتنی جلدی مجاز کرنا مناسب نہیں حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ اس کی دل شکنی طوطا خاطر نہ ہوئی۔ اس کا نتیجہ جو حضرت مولوی صاحب کی طرف سے ہی ظاہر ہوا ہے گا۔ چنانچہ شیخ کامل کی فراست باطن کا بیان فرمودہ نتیجہ چند دنوں بعد ہی یوں ظہور پذیر ہوا کہ مولوی غلام قادر صاحب نے اعلان کر دیا کہ میری کوئی بیعت نہیں ہے اور میرا پیشہ آزادانہ طور پر یہی حسب معمول تبلیغ اور تخریر میں مصروف رہے۔ واللہ تعالیٰ درود لا علیٰ اعلم

مولوی اشرف علی صاحب امام خیم و مصنف دیوبندی مذہب

مولوی اشرف علی صاحب مقناوی نقانہ بھون کا باشندہ تھا۔ اور اس کے خاندان کے لوگ بھی اکثر شیعہ صحیحہ الاعتقاد تھے۔ چنانچہ اپنے ماموں کے متعلق وہ خود لکھتا ہے کہ ان کا مسلک ہمارے خلاف تھا۔ "ماموں صاحب کا مسلک ہم لوگوں کے خلاف تھا۔ صاحب سامع تھے۔ اور اس میں بھی غلو کا ورچ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر باتیں ماموں صاحب کی بڑی سیکھنا نہ ہوتی تھیں۔ ایک دن یہ مجھ سے فرمایا کہ میراں کہیں دوسروں کی جوتیوں کی حفاظت کی بدولت اپنی گھڑی خدائے خدا دینا چاہیے۔ کیسی سچی حکیمانہ پیشین گوئی تھی جو لفظ بلفظ پوری ہو کر رہی۔ کہ نقاوی صاحب دوسروں کو بدعتی کا فرسکے کہتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی توہین کر کے خود ایمان کی کھڑی اٹھوا بیٹھے۔ مزارعت

دیکھو دارا فاضل الہیہ تھانوی ج ۵ ص ۶۷ سطر ۱۱

اور پھر لفظ یہ کہ عقائد یہوں جو کہ دیوبندی مذہب کی اشاعت کا ایک کامیاب اڈہ تھا۔ اور مولوی اشرف علی تھانوی امام فہم دیوبندی مذہب نے وہاں کے عوام کو اپنے دیوبندیانہ عقائد سے وابستہ کرنے کے لیے اپنی تمام سماجی مصروف کرکشی بغیر انہیں عقائد یہوں میں ہی دیوبندی مذہب کو برا سمجھنے والے صحیح العقیدہ مسلمان بھی جیسے موجود رہے۔ جو کہ مولوی صاحب کی درپردہ اشاعت و ابیت دیوبندیت سے واقف تھے اور اس کو بد افشا و فساد کرتے تھے مولوی اشرف علی خود لکھتا ہے:

یہاں پر عقائد یہوں میں بھی حضرت سید صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ بعد ازاں یہاں پر کوئی جماعت بدعتوں کی نہیں ہے۔ ویسے ہی کچھ لوگ معمولی طریق پر اس خیال کے ہیں۔

(دفاعات الیوم ج ۱ ص ۲۰۲ سطر ۲)

تھانوی صاحب نے جو دارا تسلیم کر لیا۔ کہ کچھ لوگ اس خیال کے یہاں بھی موجود ہیں۔ اور تھانوی صاحب کا انہیں کچھ لوگ گناہ بھی تعصب ہے۔ ورنہ عقائد یہوں کے اکثر مسلمان تھانوی صاحب کی بدعت و کفر سے بزار تھے۔ تھانوی صاحب مولوی یعقوب دیوبندی کا شاگرد ہے۔ اور باد جو دیکھ اس نے دیوبند و غیرہ میں تعلیم حاصل کر کے اپنے اسلاف اہل اسلام کے عقائد سے روگردانی کر لی تھی۔ اور تمام مسلمانوں کو شرک و کافر سمجھنا تھا۔ مگر اس نے نہایت چالاکي سے کام چالو کیا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ سب سے اولیٰ کانپور کے ایک اسلامی مدرسہ میں ملازم ہوا تھا۔ تو وہاں کے لوگ چونکہ صحیح العقیدہ مسلمان تھے۔ لہذا تھانوی جی نے ان لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے کے لیے وہاں میلاد الہی اور قیام و سلام میں شریک ہونا ضروری کیا اور پھر کافی عرصہ تک وہ بھی اسلامی اعمال جنہیں دیوبندی اور مولوی صاحب بھی کفر و حرام کہتے ہیں، خود مولوی اشرف علی صاحب کرتا رہا۔ چنانچہ وہ خود لکھتا ہے:

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نرمی کی ضرورت ہے۔ اس لیے بعض افغان ترحل میلاد و قیام میں بھی ان کی موافقت کرتا رہا۔ ایک زمانہ دراز اس پر گزرا۔ اس کے بعد تجربہ سے وہ پہلا ہی طریق نافع ثابت ہوا۔

(دفاعات الیوم ج ۱ ص ۱۲۵ سطر ۱۱)

اس بیان میں بھی اس نے حقیقت پر پردہ ڈال کر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ ان صاحب کو جب حاجی امداد اللہ صاحب سے اختلاف کسی طرح بھی موافقت نہیں ملا۔ غلطی بزرگان دیوبند کا تصوف تو نہیں حاجی صاحب کے فرمان سے میلاد الہی و قیام و سلام کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔ اور تعین مذہب کچھ تفریق تھا۔ اور مسلمانوں

پروہایت کے دوسرے واسطے جارہے تھے۔ پھر اس کا خود لکھنا کہ پھر وہی پہلا طریق ہی نافذ ثابت ہوا۔ اس سے مزید معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ چند دن بعد ہی ان اسلامی عقاید کا منکر ہو گیا تھا۔ وہ یوں ہوا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کو جب مولوی اشرف علی کے یہ افعال معلوم ہوئے۔ تو اس نے اسے ایک خط لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ تم وہاں کا پور میں میلاد النبی پڑھتے ہو۔ اور قیام و سلام کر کے صلوٰتیں پڑھتے ہو۔ تو اشرف علی نے ان اعمال میں شریک ہونے کی وجہ ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ اگر میں میلاد نہ پڑھوں تو جو ان لوگوں کے عقاید و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے۔ سب بے اثر اور بے وقعت ہو جائے گی۔ اس بدگمانی میں کہ یہ شخص خود باطل ہے۔

دیکھو اندکثرۃ الرشیدیہ ص ۱۲۵

اس سے بھی جہاں ہو گیا کہ اس کا پور میں شریک مجلس میلاد و شریف ہونا محض تہذیبی تھا کہ حاجی صاحب کے فرمان کی تعمیل مگر یہ گنگوہی نے تھانوی صاحب کو وہ بارہ دہائیاں تو وہ ان اعمال اسلامی سے مکمل یک طرفہ ہو کر پور سے طور پر دیوبندی وہاں مذہب کی تبلیغ میں مصروف ہو گیا جب کا پور کے لوگ اس کی یہ اقتدا سے واقف ہوئے تو تمام اس سے تیار ہو گئے۔ جب اس کو بھی معلوم ہوا کہ لکھنؤ میں دیوبندیت کا وہ جانا اودھان لوگوں کو دیوبند بنا کر شعل ہے تو اس نے وہاں سے ملازمت چھوڑ دی۔ اور تھانویوں میں دیر سے ڈال دیے اور دیوبندیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ چونکہ تھانوی محض علماء سے دور افتاد و متعانی علاقہ تھا۔ اس لیے یہاں اس کا کام خوب چل نکلا۔ اور وہ دیوبندیت کا مستقل راۓ بن گیا۔ اگر اس تھانوی جی کا زمانہ بعد کا ہے۔ لیکن اس نے دیوبندی مذہب کی کافی اشاعت کی ہے۔ بلکہ دیوبندی وہاں مذہب کا نام لٹریچر کی ایجاد ہے۔ پھر پیری مریدی کے نام پر اس نے لوگوں کے ایمان ضائع کرنے میں بڑی کامیابی بھی حاصل کر لی تھی۔

یہ مولوی صاحب نے اس قدر ذلیل تھا کہ اس نے اپنے گھر سے شاید ہی کسی آدمی کو کچھ دیا ہو۔ خصوصاً روتی دینے کے معاملے میں تو بخل کی انتہاء تھی۔ اور لوگوں سے کہے اور اندازے وصول کرنے کی بھی خاصی ترکیب جانتا تھا۔ اس نے ہی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو بالگوں اور جواںوں میں بتایا ہے جس کی تفصیل آئندہ آ رہی ہے۔ دیوبندی اس کو اپنے مذہب کا سب سے بڑا مجدد و حکیم الامت و امام مانتے ہیں۔ بلکہ پیچھے رہنے کے دیوبندی تمام اپنے سالف الاموں کی نسبت اشرف علی کے زیادہ معتقد ہیں۔ کیونکہ دیوبندی مذہب کے لٹریچر اور تحریروں اشاعت کا سب کا کام اسی نے کیا ہے اور اس مذہب کے بان و امام اول اسما جیل کی ناپاک کتاب "تفہیمۃ الایمان" میں مندرج شدہ عقاید کی سب سے زیادہ تبلیغ اسی نے کی ہے۔ کہہ کر اس نے پیری مریدی کے خرب میں سب دیوبندیوں کو اپنا گرویدہ کر لیا تھا۔ کچھ تصوف کے مسائل یاد کر رکھے تھے۔ ان کو بیان کر کے بعد اپنی وہاں بیت اور دیوبندیت کا شکار کیا کرتا تھا۔ صاحب برصوف کے نزدیک سب سے بڑا گناہ

سرکار و عالم علی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانا مختار یہاں تک کہ وہ اپنی محنت و کوشش میں میلاد کرنے والوں کو بدعتی اور کافر کے الفاظ سے یاد کرتا۔ اور یہ وہی ہے کرام کے عرس کو سننے اور میلاد منانے والے سب مسلمانوں کو یہ کہہ کر بدعتی تھا اس نے کہا کہ ان کی تصنیف و مذہبی اشاعت کے متعلق بھی ایک عجیب سی طریقہ تجویز کیا کہ اس کے پاس ہمیشہ دو چار تختہ و خوار مولوی ملازم رہتے تھے جو کہ محفلت قسم کی عربی فارسی کتابوں کے اردو ترجمے کر کے ان ترجموں کو تختہ نوی صاحب کے سپرد کر دیتے اور وہ ان ترجموں کو اصل سے آدھک لفظ بلفظ دیکھ کر اس کتاب پر اپنا نام مٹھتے تھے۔ اور ان کے مٹھنے والے مولویوں کا نام باریک قلم سے لکھ کر اس کتاب کو شائع کر دیتا اور اس طرح وہ کتابیں مولوی اشرف علی کی مشہور ہو جاتی۔ چنانچہ اشرف علی کی بڑی بڑی کتابیں جمال الاولیاء والفراد المکملین اور اس قسم کے بہت سے رسائل اسی قسم کی چالاکیاں لکھتے ہیں۔ ان کتابوں کے سرنساز وہ دیکھنے سے اس کا یہ فریب بخوبی کھل جاتا ہے اور کچھ کتابیں اسی قسم کی ہیں کہ اس نے دو چار ماہنامے الامداد، المصلح، الثور جاری کیے ہوئے تھے۔ ان ماہوار رسالوں کے مدیر صاحبان مولوی شہیر علی، جمیل احمد وغیرہ کا سب سے بڑا کام یہی ہوتا تھا کہ یہ لوگ تھانوی کی حرکت چاہتا تو قتل و قتل کے قلم بند کرنے میں مصروف رہتے کیونکہ خود اس نے اپنے ملفوظات جمع کرانے کے لیے باقاعدہ ان لوگوں کو تنخواہ پر رکھا ہوا تھا چنانچہ وہ خود بیان کرتا ہے۔

”میں نے ملفوظات ضبط کرنے والوں سے کہا کہ تم ہر فصل کا غرضہ کر بیٹھ جانا“

(افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۵۰، ۵۱ سطور)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ملفوظات ضبط کرنے والے آدمی مقرر شدہ تھے جو کہ ہر وقت اس کے حکم کے منتظر رہتے اور وہ ان ملفوظات کو ان ماہوار رسالوں میں باقاعدہ شائع کرتے۔ مولوی اشرف علی ان اپنے ملفوظات کو اشاعت سے قبل لفظ بلفظ دیکھ لیتا تھا چنانچہ وہ اپنے ملفوظات افاضات الیومیہ میں خود اپنے قلم سے لکھتا ہے۔

الحمد للہ : آج شنبہ جمعہ ۱۴ ربیع الاول کو ان ملفوظات ضبط کردہ حافظ صغیر احمد روم نے نظر ثانی اصلاحی سے قرائع ہوا۔ فقط۔ اشرف علی تھانوی مفتی عدا (افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۵۱، ۵۲ سطور)

اور اسی افاضات الیومیہ کا ضبط کرنے والا ایک مولوی لکھتا ہے۔

اکثر حضرت مدرس کا معمول جمع کے وقت ملفوظات کو دیکھنے کا ہے۔ لیکن آج صبح کو ملا حظہ نہیں

فرمایا، مگر بعد عصر مکان پر اپنے ہمراہ لیتے گئے اور وہاں سے ملا حظہ فرما کر بعد صبح میرے پاس

پہنچا دے۔ (افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۵۱ سطور)

معلوم ہوا کہ ملفوظات کا ہر لفظ تھانوی کی طرف سے تصدیق شدہ ہوتا تھا۔ اس طرح وہ ملفوظات جب

ایک جلد کو پہنچ جاتے تو ان کا باقاعدہ کتابی صورت میں جمع کر کے کتاب شائع کرادی جاتی چنانچہ ان کتابت الہیہ و غیرہ اسی قسم کی تصنیفات سے ہیں پھر ان کتابوں کی ضخامت بھی محض فیضیات و نقش و نقش کی حکایات وغیرہ جیسے کر کے بنائی گئی تھیں چنانچہ اس فضول قسم کے طعوظات میں سے ایک طعوظ کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

طعوظ کا علاج :- فرمایا ارادہ تھا کہ سویرے کھانا کھاؤں اور تھوڑی دیر اگر بیٹھوں، مگر دیر ہو گئی کام بہت جی ہے اس وجہ سے اس وقت بیٹھنا نہ ہو گا یہ فرما کر حضرت والا مکان پر تشریف لے گئے اور مجلس خاص بوقت صبح موقوف رہی (انکشاف الایوبہ ج ۲ ص ۷۷ سطر ۷)

ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیے میں کہ تھانوی کے طعوظات اس قسم کے ہی ہیں کہ آج کھانا دیر سے کھایا آج غفرت آتی آج جھن کی شکایت ۔ لاجول والا فتۃ الالباب لعل العظیم۔

خود تھانوی کی لکھی کتابیں بنیاد ہی غیر مستند ہوتی ہیں۔ دو دو ورق کے رسائل کو بوٹے بوٹے ٹکڑوں سے مزین کر کے اس کی تصنیفی شہرت کے سامان بنایا گئے ہیں۔ ہر ایک اس کی تصنیف کے وصول کا بول اس وقت کھلا جب کہ جہنے دیوبند کے شریک کو جمع کر کے اس پر غور و فکر سے نظر کی۔ تو معلوم ہوا کہ تصنیف کا تو نام ہی تھا۔ مگر ان رسائل میں دیوبندیت و جی و ہالی عقاید کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ بخوبی سر انجام دیا گیا تھا تھانوی صاحب کے ہاں مزدوری پرکت میں بھیجے جانے کے سلسلہ میں وہ خود اقرار کرتے ہیں۔

ایک شخص نے خط لکھا کہ اہل باطل کی نفاق کتاب کا جواب لکھ دو میں نے جواب میں لکھا کہ بھوکو تو فرصت نہیں، تم خراج برداشت کر دو تو میں کسی عالم سے حق بحث و مسرے کر لکھوا دوں۔ اس پر اس نے لکھا کہ خدا کا خوف کرو۔ اس قدر میں فروکش ملت ہوا۔

(انکشاف الایوبہ ج ۲ ص ۱۵۲ سطر ۲)

نوٹ :- یہ وہی فردوشی کا نول ہی خالی از حرکت نہیں۔

حسین علی ساکن وان پھر اس ضلع میانوالی امام ششم دیوبندی

مولوی حسین علی صاحب قصبہ وان پھر اس ضلع میانوالی کے متوطن تھے۔ منایا ہے کہ ان کے والد میاں محمد اور داد میاں عبد اللہ (ڈاکر) نہایت سادے قسم کے صحیح العقیدہ دیوبندار لوگ تھے حضرت انیسے کرام عظیم السلام اور اولیائے نظام کے پورے معتقد تھے۔ مگر مولوی حسین علی صاحب اپنے تعلیمی دور میں اپنے خاندان کی بدقسمتی سے مولوی مظہر صاحب دیوبندی کے پاس جا پہنچے تو مظہر صاحب نے مولوی صاحب کو وابستہ کر کے رنگ

میں پوری طرح رنگ کو بغلیا کی تشکیل کے لیے دیکھیں۔ دیوبندی یہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے پاس بھیج دیا۔ پھر ایک مکتبہ
 انگلوی بھی صاحب نے مصروف کو شکر و بدعت کا چٹا پھرتا کاغذ بنا ڈالا۔ چنانچہ مولوی صاحب اہل اسلام کی تکفیر
 اور انبیاء کے کرام کی توہین خصوصاً سرور و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کو جس میں تمام دیوبندیوں سے منبر سے لگے
 فی زمانہ مولوی غلام خان دیوبند سی نہیں مولوی صاحب کا یہ تیار کردہ مجسمہ گنبد بہا سے مولوی حسین علی نے
 اپنے ابتدائی دور میں خلیفہ میاں والی کے مسلمانوں کو دیوبندی بنا کر اسلام سے منحرف کرنے کی کوشش کی تو علما نے بائیں
 نے مولوی صاحب کے بڑے اسلامی خیالات کا زور کے مختلف مقامات پر اسے دیکھتے دیکھتے نظریہ اسلام میں خدشہ
 سمجھا۔ ان کے دوسرا ملک صاحبان نے مولوی حسین علی کے قتل کے مشکل استیصال کے لیے اپنے پیروں میں قتل فعل
 و کب رشہ و محض حضور سیدنا محمد بن احمد خاں پر مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو لڑوی کی طرف رجوع کیا اور جاننا
 عالم خان دیوان شیر قوم بھی سامان دان پھراں گولڑہ شربت حاضر ہوئے۔ حضور پر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں
 نے مناظرہ کے لیے ستر گھنٹی نہیں کیا۔ البتہ امیر شریف کے کس مبارک ست واپسی پر میں آپ کے ہاں آؤں گا۔
 چنانچہ کس سے واپسی پر آپ میاں والی آکر میرے کسے جم فیض کے ساتھ دان پھراں درود فرمایا کہ ایک منظر کے مکان
 پر قیام فرما ہو گئے۔ ملک صاحبان نے مولوی حسین علی کو بلوایا وہ درود اتر سے ملے۔ ہر ستر چھ اداوی مولوی کے ساتھ
 آگیا۔ اور جب وہ کافی دیر حاضر پیشیار آؤ تو وہ پیر صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو اہل سنت کے کس شیعہ
 سے اختلاف ہے؟ اس نے کہا کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عطا کی علم غیب نہیں مانتا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کی نفی پر آپ کے پاس جو سب سے بڑی دلیل ہو پیش کیجیے تاکہ حضور سے
 وخت میں اسی پر فیصلہ ہو جائے۔ مولوی حسین علی صاحب اپنے ساتھی مولویوں کو مکان سے باہر سے جا کر دلیل پیش کرنے
 کے مشورے کرنے لگا۔ مگر چونکہ وہ انہی گنت گنٹوں میں ہی پیر صاحب علیہ الرحمۃ کے دیلمے علم و فضل کی دستوں سے واقف
 ہو چکا تھا۔ اس نے نماز افشورہ اگر آیت کریمہ و عندہ معاتبہ الغیب لا یعلمہ الا اللہ و پیش کی حضور پر
 صاحب نے فرمایا کہ آپ کا اس آیت پر ایمان ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا ایمان تصدیق کا نام ہے۔ اور تصدیق
 کی سات نعمیں ہیں۔ بعض مقول اور بعض مردود۔ آپ کو کون سی تصدیق ہے۔ اسی سے جو ائمہ دائرہ حضور علیہ الصلوٰۃ
 و السلام کا علم غیب ثابت کیے جیتے ہیں۔ مولوی حسین علی بن علی مباحث کی الجھڑ سے بھرنا واقف نہ تھے۔ یہ سوالات
 اس پر ایک کجلی کی طرح گرے اور اس کے خرمین تجدیدت کو فائز کر کے رکھ دیا۔ حضور پر صاحب علوم کے امام اور
 خرمین کے مجدد تھے۔ آپ نے علم غیب کے اثبات کے لیے ایک ایسی بحث کی بنیاد رکھی کہ اگر کوئی صاحب علم
 فضل پیر صاحب کی علمی بحث سمجھ جاتا تو مسکندہ درد و دشمن کی طرح واضح ہو جاتا۔ مگر مولوی حسین علی ایک دبی مولوی تھا
 اور چند آیات رشتہ گشی تھیں۔ اس لیے وہ سخت پشیمانی کے عالم میں کبھی اٹھا کبھی بیٹھا۔ اس کے بچنے والا ٹاٹ

تجلیک کیا تھا دانشور علم و حکیم برادر بالاخر جواب دہر چلا گیا اور پھر آج تک وہاں کے سب اصاغر و اکابر مذہب قسبیں بنائے اور مذہب کو گمراہ کر کے بن گیا ہے کہ اس کے عقائد باہر کل گراستے ملامت کی اور کہا کہ گشتوں میں سرور پھر اور کیا دیکھنا تھا۔ اس نے کہا میں نے ہم روز حزب البحر پر بھی لکھا ہے۔ یہ صاحب کو شکست دینے کے لیے میں اس کی توجہ داتا تھا مگر اس کا اثر انا پھر پر ہی پڑا کہ مجھے پیسے پر پیسہ آئے جا رہا تھا۔

مولوی حسین علی صاحب کی تفسیر ملتہ الخیران تفسیر سب نظریہ دیوبندی مذہب کی یا نہ تفسیر میں جو امر القرآن کو غلام خان نے لکھی ہے، مگر وہ بھی اسے مولوی حسین علی صاحب کی تفسیر کا ہی استنباط بتاتا ہے۔

مولوی حسین علی صاحب خدائے تعالیٰ اور مسکند برکات مگر ہے اور اس کی تفسیر ملتہ الخیران جس میں اس نے اپنے دیوبندیانہ و مسترکات عقائد کا صاف اظہار کیا ہے۔ یہ تفسیر تمام فرقہ دیوبندیہ کے نزدیک معتبر ہے چنانچہ شرح الحدیث دیوبندیہ کے یہ الفاظ اس کی توثیق میں کافی ہیں۔

وفي آيات الله استأجرت تراجم القرآن وقراءته التفسيرية بعضا صحيحا من أهل الحق كتفسير بيان لترجمة القرآن فأما العالم العالمات مولانا الشيخ حسين علي القنجاوي طاب ثراه من تلامذة قطب العصر مولانا المحدث ابو مسعود مشيد احد ائمة الكون في السديونية الف

د بیاض ایمان مقدمہ مشکلات القرآن مصنفہ مولوی نور شاہ کشمیری ص ۲۹، سطر ۲۰

جس سے واضح ہے کہ عقائد مندرجہ ملتہ الخیران سے تمام دیوبندیوں کا ملکی اتفاق ہے۔ اور آج کل کے بعض دیوبندیوں کا ملتہ الخیران سے حیران ہو کر انکار کرتے ہوئے اپنے شیخ کے مندرجہ الفاظ کا لحاظ نہ کرنا چاہیے۔ اور پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے کہ مولوی حسین علی صاحب رئیس لوہا پیر گنگوہی صاحب کے حجاز حلیف ہیں۔ ان کی تفسیر کے حوالہ جات اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیے۔

عہ والہ تقاسم للمسئولة مذکورة في الفتوحات ولكن الديوبندية قوم لا يفقهون شأنه انظر تحت الترجمة

باب سوم

باب سوم

شیطان کی شرارت اور اسلام میں نہرہی انتشار کا سب سے پہلا قلم

دنیا اسلام میں مسلمانوں پر شرک و بدعت کا سب سے پہلا فتویٰ

دیوبندی مذہب کی مرکزی جماعت خارجی مذہب کی ابتدا اور خارجیوں کا سب سے پہلا خطرناک فتوے

دیوبندی مذہب اور وہابی مذہب کا سب سے بڑا اصول یہی ہے کہ یہ لوگ ہر معمول سے معمول بات پر عام مسلمانوں خصوصاً اولیائے کرام و صوفیائے نظام اور ان کے مستحقین کو بے حد شرک و کفر و بدعتی کہتے ہیں اور اپنے آپ کو توحید کا حامی اور مشائخ کرام کو توحید کا مخالف ظاہر کر کے بعض انہوں نے جملہ عوام مسلمانوں کو اپنی دیوبندیت کا شکار کر دیا ہے۔ دیوبندی، وہابی جماعت کے مکھن بن مولوی مسلمانوں کو کافر و بدعتی کہنے کے اس اصول پر اس لیے سختی سے کام میں ہیں کہ دیوبندی مذہب اور وہابی مذہب ہر دو جماعتیں اپنے مخصوص انداز انداز پر وہ دھوکس و گمراہی میں خارجی مذہب کی فروعی جماعتیں اور خارجی مذہب کا شعبہ نشر و اشاعت ہیں۔ گو دیوبندیوں و وہابیوں کو ذخائر کے بعض اصولوں سے اختلاف بھی ہے اور یہ لوگ اپنے آپ پر حقیقت کا پردہ ڈال کر اپنے آپ کو ذخائر کا مخالف بھی ظاہر کرتے ہیں مگر خارجیوں نے جی مسلمانوں کو بدعتی کہنے کا اصول تکرار کر کے اس کا ابتدائی تجربہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہذا پر کیا تھا، لکن ان کے جتنے بھی نازل شدہ آیات و آیتہ کو حضرت عثمان غنی و حضرت علی رضی اللہ عنہما پر چسپاں کر کے حضرت عثمان و حضرت علی کو بدعتی کہتے اور آپ اہل توحید کہلاتے تھے۔ ایسا ہی آج کل دیوبندی وہابی لاف و غوغائی کے بارے میں نازل شدہ قرآنی آیات کو اولیاء اللہ اور ان کے مرادوں پر چسپاں کر کے انہما دار اولیاء اور ان کے دلدادگان کو شرک و بدعتی قرار دیتے ہیں۔ اس لیے محدثہ اخصیبت علامہ

ابن ہادی نے فقہ احناف کی سب سے بڑی اور مستبرک کتاب فتاویٰ شامی میں دایوں کو بائیں خادرجوں میں شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اسلام کے باقی حریٹ وہی خارجی نہیں ہیں جنہوں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ پر غرور کیا تھا۔ بلکہ ابن ہادی صاحب بخاری کے متبعین (و علم ہیں) کا بھی یہی حال ہے۔ کیونکہ یہ دایوں بھی حریٹ اپنے کو مسلمان اور اپنے مخالفین کو مشرک کہتے ہیں (پھر فرماتے ہیں) بعض محدثین کہہ مے ان سب باغیوں کو کفر کہا ہے۔ (فتاویٰ شامی ج ۲ ص ۱۹ مطبوعہ مطبعہ دارالافتاء)

خارجی مذہب

یہ مذہب مسلمانوں میں بنیام صغیر اس وقت پیدا ہوا تھا، جب کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اجتہادی اختلاف کی بنا پر جنگ ہوئی۔ حضرت معاویہ کے شامی پیاجی عربی ملواریوں کی کتاب دہاتے ہوئے جب میدان سے ہٹ گئے تھے تو حضرت معاویہ کے بعض فوجی ان کے لئے جنگ دے گئے۔ ایک تجویز کی اور قرآن کو نیزوں پر بند کر کے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے سپاہیوں کو روکنے کے لیے اعلان کر دیا کہ اسے علی کے سپاہیوں پر قرآن تھامو اور ہمارے درمیان گواہ سے فی الحال جنگ بند کر دو۔ بعد کو فی قصیدہ کی صورت نکال لی جائے گی چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فوج سے ستر ہزار اور زید بن حصین بنس ہزار کا لشکر کے کرمین میں ترقاری بھی گئے۔ حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے رائے یہی ہے کہ جنگ بندی کر دی جائے۔ کہیں کہ قرآن کو نیزوں پر دیکھ کر ہم جنگ دے گئے نہیں کر گئے۔ حضرت علی نے فرمایا تمہاری رہنمی مگر یاد رکھو کہ تمہیں دھوکہ دیا جا رہا ہے مگر وہ لوگ جنگ دے گئے پڑ گئے۔ حضرت علی نے جنگ بند کر دی اور جب اسی گروہ کے جلیل مسوین یتیم نے شائش کے سپرد کار کیا تو یہی ترقاری اور بیس ہزار کا لشکر حضرت علی کے خلاف ہو گیا۔ اور حضرت علی پر غصے لگا دیا کہ ان کی علیقت کا معاویہ قد اشکاف حکمہ اللہ تعالیٰ یعنی علی اور معاویہ پر شرک ہو گئے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوا کہ یہ ترقاری صاحبان جو جنگ بند کرانے میں پیش پیش تھے وہی اب برسے خلاف کیا ترقاشیبہ ان الحکمہ اللہ جلہ پر چڑھ کر کھٹے مشرک اور عین کہہ رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا حکمت حق اس پر بدہ الباطل حکم حق کا ہے مگر ان کی نیت بری ہے۔ کیونکہ قرآن کسی کو خواہ مخواہ مشرک نہیں کہتا۔ اس کے بعد یہ سبب ہزار کا لشکر حضرت علی کی فوج سے خارج ہو گیا۔ اسی وجہ سے ان کا نام "خارجی" مشہور ہوا۔ لوگ حرمہ کے مقام پر

جمع ہو کر حضرت علی کے خلاف مشترک اور بدعتی جوئے کی تبلیغ کرتے رہے اور انہوں نے اپنا مستقل مذہب بنایا۔ کچھ دنوں بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان خاریجوں سے معرکہ الجملہ اور جنگ نری جس میں سب خارجی مارے گئے۔ صرف نو آدمی بچے جن میں سے دو خراسان، دو عین، دو عثمان، دو دیلمہ خوات کے کنوے اور ایک خافان بھلا گیا۔ دوسروں انگوٹھوں میں تبلیغ کرتے رہے۔ اب ساری دنیا کے دو بندی اور دو مانی انہیں نو آدمیوں کی تبلیغ سازشوں سے پیدا شدہ خوارج ہیں جنہوں نے خاریجوں کی بدنامی کے باعث محمدی اور دیوبندی کے پر دوں میں اپنے خارجی مذہب کو چھپا رکھا ہے۔

وہابی مذہب

یہ مذہب محمد بن عبد الوہاب نجدی اور متبعین اسلام میں کذاب کی قوم نجدی مسعودیوں کی سازش سے پیدا ہوا تھا۔ اس مذہب کے امام ابن عبد الوہاب نجدی نے اس مذہب کو غلامی اصولوں پر استوار کر کے منتشر کیا۔ وہ اس کے ابتدائی قائدین میں حزم غامری و ابن تہمہ حیدر متقلد حرانی و ابن قیم جوزی اپنے وقتوں میں پیدا ہو چکے تھے۔ اگر ان کو باقاعدہ مرتب کر کے ایک مستقل مذہب کی شکل میں محمد بن عبد الوہاب نے ہی شائع کیا تھا۔ اس لیے یہ مذہب ابن عبد الوہاب کی طرف منسوب ہو کر وہابی کے نام سے مشہور ہو گیا۔ تعقیب کے لیے دور کا مندرجہ ذیل ناگفتہ تاریخ خلافت پر جا چکی ہیں۔ یہاں مزید جدید الجلیان کے لیے صرف ایک یا دو عربی مورخ کی تحقیقات کا ایک اقتباس درج کر دینا کافی معلوم ہوتا ہے۔ وہابی مذہب کے متعلق ماکس موب کے حسب سے مشہور اور مورخین مسعود و حلال مکتبہ میں

روابند سے غلو سے درس ہزار ایک عدد چھل دسہ (۱۵۸۶ھ) بود و رسال ہزار ایک عدد
دیچہ (۱۵۸۷ھ) امر سے اختیار یافت (۱۵۸۸ھ) و از جہد امیر ان شہر انقدر غنیمت و دعوت و اقیام
بلخ نمودن محمد بن سودا میر و دیچہ بود و بعد از دسہ پیرش جہد انقدر بود و بعد از ان سودا بعد از ان سود
پیر محمد السنہ نیز و سودی ان شہر بنی حنیفہ میں کتب بود و بعد از ان شہر بنی حنیفہ میں جہد ابواب
کرد و در مطہرہ بود و ان رسال تعلیم دے فی گفت کہ ابن شہن غنیمت کراہ می گردد و دگر گراہ سے
گرداند۔ الخ۔

انٹو حیات اسلامیہ مصنف سید عدنان مفتی مکر معظمہ ص ۲۶ سطر ۳۴ مطبوعہ دفتر ترجمہ ہرات ۱
 بیخ اس و باقی مذہب کے بانی ابن عبد الوہاب نے فرمایا کہ باقی مذہب ^{۱۲۸۵ھ} میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغمبر

مذہب مشہور میں غیب منہور ہو گیا۔ اس مذہب کو سب سے اول قبول کرنے اور اس کی تبلیغ میں سرگرم ہونے والے بائی اسلام علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن مدعی نبوت میلہ کذاب کی قوم کے سودی و منجھی تھے۔ انہیں شاید اپنے قومی مقصد اور میلہ کذاب کے صحابہ کرام کے ہاتھوں مارے جانے کی وجہ سے مسلمانوں سے سخت و دشمنی بھی تھی۔ جب ابن عبد الوہاب نے تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دے کر ان کا قتل حلال قرار دیا تو سوریوں کو مسلمانوں سے جنگ کرنے کا یہ نادر موقع ہاتھ آگیا۔ اور وہ سب کے سب اس کا مذہب قبول کر کے دوبانی ہو گئے اور توحید کی آویں و بایوں کے علاوہ سب مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہہ کر ان سے جنگ کرنے اور ان کے قتل کے لئے آمادہ ہو گئے۔ محمد بن عبد الوہاب قبیلہ بنی تمیم سے تھے جس میں تمام قبیلہ، ملک نجد میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی وفات ۱۲۵ھ میں ہوئی۔ بتائی جاتی ہے۔ اس صاحب سے اس کی کل عمر نوے سال ہو رہی ہے۔

مؤرخین مطہرین اپنے معترضہ میں ابن عبد الوہاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابن عبد الوہاب نے اپنی تبلیغ شروع محمد سلیمان کردی شافعی اور شیخ محمد حیات سندھی سے حاصل کی تھی۔ اس کے تعلیمی دنوں میں بھی فریرو بزرگ اپنے نافرمانت سے فرمایا کرتے تھے کہ لڑکا لدا اور بے دین ہو گا کیونکہ زمانہ تعلیم میں بھی اس کا شغل کچھ اس قسم کا نظر نہ تھا کہ بیکار و بیشر یا بیان اسلام و دشمنان توحید و رسالت، میلہ کذاب و اسوئیس و علمہ اسدی و غیرہ کذابین درمیان نبوت کے حالات سے دلی محبت و قلبی اشتیاق رکھتا اور اکثر ان کے حالات کے مطالعہ میں خوشی محسوس کرتا تھا، چند روز بعد ہی اس نے فوقی تعلیم خیر مکمل صورت میں چھوڑ کر یا بیان اسلام خارجی علماء سے میل جول پیدا کر لیا۔ اور کچھ مدت تک خارجی مذہب کے مطالعہ کے بعد اس نے خارجی مذہب کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ مگر اسے اس میں کامیابی بائیں و برنظر نہ آئی کہ لوگ اس مذہب سے عموماً منفر تھے۔ اس لیے اس نے ابن تیمیہ کی کتابوں سے فائدہ اٹھا کر خارجی مذہب کو ابن تیمیہ و غیرہ کے رنگ میں شائع کرنے کی ضرورت محسوس کی اور خارجی مذہب کو نئی شکل دے کر "دوبانی" مذہب کے رنگ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے "خارجی مذہب" کے اعتقادات کو باقاعدہ طور پر منظم کر کے اس سلسلہ میں کتاب التوحید، اثبات الشہادت، وغیرہ کتابیں لکھیں۔ سب مسلمانوں کو مشرک و کافر قرار دے کر اہل اسلام کا قتل حلال کر دیا۔ پھر وہ لکھتا ہے۔

و عرفت اب اقواما ہم بتوحید الربوبیۃ لحدید خلدہم فی الاسلام وان قصدہم
الملکۃ والہ ولیادیریدہ و شفاعتہم والتقریب الی اللہ بذلک ہذا الذی احل
دماہم و اموالہم اکثر الشہادت معتمد بن عبد الوہاب بائی و بائی مذہب من "سطرہ" مطبوع مصر

اس نے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے سفر کرنا شرک ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص ہیں وہ کوئی فتنہ نہیں دے سکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غیب کا کوئی علم نہیں جو آپ کے لیے ساری دنیا کا علم غیب مانے وہ مشرک ہے کسی امام کی تقلید کرنا یا کسی بزرگ کا قول ماننا شرک اکبر ہے اور چونکہ اس زمانہ کے عام علماء حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام سے محبت رکھتے ہیں ایہ محبت کرنا بھی شرک فی الخبیۃ ہے اس لیے ضروری ہے کہ وہ لوگ ایسا اور اولیاء سے نفرت ظاہر کریں ورنہ وہ کافر ہیں ان کو قتل کر دیا جائے ان کی جو تین چیزیں مگر بلا نکاح استعمال کی جاسکتی ہیں ابن عیذا اولیاء نے جب یہ فتنہ اٹھایا تو اس کے ذریعہ کو کسی نے قبول نہ کیا وہ ایک دفعہ مدینہ عالیہ میں آیا تو قتل کے خوف سے وہ اپنے سے منکر اللہ امت نظرہ کر کے مسجد نبوی کے باہر اس کو کسی نکتہ دی کہ وہ لا جواب ہو کر شب کو بفرور ہو گیا جب اسے کابینہ نظر نہ آئی تو اس نے میلہ کر ڈاب کے حوالہ کو ساتھ لے کر کوشش کی سب سے اول میلہ کڈا اب کی قوم سے درمیانہ کا زندہ ابن سودا اس کی تبلیغ سے قاتل ہو کر سوکھوں کے نام سے مشہور ہوئے بعد ازاں ابن سودا اور ابن عیذا اولیاء نے چند اور ڈاکو فتنہ کے باقی منکر کر اپنے ساتھ ساتھ قتل کر کے باقاعدہ ایک لشکر بنایا اور اس پاس کے علاقوں پر گورنری شروع کر دی کچھ علاقوں پر قبضہ کر کے پھر وہاں کے علاقہ پر حوالہ دے ڈال کر اس پر بھی قبضہ کر لیا لشکر اہل عرب میں وہابی "حکومت قائم کر لی" اور مرکز اسلام در مدینہ عالیہ کے تمام علاقے رہا تین والی اسے کرام اہل ملت و جامعہ کو برقرار قتل کر لیا خانوں جنت فالحیۃ الزہراء و امام المومنین حضرت خدیجہ الحکمریہ و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس مزارات کو آٹھ توپوں سے اڑا دیا پھر عام لوگوں کو جمع کر کے ان کے سامنے ان مزاروں پر کھڑے کر دیا چٹاب و گندل کے ان مزارات کو مٹ کر دیا (الامان و الحفیظ) جب حرمین شریفین کی رہے اور اہل اسلام پر یہ ظالم ان نجدی دہندوں نے ضیانت خوشی سے کیے یہ حالت دیکھ کر محمد علی باشا و افواج مصر نے دبا گیا اس نے زکوں سے فتنہ کیا زکوں سے محمد علی باشا کو اذیت دلائی کہ وہ کون سا وقت ہے کہ اہل اسلام کے مقدس مقامات کی مہضہ و مدینہ عالیہ کو ان دہاندوں کی فتنے سے بچا دے آؤ اور کیا جانے کیا کیا حالے حرمین کا قتل صحابہ کرام کے دروں کے لیے ہوئی اسے زیادہ دل کی صحت روی کسی مسلمان سے برداشت ہو سکتی ہے چنانچہ دہاندی مصر نے ۱۳۲۰ھ میں دہانوں پر پڑھائی کر دی مصر کے مسلمانوں نے دشمنان اسلام خارجیوں کو جن میں کرم خور کیا مگر معتد اور مدینہ عالیہ کے مسلمانوں نے خوشی کے نعرے لگائے دہاندی مصر نے کہہ دیا کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت قبیح بیانیہ ہو یا پس جو خاص تمام مسلمانوں نے مزارات کو بارود تیار کر اسے منہ کر دیا وہاں پر اس و ان کا قتل ہو گیا ان مسکوں میں اکثر وہابی خارجی مارے گئے چند جاہک دہانوں نے پھر اسلام قبول کر کے اپنا بچاؤ کر لیا وہ مصیقت وہ دہاندی ہی

رہے (یعنی منافق) اور خبیث طور پر اپنی تبلیغ میں کوشاں رہے۔ بعدہ دوبارہ وہاں ہمیں نظم کر کے عرب پر قبضہ کر لیا۔ اور آج تک وہی سعودی عرب میں سعودی حکومت کے نام سے "دیوبانی حکومت" قائم کئے ہوئے ہیں۔

لعل اللہ یحدث بعدہ العت امانا

ہندوستان میں دیوبانی مذہب کا داخلہ

مرد علی پاشا کے عہد سے جو کچھ دیوبانی بچ گئے تھے، وہ عرب میں اپنی تبلیغ میں سرگرمی سے کام کرتے رہے اس لیے جو لوگ بیرونی ممالک سے آئے تھے عرب جاتے تھے وہ "دیوبانی" عربی لوگوں کو غار جیت سے متاثر کرنے کی کوشش کرتے اور سب عاجلوں کو باقی مذہب کی دعوت دیتے کہ کسی طرح یہ مذہب دوسرے ممالک میں رائج ہو جائے چنانچہ ہندوستان سے سید احمد صاحب ساکن بریلی تشریف لے گئے تو وہاں کے چیمپس میں آ گئے اور جیسے جیسے واپس ہوئے ان کو ہندوستان میں دیوبانی تبلیغ کے فریضہ کو انجام دینے کے لیے مولوی اسماعیل دیوبانی و بلوچی اچھا کارکن بنا دیا۔ سید احمد صاحب مولوی اسماعیل کو ساتھ لے کر تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ سید احمد صاحب خود تو پیر بن گئے۔ ہر وقت "چیمپ شاہ" بن کر لوگوں کو مریضی میں پھنساتے مولوی اسماعیل سے وعظ کرتے مولوی اسماعیل ہندوستان کے سب مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہتا اور جو لوگ چیمپس جاتے ان کو سید احمد صاحب کا مریخ کہتا دیتا۔ مولوی اسماعیل سے پہلے ہندوستان میں کوئی بھی دیوبانی نہ تھا۔ مولوی اسماعیل نے دیوبانی مذہب کو شائع کرنے کے لیے دیوبانی مذہب کی سب سے پہلی دو کتاب "تقریرۃ الایمان" تصنیف کر کے ہندوستان میں ایک دائمی قلم و قشاد کی بنیاد ڈالی کہ آج تک دیوبندی و سنی اختلاف کا سلسلہ سب اسی تقریرۃ الایمان کی بدولت لوگوں کی تباہی کا باعث بن رہا ہے۔ پھر اس "تقریرۃ الایمان" کی تعلیمات سے متاثر ہونے والے دیوبانیوں کے دو گروہ بن گئے۔ ایک گروہ قائد اربعہ کی تقلید سے بالکل غریب ہو کر غلط ہو گیا جس کی سرپرستی سید احمد صاحب کے خلیفوں بعد الحق بنارس، عبد اللہ مسیح پوری، تاج الدین حسین دہلوی و ضیاء الدین وغیرہ نے کی۔ چونکہ وہ سید احمد صاحب کی غیر معتدلت کی طرف راغب تھے۔ اس لیے سید احمد صاحب کی حیات میں ہی سید احمد صاحب کے اہل سنت و جماعت حنفی ساتھیوں پر بھی پورے سید احمد صاحب کی رفاقت کے غیر معتدلت و بدعت کا رنگ چڑھ گیا تھا۔ اور قائد اربعہ کے انکار کا جنہر پیدا ہو کر لگا ہے۔ بلکہ سب بحث و تیس کی شکل بھی اختیار کر لیتا تھا۔ چنانچہ سید احمد صاحب کا از مد مفقود مورخ غلام رسول مہر لکھتا ہے۔

سید احمد صاحب ملک کے میں بحری سفر کا انتظام فرما رہے تھے تو ایسے موقع پر مولوی عبد الحق دیوبانی و مولوی رحیم علی و قسیر مرزا جان لکھنؤی کے درمیان تعلید و عدم تعلید پر بحث ہوئی تھی۔ سید احمد صاحب نے غلام رسول مہر سے (ص)

دوسرا گروہ بظاہر سختی رہا مگر تنہا بہت ایمان وغیرہ دیوبانی اعتقاد پر ایمان لایا۔ اس گروہ کی سرپرستی محمد ناکم نافوتوی، اشیدرا محمد شجوی، اشرف علی نقوی وغیرہ دیوبندیوں نے کی۔ پہلے طیف نے اپنے کو "عکری" اور "اہل حدیث" دیوبانی وغیرہ مختلف ناموں سے مشہور کیا اور دوسرے گروہ نے اپنے کو "دیوبندی"۔ "اہل توحید" وغیرہ ناموں سے مشہور کیا۔ گو یہ دونوں پارٹیاں الگ الگ نظر آتی ہیں مگر اعتقادات میں سب متحد ہو کر مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک کہنے میں آج تک سرگرم عمل ہیں اور پھر "دیوبندی" دیوبانی" اپنے "خارجی و بانی" ہونے کے خود بھی مرتضیٰ ہیں جن کا ذکر قریب ہی آ رہا ہے۔

دیوبندی مذہب

مسلمانوں پر خارجی مذہب کی سازش کا اثر

"دیوبندی مذہب" دیوبانی مذہب کا وہ خطرناک گروہ ہے کہ جو لوگ اہل سنت کے متعلق ہونے کے مدعی ہیں بظاہر وہ بایوں کی طرح ترک تقلید وغیرہ نہیں کرتے بعض اعمال میں بھی جینوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس لیے عام مسلمان بہت آسانی سے ان کے فریب میں آجاتے ہیں مگر حقیقت تمام اعتقادات متعلقہ توحید و رسالت اور بعض اعمال میں بھی "دیوبندی" دیوبندیوں سے متحد ہیں۔ جمہور اہل اسلام کو سلف صالحین کے عقائد سے برگشتہ کرنے ان کو دیوبانی بنانے اور مرزگان سلف کو مشرک و بدعتی کہتے ہیں "دیوبندی" اور "دیوبانی" ہر دو جہاتیں مکمل طور پر دو مخالف اور ایک جان جو کہ سرگرم عمل ہیں۔ دیوبندی، دیوبانی خارجی سازش سے متاثر ہونے والے ان لوگوں کا نام ہے جنہوں نے ہندوؤں سے میل جول اور انگریزوں کی حکومت کی مذہبی آزادی سے فائدہ اٹھا کر خارجیت کی تبلیغ کی ہے۔

"دیوبندی مذہب" دیوبانی اسماعیل بنی متعلقہ دیوبندی ہے۔ اسی درجے سے اس فرقہ کا نام پہلا اسماعیلی مذہب تھا۔ مگر چونکہ بعد اس مذہب کا مرکز مدرسہ دیوبند بن گیا اور دیوبند سے ہی اس کا عام دواغ ہوا۔ اس لیے اس مذہب "دیوبندی مذہب" کے نام سے عام مشہور ہے۔

"دیوبندی مذہب" دیوبانی مولوی اسماعیل صاحب اولیٰ غیر متعلقہ خارجی تھا۔ اور اس سے خارجی مذہب کے مرکز نجد سے دیوبانی مذہب کی مہمات نے کہ ہندوستان میں ابتداء اس مذہب کی تبلیغ شروع کی تھی۔ دفعہ پہلے غیر کا اڑھ پابند تھا اس نے دہلی وغیرہ کے گروہ و فواج میں غیر متعلقہ قسم کے کچھ لوگ پیدا بھی کر لیے تھے مگر چونکہ ہندوستان میں عام مسلمان صحیح العقیدہ تھے۔ اس لیے ان کو دیوبانی جانے میں اسماعیل کو کوئی نتیجہ نیکر کامیابی نہ ہوئی۔ حضرت شاہ

عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل کی تردید کرائی۔ ہمدردی ملائقہ کے علماء نے اسماعیل سے متظہر مکر کے اس کو صاف شکست دی تو اسماعیل نے اپنی چالاک سے کام لے کر اپنے آپ کو بظاہر حنفی بنالیا۔ اور حنفیت کے پردے میں وہابی عقائد کی ایک جماعت پیدا کر لی جو کہ اندازہ "اسماعیل" کے نام سے مشہور ہوئی اور بعد وہ فرقہ ایک مستقل "دیوبندی مذہب" کے نام سے مروج ہو گیا۔ اس کی تفصیل "اسماعیل" کے بیان میں گزر چکی ہے۔ اس دیوبندی مذہب کے عقاید از حد خطرناک ہیں۔ دیوبندیوں کے عقائد اسلامی عقاید سے قطعاً لگاؤ نہیں رکھتے۔ بلکہ دیوبندی مذہب خارجی جماعت کا ایک گروہ ہے جو کہ حنفیت کے رنگ میں اہل اسلام کو اپنا شکار کر رہا ہے۔ کیونکہ دیوبندی "عقیدہ کے دھندلے امام اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم عقاید میں "وہابیوں" سے مکمل طور پر متحد ہیں۔ تو دیوبندیوں کا انفرادی وہابی جو خداوند کے دھندلے افراد کے بیانات سے واضح ہے۔ "وہابی" فرقہ اسلام کا باطنی فرقہ ہے۔ چنانچہ اصناف اہل سنت کے بانیان و امام علمائین عابدین نے خدا کی شان و جہ ۱۳، ۱۴ میں وہابیوں کو باطنیان اسلام خارجیوں میں شمار کیا ہے۔ تو "دیوبندی" بھی بوجہ "وہابی ہونے کے باطنیان اسلام اور خارجیوں میں سے ہونے کیونکہ خود دیوبندی کے دھندلے اماموں کو اپنے وہابی ہونے کا اعتراف ہے۔

دیوبندی وہابی اور غیر مقلد وہابی مذہب و اعتقاد متحد ہیں؟

دیوبندیوں کی وہابی وہابیوں کی تعریفیں اور دیوبندیوں کا اقرار کہ ہم بھی وہابی ہیں۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کو وہابی بنانے کیلئے اشرف علی تھانوی کی سرگرمیاں ہیں تو کیا کرتا ہوں کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو، سب کی خواہ کر دوں پھر خود ہی سب وہابی بن جائیں۔" (افاضات الیومہ تھانوی، ص ۷۷، سطر ۸)

مولوی اشرف علی صاحب کا اقرار وہابی ہونا | دیوبندیوں کے امام اشرف علی نے جب کانپور میں ملازمت کی تو وہاں تقیہ مکر کے میلاد شریف کے قیام و سلام میں شریک ہونا یا کیونکہ وہاں کے سب لوگ سنی تھے اور دیوبندیت کا چلن مشکل تھا۔ مگر جب رشید احمد گنگوہی کو معلوم ہوا تو اس نے اشرف علی کو ڈانکا مارنا کہ مناسب ہے کہ تم کانپور میں قیام و سلام و میلاد کی مجلسوں میں شریک نہ ہو۔ اور سوتلیں پڑھتے ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اشرف علی نے یہ جواب لکھا۔

"الحمد للہ کہ میں یہاں کسی کا حکم ہوں نہ کسی سے مجبور، مگر پوری محنت کر کے قیام و شہادہ کروا رہا ہوں۔"

جس میں اس کے بعض علما رجحان کو "دہلوی" کہتے ہیں اور بعض بیرونی علما بھی یہاں لاکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں کہ یہ شخص دہلوی ہے۔ اس کے دھوکہ میں منت آنا۔۔۔۔۔ دینی مقصد یہ کہ جوان لوگوں کے عقاید و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے۔ سب بے اثر اور بے وقعت ہو جائے گی۔ اس بدگمانی میں کہ یہ شخص تو دہلوی ہے۔ (مذکرۃ الرشید، حصہ اول ص ۱۳۵)

خوف بہ مولوی اشرف علی صاحب کی اس تحریر سے اس کا افشاری دہلوی ہونا بھی ظاہر ہو گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ رافضیوں کی طرح دیوبندیوں میں تفریق کا عام مسئلہ ہے کہ لوگ اپنی دیوبندیت کو صیغہ رافضی میں رکھنے کے لیے سب کچھ کر گزرتے ہیں۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا صاف اقرار کہ ہم دیوبندی اور دہلوی عقائد میں متحد ہیں "عقائد میں سب متحد مقلد و غیر مقلد ہیں۔ اہل سنت اعلیٰ میں خلعت ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ ۱۳ ص ۱۱۰ سطر ۱۱)
اگر کوئی ہندی شخص کسی کو دہلوی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ تمام دیوبندیوں کا قبضہ فاسد ہے۔ بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ کسی منفی ہے۔

(المہند مصنفہ و مصنفہ تمام مولویان فرقہ دیوبندیہ ص ۹ سطر ۱۲)
خوف بہ یہ کتاب بامہند ہندوستان کے تمام دیوبندیوں اور دیوبندی مذہب کے تمام دوسرا ناموں نے شفقت طور پر تصنیف و تصدیق کر کے شائع کی ہے۔ اس کتاب پر تمام دیوبندیوں کے دستخط موجود ہیں۔ اور یہ ان کی ایک مایہ ناز کتاب ہے۔ اس میں دیوبندیوں کا یہ گنا گنا کرئی منفی و ہی ہو سکتا ہے جو دہلوی ہوتا تو دیوبندیوں کو دہلوی ہونا و ذروشن کی طرح واضح ہو گیا۔

دہلوی ہونا دیوبندیوں کی کیلئے بہت بڑی نعمت ہے چاہے فاسق یا کہ بے نیّت کہیں دہلوی اور بے ملت کہیں۔ ایسے جن میں جیل نہ رہنا ہو۔

(تقریب الامان و تذکرہ الامان ص ۱۳۵ سطر ۱۵)

دہلوی ہونا متبع سنت ہونے کی نشانی ہے اس وقت اور ان اطراف میں دہلوی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں

(مآدس رشیدیہ حصہ ۴ ص ۱۴۱ سطر ۹)

دہلوی ابن عبد الوہاب کے متبعین کا لقب ہے اس لقب کے معنی ہیں کہ جو شخص مسک میں ابن عبد الوہاب

(امداد الفتاویٰ ج ۵، ص ۳۳۳، سطر ۱۵)

کاتالاج یا موافق ہو

دیوبندیوں کا اقرار کہ وہ باہیوں کے عقائد عمدہ ہیں | محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو باہی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱، ص ۱۱۱، سطر ۱۱)

دیوبندیوں و باہیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں | دیوبندیوں و باہیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں۔۔۔۔۔

کواہنی قوت معلوم نہیں۔ (اخلاعات الیومہ ج ۵، ص ۲۵۰، سطر ۴)

نجدی عقائد کے مسائل میں تو اچھے ہیں۔

نجدیوں کے عقائد اچھے ہیں

(اخلاعات الیومہ فتاویٰ حصہ ۴، ص ۳۳، سطر ۱۱)

خدا معلوم کیا دین میں آیا ہو گا جس کی تائید یہ کیا گیا دوسے تو عقائد ہیں نہایت ہی پختہ ہیں۔ (اخلاعات الیومہ فتاویٰ حصہ ۴، ص ۳، سطر ۲)

نجدیوں کے عقائد پختہ ہیں

اہل حدیث حنفی۔۔۔۔۔ یہ امتیں مہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں انہی (غیبات مودودی ص ۷۶)

حنفی کعبہ کی پیداوار ہیں

جالیب معنی کعبہ دیکھو، (تہذیب و ادب) دین مودودی ص ۷۶)

جو چار مسئلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کیے ہیں۔ لاویب

اہل سنت و جماعت کے چار مسئلے بُرے ہیں | یہ امر ذہن ہے۔

(نبیل الہدٰی اور تہذیب احمد لنگوی ص ۲۱، سطر ۷)

وہابی مذہب کی بنیادی کتاب تقویتہ الایمان پڑیوبندیوں کا مکمل ایمان

تقویتہ الایمان نہایت عمدہ کتاب | کتاب تقویتہ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اور روشکر ویدعت میں لاجواب ہے۔ اسناد لال اس کے بالکل کتاب اور احادیث سے ہیں۔ اس کا کھنا پڑھنا،

اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ اور موجب اجر کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱، ص ۲۰، سطر ۶)

(۲) حضرت مولانا شہید صاحب کا فیض عام نہ تھا، مگر نام تھا، تقویتہ الایمان کا طرز اس کا شاہر ہے۔

(اخلاعات ج ۴، ص ۱۲)

(۳) مولوی اسماعیل صاحب عالم مفتی اور بدعت کو اکھاٹے والے اور سنت کو جاری کرنے والے الخ

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۲۱)

نوٹ:- وہابیوں کے خارجی ہونے کی یہ بھی ایک واضح دلیل ہے کہ خارجیوں کا فرقہ منصفیہ صرف اقرار توحید نبیات کے لیے کافی سمجھتا ہے۔ اقرار رسالت کو ضروری نہیں سمجھتا۔ فقہیہ الطالین باب فرقہ سالک ص ۱۹، اور وہابیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اگر کوئی لائف اللہ اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو۔ تو وہ امید واد نبیاست ہے۔ (رسالہ اہلحدیث کے امتیازی مسائل مصنف مولوی عبداللہ روپڑی ص ۷) خارجی بھی یہی کہتے ہیں کہ من عرفہ اللہ وکفر بما سواہ من سواہ و جنتہ فیہ۔ یومئذ یومئذ (فقہیہ الطالین ص ۹۷)

معلوم ہو کہ وہابی خارجی ہیں اور دیوبندی مذہب مکمل طور پر وہابیوں سے متحد ہیں۔ اور ان کا حقیقی گمان صرف دھوکہ اور محض فریب کاری ہے۔ تو دیوبندی اقوامی وہابی ہونے اور قولی علامہ شامی وہابی خارجی ہیں۔ تو عباد اسطیحا کی دینے کے بعد توحید واضح ہے کہ دیوبندی خارجی ہیں۔ نیز مظلوم ہو گیا کہ "دیوبندی" تقویت الایمان کے مصنف کے متقدم ہیں تقویت الایمان پر ان کا مکمل ایمان ہے اور جس قدر عقاید تقویت الایمان میں درج ہیں مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے بھائی کے برابر ہونا حضرات انبیائے کرام علیہم السلام و حضرات اولیائے کرام کو چارے سے بھی ذیل سمجھنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شی میں مل گیا ہو سمجھنا، بیوں کا مقام بس گاؤں کے ایک چوہدری کے برابر سمجھنا، مشائخ و بزرگان کے سلسلوں کو بیہودیت بتانا، تمام اولیاء اللہ کے معمولات عیسائیوں کی مبیلا و شریعت، و طبعاً رسول اللہ و عظمت و احترام انبیائے کرام کو کفر و شرک بتانا، وغیرہ۔ ان سب ناپاک و غیر اسلامی عقاید پر دیوبندیوں کا مکمل ایمان ہے۔ حالانکہ تمام دنیا کے مسلمان تقویت الایمان کے ناپاک عقاید کو کفر و شرک سمجھتے ہیں اور اہل سنت و جماعت کے علمائے کرام نے تقویت الایمان میں درج شدہ عقاید کو کفر و شرک و بدعت اسلامی بتایا۔ خود کے طور پر علمائے عرب کے فیصلے ملاحظہ کر لیں کافی ہے جو کہ چند سطور کے بعد پیش ہو رہے ہیں۔

دیوبندی مصنفین کے وہابیوں غیر مقلدوں کی طرف داری میں ائمہ

اہل سنت و جماعت احناف پر ناپاک حملے

وہابی فرقہ اپنے عقاید و طرز عمل کے لحاظ سے یعنی اہل اسلام پر شرک و بدعت کی فتویٰ دانی کے مخصوص

امداد سے خارجیت کا پورا پورا انحصار نقشہ ہے۔ چونکہ دیوبندی مولوی بھی مسلمانوں کو کفر، شرک اور بدعت کی کچل میں پسے کے لیے دہاریت کا ہی ایک تبلیغی شجرہ ہیں اور دیوبندیت کو تجدید، غیر متقدمیت کے کان فرود دیا ہے۔ اس لیے جن کا برصغیر ساحل میں، امداد اہل سنت نے دہا میں کوٹھاریوں میں شمار کیا ہے۔ آج کل کے دیوبندی ان امداد اہل کفر و بدعت کی ہی اتراتے ہیں اور جس طرح غیر متقدمیت میں دینا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بدگواہی کیا گئی ہے۔ اسی طرح اب دیوبندی مولوی بھی امداد اہل کفر و بدعت کے گرام پر زبان داری شروع کر کے اپنی غیر متقدمیت کا پورا پورا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ فقہائے احناف میں حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ مقام ہے وہ آپ کی مائے ناک کتاب رد المحتار فتاویٰ شامی کی مقبولیت عامہ سے ظاہر ہے۔ بڑے بڑے فقہائے احناف آپ کے خوش چہرے ہیں۔ حضرت امام ابن عابدین نے فتاویٰ شامی میں دہا میں کوٹھاریوں میں لکھا ہے۔ بعض ناصحانیت اعریش و دیوبندیوں سے حضرت ابن عابدین پر بھی زبان داری شروع کر دی ہے۔ چنانچہ فرزند الدین دیوبندی اپنے رسالہ "آئینہ صداقت" لکھ رہی ہے کہ جو کہ شران دیوبندیوں کی تصنیف کی گئی ہے۔ مر امام احناف کے متعلق لکھا ہے۔

ابن ماجہ میں شامی نے حکومت کے اثر سے ان غریبوں کو بدنام کیا۔ اور ان کے خلاف ایک متفقہ معاوضہ قائم کر کے اپنی دنیا سنبھالی۔ ہر اوس و دنیا پرستی اور منہ پرستی کو کاجس کے عوض شامی نے غریبوں کو دل کو دل کو بدنام کیا ہے۔ شامی نے یہ سب کچھ محمد علی پاشا کے حکم سے اور اس کی دولت کے اثر سے لکھا ہے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵

ان ظالم دیوبندیوں نے علامہ ابن عابدین پر دو گت پرستی کا الزام لگا کر اس قدر اپنی گندی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے جو کہ خود غور و زدن صاحب ہندی بخوش فرحیت فروخت کر چکے ہیں اس لیے صاحب مذکور نے اپنی پیٹ برستی بحال رکھنے کے لیے علامہ ابن عابدین پر حرم برائیاں دک کر تمام ملاحد کو اکابر ابن عابدین کے متعلق بہت بڑی برائت کی ہے۔ نیز یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ شہ صاحبہ معظمہ کے تفسیر و عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر وہ باپوں کو برا کہنا یا بیٹا پرستی ہے اور دنیا پرستی کے دلیل ہے تو پھر غور و زدن صاحب کے سب اکابر دیوبندی مولوی بھی خوار و خاشع ہوں گے چنانچہ تمام دیوبندی مولویوں کی مصدقہ اور خوری فصد کن کتاب "المہند" جس پر محمد من دیوبندی، مولوی احمد حسن امجدی، مولوی عزیز الرحمن دیوبندی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی عبدالرحیم راسہ پوری، مولوی حبیب الرحمن دیوبندی، مولوی کفایت اللہ پوری، مولوی عاشق الہی وغیرہ سب دیوبندیوں کی حمد و تعریف موجود ہے۔ مولوی غلیل احمد دام دیوبندی مذہب کی اس کتاب کی ہر عبارت ملاحظہ ہو۔

سوال ۱۔ حضرت عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون و داران کے مال و اکبر و گود و تمام لوگوں کو مشرب کرتا تھا، مشرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔

جواب :- ہمارے نزدیک ان کا حکم دہی ہے۔ جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے۔ اور جو لوگ ایک جماعت سے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام علی علیہ السلام کو باطل نے کھڑا کر دیا، جو عیسیت کا مکتب سمجھتے تھے جو قتال کو دیکھ کر قہقہے مارتے تھے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان و مال کو حلال سمجھتے، درہار و دیواروں کو قہقہہ مارتے ہیں اس کے فراموش ہیں ان کا حکم بائنیوں کا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے۔ اگرچہ باطل ہی ہے۔ اور علامہ شامی نے اس کے معاشیہ میں فرمایا ہے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں ابن عبد الوہاب نجدی نے، جن سے منہ ہوا۔ کہ نجد سے نکلی کر حرمین شریفین میں مقیم ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے۔ مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ کس و ہر مسلمان ہیں اور حرمین کے عقیدے کے خلاف جو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علمائے اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ جہاں تک کہ ان کے اہل سنت نے ان کی شوکت توڑ دی۔ الخ

والحمد للہ رب العالمین

اور پاکستانی دیوبندیوں کے تازہ رسالہ "چراغِ نبوت" میں لکھتے کہ:

"اس قسم کے دہائی لوگ ہمارے نزدیک خادجیوں کی قسم ہے جس نے شامی نے لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب

نجدی کے پیر و نجد سے نکلے۔ الخ (چراغِ نبوت قصور ص ۱۳۳)

اس عبارت میں تمام دیوبندیوں نے علامہ شامی کی عبارت کو حجت مانا ہے اور دہائیوں کو خادجیوں میں لکھا ہے اور بلوچی سین احمد صدر دیوبند نے اشباب الشقب کے ص ۶۶ پر دہائیوں کو طائفہ مشنید اور ص ۸ پر غیر متقلدین فاسقین اور ص ۶۹ پر دہائیہ جہتہ اور ص ۷۴ پر ابن عبد الوہاب کو فاسق العقیدہ لکھا اور صدر دیوبند بلوچی اور شاہ شمس الدین لکھتے ہیں۔

امام محمد بن عبد الوہاب النجدی فاضل کانہ جلا یلیہ اقلیل العلم فکان یسامی بالی الحکمہ بالکفر

(مقدمہ فیض الباری مہنتہ اور شاہ ج ۱ ص ۱۴۱)

کیا یہ دونوں صدر دیوبند اور دیوبند کا یہ سبب اوسے کا آدھی حرام خورد تھا۔ علامہ شامی کو یہ سبب پرست گونا اور ابن عبد الوہاب کی حمایت دیوبندیوں کے لیے کس قدر وبال جان ثابت ہوئی۔

دیوبندیوں وغیر مقلدوں کی بنیادی کتاب تقویۃ الایمان کے متعلق مکہ معظمہ و مدینہ عالیہ کے علمائے کرام کی فیصلہ کن رائے

لاشک فی بطلان المنقول من تقویۃ الایمان بكون موافقا للجدیدة وما خفوا
من کتاب التوحید لقرون الشیطان۔۔۔۔۔ ومولف هذا الكتاب دجال
کذاب استحق اللعنة من الله تعالى وملئ کتفه واولی العلم وسان
العلمین۔ الخ

ترجمہ۔ تقویۃ الایمان میں منقول عقاید بے شک باطل ہیں کیونکہ وہ شیطانی گروہ نجدیوں کی کتاب التوحید
مصنف ابن عبد الوہاب کے باطل موافق ہے اور اس کتاب کا مصنف (مولوی اسماعیل صاحب) دجال اور
جھوٹا ہے۔ (وہ اسماعیل) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور سب جہان والوں سے لعنت کا مستحق ہے۔

دستخط علمائے مکہ معظمہ

جدہ شیعہ عمر احمد دحلان مفتی مکہ معظمہ جدہ عبد الرحمن محمد ابی مفتی مکہ

دستخط علمائے مدینہ طیبہ

الیدار السعدان مفتی مدینہ عالیہ محمد بانی سید یوسف العزیز سید ابو محمد طاهر القدیقی
ابو السادات محمد عبد الحمید و تیاروی مولوی محمد اشرف خراسانی والائی شمس الدین بن سید انور

(مجموعہ خیال پرشکوہ جال مطبوعہ لاہور ص ۶۸ از افراد آفتاب صداقت ص ۵۳ م ۵۳)
نوٹ :- بڑی فہم دیوبندیوں کا دہائی ہونا رد و دشمنی کی طرح واضح ہو چکا جس طرح مولوی اسماعیل صاحب
کو اہل سنت و جماعت کے اکابرین علمائے کرام کو دجال بتاتے ہیں، دیوبندی اس کو مجدد و مہدی مانتے ہیں۔
اس کی کتاب "تقویۃ الایمان" کو علمائے اسلام باطل اور شیطانی سازش بتاتے ہیں مگر دیوبندی تقویۃ الایمان
کو عین اسلام سمجھتے ہیں۔ تو کیا اب بھی دیوبندیوں کو اپنے اہل سنت و جماعت کہلاتے ہوئے اور عوام کو دھوکہ
دینے کے لیے اپنی وابستگی سے انکار کرتے ہوئے کوئی قریب کاری کام دے سکتی ہے ؟

غیر مقلد ہابیوں کی باہمی کفر بازی اور ان کی اندرونی پارٹیاں

یہ امر تو کسی سے مخفی نہیں کہ دہائی اپنے سوا سب مسلمانوں کو کافر مشرک بدعتی کہتے ہیں ہر وقت مصروف کار ہیں۔ نیز یہ لوگوں کی تعجب کی بات نہ تھی، کیونکہ خارجیوں کا طریقہ یہی یہی ہے کہ وہ مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہیں۔ مگر قطعاً تو یہ ہے کہ دہائی ایک دوسرے کو بھی کفر بازی کی مشین ہیں پس دینے سے گریز نہیں کرتے مثال کے طور پر یہ دیکھیے، ہندوستان کی غیر مقلد ہابیوں کی دو پارٹیاں شہور ہیں۔ ایک شنائی جس کا سرگرم مولوی شاد اللہ صاحب امرتسری تھا۔ اور دوسری نونوی جس کا سرپرست مولوی عبدالاحد خان پوری تھا۔ ان سرود دہائی پارٹیوں نے ایک دوسرے کو بڑے فخر سے کافر کبر مقتول یا زہی کہتے ہیں۔ خود کے طور پر مولوی شاد اللہ صاحب کے متعلق مولوی عبدالحق صاحب خان پوری کا یہ فتویٰ ملاحظہ ہو:

(۱) شاد اللہ خارج ہے، بہتر فرقہ سے، اور امت محمدی علیہ السلام کی نہیں اور بدعتی ہے اور افض و خواجہ اور مرجہ اور قدریہ سے۔ ۱۶

(۲) پس ارشاد اللہ کی تو یہ بھی قبول نہ کی جاوے، اگر علم شریعت کا جاری ہو یا سلطنت اسلام یہ ہو۔ اور بجز قتل کے کوئی سزا نہ ہو کہ جو کچھ عقاید اس کے بھی زناد قمر کے ہیں، اور تو یہ بھی اس کی منافقت ہے۔
راقول افاضل مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب خان پوری مقلدین مطہرہ و سادہ ص ۳۰۴ سطر ۱۶۱۱۔

غیر مقلد اہل حدیث ہابیوں پر بدعتی ہونے کا فتویٰ خود اہل حدیث کی طرف سے

پنجاب کے اہل حدیث دہائیوں کا پیشوا مولوی عبدالحق صاحب خان پوری اپنے علاوہ تمام اہل حدیث جماعت جن کا فتویٰ پیشوا مولوی شاد اللہ امرتسری سے کے متعلق لکھتا ہے۔
مولوی شاد اللہ کے بدعتی ہونے کا ہر کل جماعت میں اثر گر گیا ہے۔

(راقول افاضل، الفاروق بین الاطراف فی دعوای اہل الحدیث والاصلاح حصہ ۲ ص ۲)

(مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب خان پوری)

پھر مولوی عبدالحق صاحب خان پوری کے غیر مقلد ہابیوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔

اگرچہ ہمارے نزدیک بدعتی ہیں اور بدعتیوں کی جماعت کو منظر پر کرنا نیک نہیں، اور اطاعت اللہ اور

رسول کی ہے

(مقولہ افعال حصہ ۲ ص ۳)

غیر مقلدوں کا دیوبندیوں پر شرک ہونے کا فتویٰ

دیوبندی فرقہ کے لوگ حقیقی مقلد کہلاتے ہیں۔ اب غیر مقلدوں کا فیصلہ دیکھیے۔ جمہوری اقتدار احمد غیر مقلد اپنے مولوی شہر اللہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

شرک کی ایک شاخ ہے تقلید
تو نے یہی کسب شناسرائے اللہ

(فتاویٰ ثنائیہ حصہ اول ص ۴۲)

مودودی دیوبندی مایوں کے برادران اتحادی دیوبندیوں مایوں پر فتوے کفر

الحدیث حقیقی دیوبندی بریلوی مشیر رستی

(خطبات مودودی ص ۴۶)

مودودی صاحب نے لفظ جہالت استعمال کیا ہے۔ اب دیکھیے کہ ان کے نزدیک جہالت سے کیا مقصد و ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: اسلام اور جاہلیت کی اصلی تقابلی کشمکش کو اپنی طرح گھڑ لیا جاوے۔ تنبیہ ص ۸۴
دیکھیے یہاں جاہلیت اسلام کے مقابلہ میں نہ تو ہے جو کہ مودودی اصطلاح میں یعنی کفر استعمال ہوتی ہے۔

دوسرے دیوبندیوں کا فتویٰ کہ مودودی دیوبندی بدعتی ہیں

انچ ۱۹۷۱ء میں مودودی صاحب نے نجدی حکومت کے کراچی پر پاکستان میں اپنی جماعت کا قیام بنانے اور سعودی حکومت کی نفرت کے لیے پاکستان میں تیار شدہ خلافت کبر معظہ کو شہر شہر زلی کے دہ میں دھوکہ دیا پھر کراچی رات گرنے کی سیکم چلائی تو غیر مودودی دیوبندیوں نے مودودی دیوبندیوں پر بدعتی ہونے کا فتوے چڑھایا
مبارت ملاحظہ ہو:

غیر مای صاحب نے سنے ہوئے ٹوٹے ہیں نقد میں کیسے پیدا ہو گئی جس کی بنا پر امام ابو جعفر نے فتوہ
بنایا ہمارا ہے (امی قول: ایسی تعظیم و تکریم جس کی اسلام نے اجازت نہ دی ہو۔ اور وہ فطرت انسان کے
مطابق ہو۔ ایک ایسی بدعت ہے جس سے مختلف رائے کھل جائے گا۔ اندیشہ ہے۔

(مولوی احمد علی لاہوری کا رسالہ شہام الدین ۹، مارچ ۱۹۷۹ء)

دیوبندیوں کا اپنے اعتقادی بھائی دیوبندوں پر فتویٰ کی فرقہ پلید اور اسلام کا باغی ہے

صدر دیوبند مولوی حسین احمد دیوبندی (الحدیث دیوبندوں کے متعلق لکھتا ہے کہ:

”وہا پیہ خیرہ پر عورت نہیں نکالتے۔“ (الشہاب اشراق ص ۶۶)

فرقہ دیوبندی کی بانیہ نازکت اب المصطفیٰ (الحدیث دیوبندوں کا یہ غلط ہے۔

”ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درختار سے فرمایا ہے۔ (الی قریب ان کا بیان ہے)

(المہند ص ۱۸)

دوسرے دیوبندیوں کا فتویٰ کہ مودودی دیوبندی کا فرہیں

یہ جامعہ (اسلامی مودودی) اپنے اسلاف (یعنی مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لیے زیادہ

مزدور سانس ہے (کشف حقیقت معنف مولوی سید احمد مفتی سادات پور ص ۸۸)

فرقہ دیوبندی کے بانیہ نازک احمد علی لاہوری کے مرتبہ فتاویٰ جات میں مودودی صاحب کے تسلیٰ فیصلہ

کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کو مسلمانوں کی حرمت میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہے۔

(حق پرست مل و معنف احمد علی لاہوری ص ۱۱۵)

دیوبندی دیوبندیوں کی باہمی بدعت بازی، کافر سازی کے بعد اب مزید غلطی جات ملاحظہ فرمائیے:

کفر کی مشین

دیوبندیوں کی باہمی کفر بازی اور ان کی اندرونی پارٹیاں

دیوبندی خدایہ کی اپنی جامعہ پورٹیشن پریزیشن سے بھی زیادہ قابلِ رحم ہے۔ جس کرنے والے، بابر والہ

چرچنے والے، سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر نظر کیے والے اور آپ کے مدد اولیٰ جنب پر ایمان لانے والے

عمود اہل اسلام کو کافر، مشرک بدعتی کہنے میں تفریق دیوبندی سب سے پیش پیش تھے ہی مگر غلطی یہ ہے کہ پاک و

بند کے کفر ساز دیوبندی عالموں اور مفتیوں نے باہمی ایک دوسرے کو کافر بنانے میں بھی ایک مثال قائم کر دی ہے

شکلاؤ کیلئے کہ اس وقت دیوبندیوں کی تین مشہور پارٹیاں بن چکی ہیں۔ ایک فاسمی جس کے سرگروہ ملاں مسعود سنبھلی
 حسین احمد دیوبندی، امروا زعلی دیوبندی، کمفانت اللہ صاحبان وغیرہ ہیں۔ دوسری علامہ خانی جس کا پیشوا حسین علی صاحب
 دکن چھوٹا کاشانہ گرو غلام خان، دیوبندی ہے۔ تیسری مروودی جس کا پیشوا مولوی مودودی ہے۔ یہ ہر قسم پارٹیاں
 یقیناً دیوبندیوں و بابوں کی ہیں۔ مگر دیکھئے کہ ان دیوبندیوں نے بھی یا بھی ان کے مشین لوگیں سرگرمی سے چالو کر رکھا
 ہے۔ مثال کے طور پر مودودی دیوبندیوں پر فاسمی دیوبندیوں کا یہ فتوے ملاحظہ ہو:

مودودی دیوبندی پارٹی کے متعلق مفتی دیوبند کا قابل دید فتویٰ

سوال۔ کیا فرماتے ہیں ملائے دین و دنیا کے شرع تین اس بارے میں کہ جو جماعت علامہ مودودی کی جماعت
 ہے۔ ان کی کتابیں ٹرچس چاہتیں یا نہیں؟ اور ان پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں؟ اور جو بہت سے آدمی یہ کہتے ہیں
 کہ یہ جماعت دیوبندیوں کے خلاف ہے تو وہ باقی کون سی ہیں جو ہماری خلاف ہیں۔ وہ ہمیں بھی بتا دیجئے۔ تاکہ
 ہر لوگ بھی اس سے بچیں۔ آمین و توجہ خواہ۔

(دعا خلافت برادر شیش ماہ مسجد دارالافتاء شاہ پور خلیفہ مظہر گنگوہی، ۱۳ مارچ ۱۹۵۱ء)

الجواب۔ اس جماعت کی کتابیں جو ان کو نہ مسمیٰ یا نہیں اور جو جماعت میں داخل ہونا چاہتے۔ مودودی صحتاً
 کے مضامین اور کتابوں میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت و جماعت کے طریقہ کے خلاف ہیں۔ صحابہ کرام
 اور ائمہ مجتہدین کے متعلق ان کا اچھا خیال نہیں ہے۔ اصابت کے سلسلہ میں بھی ان کے خیالات عجیب ہیں
 ہیں۔ یہ سب مقلد مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں۔ غرض بہت سی باتیں ہیں جو جماعت میں اس لیے مسلمانوں کو
 کہ اس جماعت سے علیحدہ رہنا چاہیے۔

مکتبہ المدینہ مدنی مسن فطرم ۱۹۵۱ء

افسوس ہے کہ جس ضیق وقت سے مجبور ہیں۔ وہ نااہل اسلام کے سامنے ہمیش کرتا جڑ نہ اس جماعت
 کی جانب سے شدید ملاکر مسلمانوں کے سامنے لایا گیا ہے۔ اس لیے بالآخر خدا اس قدر عرض کرتا ہوں کہ میرے
 نزدیک یہ جماعت اپنے اسلاف یعنی مرزاہوں سے بھی مسلمانوں کے دین کے لیے زیادہ ضرر رساں ہے

(محمد امروا زعلی مرودی مظہر (مفتی دیوبند) ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ)

المفتی محمد حسن مظہر مدرس دارالعلوم دیوبند

(کرکشت حقیقت ملبودہ دیوبند ص ۸۸)

مودودی مسلمان نہیں زندگی ہے وصال ہے

(مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کا فتوہ ہے)

ایسے شخص کو مسلمانوں کی قبرست میں شامل نہ کرنا اسلام کی قرین ہے۔

(حق پرست علماء کی مودودیت سے گارانتی۔ مہندہ مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی ص ۱۵۵)

(مودودی) مہندہ عابدہ ٹکڑہ خلیفہ ہے

(کتاب مذکور ص ۱۳)

میرزا مجاہد میں ان تیس دجائوں میں ایک مودودی ہے۔

(کتاب مذکور ص ۹۰)

مودودی کی ابن الوستی

دیوبندیوں اور دہلیوں کی ابن الوستی مشہور ہے۔ دیوبندیوں میں دیوبندی اور اپنے منہ کہے بدعتیوں میں جو حق بن جائیہ تو سب دیوبندیوں کا متفقہ کارنامہ ہے۔ ان کے بڑے بڑے امام بھی پیہ گمانے کے لیے کبھی ابن الوستی سے گمراہ ہوئے ہیں۔ مولوی مودودی صاحب دیوبندی دہلی کے متعلق خود ان کے گھر کے ایک دیوبندی عقیدہ کے آدمی کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

مولانا مودودی کے خیالات بدلتے کچھ وقت نہیں لگتا۔ اگر آج کسی کی تعریف کر رہے ہیں تو کل اس کی چڑکائی کر رہے ہیں۔ ان کی زبان کریں گے کہ گویا وہ دنیا کی سب سے بڑی چیز ہے۔ ایک مثال ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا مودودی چند برس پہلے شاہ سوہدافت مودودی صوبہ کے واسطے میں فرماتے ہیں "مالائق حکمران اپنے

دین کے مرکز میں رہنے والوں کو ترقی دینے کی بجائے حدیثوں سے گرنے کی پیچ کو شمشیر کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے

اہل عرب کو علم اخلاق، تمدن، فزیکہ برآمدیہ سے لیتی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ مغرب

جہاں سے کبھی اسلام کا فوٹو عام عالم میں پھیلا تھا۔ آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئے ہیں جس میں "اسلام سے پہلے

جہاں تھی اب نہ ہاں اسلام کا علم ہے اور نہ اسلامی اخلاق ہے۔ نہ اسلامی زندگی ہے۔ بہت سے لوگ اپنا ایمان سے

بڑھانے کی بجائے الٹا گھبراتے ہیں۔ وہی پرانی منت گری جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کے بعد جاہلیت

کے زمانہ میں کعبہ پر حملہ ہو گئی تھی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر ختم کیا تھا۔ پھر تازہ ہو گئی ہے۔

حرم کعبہ کے متعلق اب پھر اسی طرح منت گری کر رہی ہے کہیں نہیں۔ خدا کا گھر اب ان کے لیے جہانِ دہن گیا ہے۔ اور اس

گھر سے عقیدت رکھنے والوں کو آسانی تھی۔ مختلف ملکوں میں بڑی بڑی خواہ پانے والے بڑے ایکٹ مقرر ہیں

ناگ آماہوں کو گھیر گھیر کر بھیجیں۔ یہ بنا کس اور ہر دور کے ہندوؤں کی کسی حالت اس دین کے نام نہاد مذمت کو کرنا

اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے جس نے مسند عمری کے کاروبار کی بڑکات دی تھی بھلا جہاں عبادت گرانے کا کام مزدوری اور تجارت بن گیا جو جہاں عبادت گاہوں کو ذریعہ آمدن بنایا گیا ہو۔ ایسی جگہ عبادت کی روح کمال رہ سکتی ہے۔ (خطبات مولانا مودودی طبع ۱۹۵۰-۱۹۶۰) پہلے تو مودودی صاحب کے یہ خیالات تھے۔ لیکن جب اس حاکم نے آپ کو زبردست خاص بنایا تو اپنے خیالات کو بکسر دیل دیا مولانا سوچا عرب گئے تو شاہ سعود کے دربار میں لگ گیا ہوئے "ہم جلالہ الملک کو ان کے پاکستانی بھائیوں کو سلام پہنچاتے ہیں۔ جو جلالہ الملک کو کتاب و سنت کا حامی سمجھتے ہیں۔ اور انہیں پوری توقع ہے کہ جلالہ الملک کے ہاتھوں اسلام از سر نو آ رہا ہوگا۔"

(ایشیاء فروری ۱۹۷۱ء) اسماعیل ڈال پور (ماخوذ نوائے وقت ۱۷ اپریل ۱۹۷۱ء)

مودودیوں کا اقرار کہ دیوبندی اور ہم انبیاء و اولیاء و صالح کی توہین کرنے میں برابر کے حصہ دار ہیں

دیوبندیوں نے جب مودودیوں پر انہماک لگایا کہ تم نے صحابہ کی توہین کی ہے تو اس کا جواب مودودی ان الفاظ میں دیتے ہیں:

"اگر حالات کا جائزہ لیجئے اور تاریخی واقعات بیان کرنے سے کسی دور کی توہین جو جاتی ہے تو اس از کتاب توہین سے کون بچا ہے۔"

ابن کثیر (تاریخ) (دیوبند) (جائزہ ص ۴۰)

قاسمی و تھانوی دیوبندیوں پر مودودی کا ایک اور پراسرار فتویٰ

جن دیوبندیوں کے کفریات پر ہندوستان کے علمائے اہل سنت نے گرفت کی تھی۔ مودودی صاحب اس کی تائید کرتے ہوئے اور قاسمی و تھانوی دیوبندیوں کی غیر اسلامی عبادت کو کفریات ماننے کی تائید کر کے مودودی و تھانوی کا بیان مزین، اصلاحی پراسرار الفاظ میں قاسمی و تھانوی دیوبندیوں پر کفر کا فتوے صادر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولانا ساجد شہید کی تفسیر المہمان وغیرہ پر کفریہ منظر ثانی کرائی اور جب دیوبندیوں کے خلاف اسکا کتب باری وغیرہ پر کفر کے فتوے نکلے تھے۔ تو ان کیوں نہ کہ مودودی نے ایک کمیٹی کے حوالہ دی گئیں۔ جس میں بریل کو پیاس فیصدی نمائندگی ہوتی۔ (ترجمان القرآن ص ۳۱۳ حصہ ۳۱)

پھر جن علما نے اسلام اور نبیؐ کے اکابرین دیوبندیہ پر ان کے کفریات کے سبب کفر کا فتوہ لگایا تھا، ان علما نے اسلام کی تائید کی ہے، جو اس صاحب لکھتے ہیں۔

ان کو مصلحت کرنے کی صورت تو صرف یہی کہ ترجیح انہیں کی تیاری میں مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم اہل بلوی (کو بھی برابر کا حصہ ملتا) (ترجمان القرآن ج ۱۰ ص ۱۰۷) لکھتے ہیں:

الغرض انہوں (مودودی صاحب) نے جب سے قرطاس و فکر کا مشغلہ اختیار کیا ہے۔ ان کو اپنے گرد و پیش سے ایک چمکیا لڑائی لڑنی پڑی ہے۔ سنو! اور الحمد للہ! دیوبندی اور بریلوی، صوفی اور فکھ، مقلد اور پیغمبر، مشیعہ و فادائی، منکر حدیث اور منکر شریعت، کافر بنی اور مسلم بنی، لڑائی کوئی ایسا نہیں جن پر ان کو تنبیہ کرنی پڑی ہو اور وہ ان کے لئے بچر کے کسی دس حصہ سے بڑا نہ ہوں۔ (ترجمان القرآن صفحہ ۱۰۷)

قاسمی متھانویوں کی عبارت کفریہ کے متعلق مودودی دیوبندیوں کا ایک اہل فتویٰ
دیوبندیوں کی کفریہ عبارات غلط اور قابل رد و جواب ہیں:

مولوی عامر دیوبندی لکھتے ہیں:

”میں صاف صاف کہتا ہوں کہ ان علما نے دیوبندی کی نظامت قابل اعتراض غلط آمیز اور وحشت آفرین نظریوں میں بھی یہ معروف یہ کہ افتادہ اسلوب کے لحاظ سے ہی بہت سے ایسے لکھنے ہیں جن میں صوفی مراتب کے ساتھ قابل اصلاح اور قابل ترمیم اور لائق خدمت کہا جاسکتا ہے۔

بلکہ منوئی، اقبال سے بھی لکھتے ہیں کہ ”اس لائق نظر ہے۔“ (تجلی دیوبند آگست دسمبر ۱۹۵۵ء ص ۴۲)

یہ مودودی عام صاحب لکھتے ہیں:

حضرت مولانا عثمانی افشا و فرامیوں کہ انہوں نے بڑے بڑے علما نے جن کی بیروی میں کہاں تک اہل حق کا قریضہ سراپا تمام دیا ہے۔ اور اگر دیوبندی کی غلطیوں سے رو بڑا کر سنے ہیں کہاں تک غلوں للہیت سے کام لیا ہے۔ (تجلی دیوبند، فروری، مارچ ۱۹۵۵ء ص ۴۵)

مولوی احمد علی لاسوری پر مودودی دیوبندیوں کی طرف سے موعود بننے کا فتویٰ

مولوی عامر عثمانی صاحب دیوبندی احمد علی لاسوری کے متعلق لکھتا ہے۔

بقول شخصے گو رکھائے تو باحق کا کھٹے جو پیٹ بھر کے بیچ بھی رہے۔ اسی متولد پر ان صاحب مولوی احمد علی اسنے عمل کیا ہے چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اپنے لیے تو بقلعہ خود حضرت مولانا صاحب فرخ مالہا گیا ہے مگر مولانا مودودی کے لیے کوئی انکشاف آداب نہیں گویا حضور تو پیران پیر ہیں اور مولانا مودودی طفل مسکین بھی خود پندی ہے "بے حد کس فرخوشت" کا نام دیا جاسکتا ہے۔

(تعلیل دیوبند جنوری ۱۹۵۷ء ص ۲۷)

تیز مولوی حسد علی صاحب لاہوری کے متعلق یہی مولوی عامر عثمانی صاحب دیوبندی رقمطراز ہیں: لاہور کے ایک مولوی احمد علی، کا خیال ہے کہ شیطان کو حضرت آدم کے لیے حکم سیدہ و بیٹے میں اللہ سے قبول ہوئی اور دوسری بیٹھائی یہ ہوئی کہ شیطان نے سب الہی عزائم کو عطا فرمادی اس کے علاوہ ان مولوی صاحب کا دعویٰ ہے کہ قرآن وحدیث کو حنا صحن میں سے سمجھا لکھ بارہ سو سال میں کسی نے نہیں سمجھا اور یہ احمد علی اپنے مریدوں کو پیچھے سے تسلیم دیتے ہیں کہ میری پیروی کرنے رہو تو جنت میں سب سے اچھی بلکہ نیکوں دلاؤں گا میرا مقام جنت نعیم میں سب سے اوپر آباد کی صفت میں ہے۔ ان مولوی صاحب نے مجھے (یعنی میرے پرکرو)

ایک خط میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالمی امور کے انتظام و انصرام میں مجھ سے مشورہ لیتے ہیں اور فرخوشت کی نمازیں اکثر بیعت اللہ مسجد تنوی میں پڑھتا ہوں۔ ایک اور خط میں انہوں نے مجھے لکھا کہ تو بھی میرا مرید ہو جا۔ پھر دیکھ کر غرض و کمر کسی سب کھاتا ہوں۔ تعطیلات چھر پر ختم ہے میرے مرستہ ہی قیامت آج ملے گی۔ ان مولوی احمد علی صاحب کی ایک کتاب ہے "سلک السلوک" اس میں ص ۹۸ پر انہوں نے لکھا ہے کہ سن پچاس ہجری کے بعد قرآن وسنت کو صرف میں نے سمجھا ہے اور سارے مفسرین ومحدثین کا سب مارنے رہے پھر، ص ۴۰ پر ہے۔ میں اللہ ہوں اور اللہ میں ہیں۔ مجھ میں مضمود ہے۔ اور مضمود میں مبع مجھ سے ہے اور میں پیچھے سے۔ اپنی ایک اور کتاب وحی والکلام میں ص ۹۲ پر لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کی شہ کمر لی اور نبوت اب مجھ وحی کی منتقنوں سے وازاری ہے۔

(ماہنامہ تعلیل دیوبند جنوری ۱۹۵۷ء ص ۲۱)

مودودی دیوبندیوں کا مزید فتویٰ کہ دیوبندیوں کی تننا زعمہ عبارت کفریہ ہیں

مولوی غلام نبی فاضل دیوبند ساکن فورٹ جیلاس لکھتا ہے:

کیا آپ (دیوبندی مولوی) حضرت کی نظر کبھی اپنی کتابوں پر نہیں پڑی۔ اگر آپ کو یہ سائل معلوم

میں تو آپ نے کبھی ان کے خلاف آواز اٹھائی؟ آپ کو تو پہلی فرصت میں یہ مسائل دکھائیے، ان کتبوں سے کھنچ دیتے تھے تاکہ مسلمان گمراہ نہ ہوں۔ لیکن آپ نے کبھی ادھر اٹھتے ہی نہیں کیا۔ محترم حضرات ذرا غور و فکر فرمائیے۔ آپ کس تشغل میں منہمک ہیں مسلمانوں کو کس گمراہی میں مبتلا کر رہے ہیں۔ اور پھر اپنے انجام پر بھی نگاہ رکھیے۔ آخر صبح کچھ بد دنیا کی چار دیواری ہی تو ہمیں ایک ایک لفظ کا جواب دینے کا وقت آرہا ہے۔ اس وقت کی اگر فکر خلاصی کرانے کو سوچ کر دکھائے۔ دنیا والوں کو تاویلوں اور کتبوں سے دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔ کیا جبر و دانا کو بھی فریب دیا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ نسیم لاہور ۱۸ اگست ۱۹۵۵ء)

مولوی احمد علی لاہوری پر مودودی دیوبندیوں کا ایک اور فتوے

لیبل اور جرم کے اعتبار سے بیک مودولی احمد علی صاحب مولوی ہیں۔ لیکن درج ان کی مولوی نہیں ہے ثبوت متعدد ہیں یہ دیکھ کر کیا یہ اندازہ خیر بھٹیا خانوں اور زنان خانوں کے علاوہ بھی کسی سفیدہ اور غلامہ میں مل سکتا ہے۔ کہ ان کوئی پیر کا مولوی ایسی گھٹی بات کر سکتا ہے۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل ۱۹۵۷ء ص ۲۰)

مودودی دیوبندیوں پر دوسرے دیوبندیوں کا فتوے بدعت

خلافت کبیر کی نمائش کرنے والے سب مودودی اور دیوبندی بھتیجی سوچنا پڑتا ہے کہ اس (خلافت کبیر) کی نمائش سے آخر کون سے فرائض و سنن کی تعمیل ہوتی ہے۔ بغیر مٹی دھاجے سے بنے جوئے پر نہرے ہیں احمد کبیر کیسے پیدا ہو گئی جس کی بنا پر تمام کو یوں ضعیف و لاعتقاد بنا یا جا رہا ہے۔ اگر یہ خلافت خاند کبیر سے منس ہو کر آتا تو میں ایک بات تھی کہ یہ اللہ کے گھر سے ہو کر آیا ہے۔

جمادی حاتمہ پر تو حضرت خائب کا یہ شعر چلا جا رہا ہے کہ

رات کو پانی ہی صبح کو تو پھر کیرانی

(الذوق)

زندہ کے زندہ رہے یا میت سے ثابت نہ گئی

مفتی اعظم دہلی قابل تعریف فعل ہے۔ لیکن ایسی تعظیم و تکریم جس کی اسلام نے اجازت نہ دی جو اولاد و فطرت انسانی کے متافی ہو۔ ایک ایسی بدعت ہے جس سے مصلحت و راستہ کھل جانے کا اندیشہ نہ جس

کی اسلام پر گروہ اجازت نہیں دیتا۔ درساہد امام الدین مولوی احمد علی دیوبندی لاہوری ۲۹ مارچ ۱۹۶۶ء (ص ۱۴)
 نوٹ:- مودودی دیوبندی پارٹی کے اس واضح بیان سے ثابت ہو گیا کہ جہاں مودودی صاحب نے اپنے
 احساس بڑی میں تمام دنیا کے مسلمانوں پر کاغذ مشترک و یکجہتی ہونے کی کشمیں چلائی وہاں مودودی صاحب نے
 اس فتویٰ بازی سے اپنے ہم پیشہ دیوبندیوں کو بھی چھوڑا۔ اب ہندوستانی خاصہ دیوبندیوں کا پنجابی غلام
 خانی دیوبندیوں پر ایک سب و غریب توتے ملاحظہ کیجئے:

قاسمی دیوبندیوں کا غلام خانی دیوبندیوں پر عجیب و غریب فتویٰ

سوال:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین مولوی غلام خانی دیوبندیوں کی بارگاہ کتاب و تفسیر علامہ ابن
 کے مندرجہ ذیل فتاویٰ میں آیا۔ یہ جو کچھ اس تفسیر میں لکھا گیا ہے۔ یہ سلف الصالحین اور اہل سنت
 و جماعت علمائے دین کے نظریات کے موافق ہے یا مخالف؟

الجواب:- یہ تفسیر مسلمانوں کے لیے مفید ہے۔ ایسے عقاید رکھنے والے سب پنجابی دیوبندی (حقارت
 اہلسنت میں داخل نہیں) ان غلام خانی دیوبندیوں کے پیچھے نماز کروہے۔ ان کو امام مجدد بنایا جائے۔ ایسے
 عقاید والوں سے۔۔۔ سلام کلام بند کر دینا چاہیے۔



مکتبہ المدینہ مدنی حسن مدرسہ دارالعلوم دیوبند ۵/۶/۱۳۸۶ھ

مندرجہ سوال غیرات کا مشورہ علامہ عقاید اہلسنت والجماعت سے متصادم ہے، لہذا
 (مولوی محمد شفیع صاحب مفتی مدرسدیوبند مال کراچی)

مصحف کا کوئی مذہب نہیں، یہ عقاید اہلسنت و جماعت کے موافق ہیں رہیں اس کا مصنف مولوی

مسین علی صاحب دارالکچراں والفرقہ دیوبندیہ لا مذہب ہے (مفتی کفایت الدہلوی)

ایسا طعن دیوبندیہ اہلسنت اسلام سے خارج ہے۔ حفظ

نوٹ:- دیوبندیوں کی فتوے بازی کا خلاصہ یہ کہ مودودیوں کے نزدیک سب دیوبندی عقایدات کا کتابیں
 اور باقی دیوبندی ان کو مرتد یا بیٹوں سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔ سمجھتے ہیں اور مولوی غلام خان صاحب
 وغیرہ کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ تو بتائیے کہ خود دیوبندیوں کی فتوے بازی سے کس دیوبندی
 کو مسلمان کہا جا سکتا ہے اور جب دیوبندیوں نے اپنے کو بھی چھوڑا تو وہ اگر ایسا دلائل کو
 مشترک یعنی کہیں تو کیا عجیب؟

پاکستانی دیوبندیوں کے پیشوا مولوی شبیر احمد عثمانی پر دیوبند کے ہونے کا فتویٰ

مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی اپنے ہم مشرکوں مولوی حسین احمد دکنایت اللہ صاحب وغیرہ دیوبند کے سامنے روزِ نازِ دقا ہوا کرتا ہے۔

۱۔ دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جو گندی گالیاں اور فسّہ اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیے ہیں۔ جن میں ہمیں دیوبند تک کہا گیا اور چارہ بناؤ نہ لگا لایا۔ آپ (دیوبندی مولوی صاحبان) حضرات نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدرسین ہنرمند اور مفتی سعادت باستان، ایک دو کے علاوہ اسٹوڈنٹس نے تلمذ رکھتے تھے۔

۲۔ مکاتذ الصدقین تعزیر مشیر احمد صاحب عثمانی، مطبوعہ دیوبند، ص ۴۱، اسطر ۱۱ نوٹ۔ معلوم ہوا کہ دیوبند کے سب مدرسین و مولوی صاحبان مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی و فیروز شہر احمد عثمانی صاحب کو ارجل کہنے پر راضی تھے۔ اسی لیے تو نقول شبیر احمد صاحب ان دو دارالعلوم دیوبندیوں نے اس کا کوئی تدارک دیکھ کر راضی ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شبیر احمد صاحب عثمانی کو ارجل کہنے ۱ و ۲ کے علاوہ اسے اکثر مفتی صاحبان شبیر احمد صاحب کے شاگرد بھی تھے اور وہ اپنے استاد کو ارجل کہنے میں فخر عوس کر سکتے تھے۔ یہ ہیں دیوبندیوں کی اپنی تہذیب، بستی، فخری باری کے کرتے۔

مولوی شبیر احمد عثمانی کی طرف سے حسین احمد صمد دیوبند پر اجماعِ اوشقی ہونے کا فتویٰ

مولوی حسین احمد نے جب اپنے چیتا گاندھی کی نمک حلائی میں قائدِ اعظم کو کافرِ عظیم کہہ ڈالا۔ مہارتِ ملاطفت ہر مولانا حسین احمد صاحب نے مسلمِ ایک میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا۔ اور قائدِ اعظم کو کافرِ عظیم کا لقب دیا۔

(مکتذ صدقات شبیر احمد عثمانی ص ۸۸)

تو مولوی شبیر احمد عثمانی نے حسین احمد کے متعلق کہا:

یہ پرے درجے کی تشاوت و حاققت ہے کہ قائدِ اعظم کو کافرِ عظیم کہا جائے۔

(مکتذ الصدقین ص ۳۲)

دیوبندیوں کے مذہبی سیاسی اہمالِ الکلام آزاد، سرسید و شبلی عثمانی پر دیوبندیوں کا فتویٰ

ابوالکلام | فاضلِ جامعیت تشری فیہ ترجمہ: وہ ابوالکلام آزاد اپنی نفسانِ خواہشات

شجاعاً مطاعاً و هو ی متبعاً و اعجاباً
بوابہ و خروجا من المسلك القویہ
۔۔۔ فکان هذا ایضاً اللہ رب مع
اکابر الامم

(تبیہ بیان مشکلات القرآن حصہ تمام دیوبند محمد نواز شاہ کشمیری ص ۳۳ سطر ۱۱)
سر سید جو بے جمل زندقہ ملحد
وجاہد ضال۔۔۔ فکذا اصل
واصل و یالیت لو کان کفر و
العادة غیر متعدد و قد حاول
هوان یدین الناس حلہ بذینہ
ولیونوا بہ۔۔۔ فانظروا الی این
بلغت سفاهة هذا السفیہ

(الملحد۔ الخ تبیہ بیان مشکلات القرآن ص ۳۳ سطر ۵ و ۶)

شبلی نعمانی اسکی کیفیت بحث قد
ذالک الرجل۔۔۔ ہذا ہی ملحدتہ
دینیہ لمعالج مشترک و ذالک
من اختلافہا و احدها و اشتراک
مقاصدہما فی السبل والقہ۔۔۔
۔۔۔ و انما الوح علی اعین الناس
اذ لیس من الدین ان یضر بعض عب
کافر۔ الخ (تبیہ بیان مشکلات القرآن محمد نواز شاہ کشمیری ص ۳۳ سطر ۱۰ و ۱۱)

سر سید پر مزید فتوے کفر

جب مولوی شبیر احمد عثمانی مسلم لیگ میں شامل ہوا تو مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی احرار دیوبندی
مولوی شبیر احمد عثمانی کو ایک خط میں لکھتے ہیں کہ آپ کے بزرگواروں کا فتوے تو یہ تھا کہ سر سید احمد کے

ساتھ شترک علی میں جائز نہیں۔ اور ہندوؤں سے مل کر دنیاوی کام چلانے میں کوئی حرج نہیں۔ تھریا قیس برص کا عرصہ ہوا آپ نے دیوبند میں بھیجے تھے نصرت الابرار، خود دیکھ کر فرمایا تھا کہ تمہارے بزرگوں نے سرسید احمد اور قادیانیوں کے بارے میں جس رائے کا اظہار فرمایا۔ وہ ان کا کشف محض تھا اور انہوں نے مسلمانوں کو گمراہی سے بچا لیا۔ رسالہ نصرت الابرار بھیج دیا ہوں۔ اس پر حضرت گنگوہی رحمہ اللہ علیہ کے دستخط بھی ہیں، اللہ کی نشان ہے سرسید احمد کو کافر کہنے والوں کی روحانی اولاد اسی سرسید احمد کی روحانی اولاد کے سامنے ہامتہ جوڑے کھڑی ہے اور اسی کو اسلام اور مسلمانوں کا نیا مسد دہندہ سمجھتی ہے میں اور مولانا حفظ الرحمن صاحب سہارنپور میں آپ کے اس بیان کا ذکر کر رہے تھے کہ مولانا حفظ الرحمن کے انسواء گئے اور انہوں نے کہا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ سے جا رہے اور اسلام کے دشمن ہم کو ذبح کرتے تھے۔ اب آپ نے ان کی جگہ لی ہے۔

[نور ملک پاکستان اور نیشنلسٹ حلار
[پروفیسر علی محمد ص ۱۰۲۳]

نوٹ :- اس حوالہ سے واضح ہے کہ رسالہ نصرت الابرار میں سب دیوبندیوں نے بیع رشید احمد گنگوہی و شہید احمد تھانوی سرسید کو کافر کہا اور یہ بھی روشن ہے کہ خود ان کے اقراب سے مولوی اشرف علی تھانوی، ان کو اسلام کے دشمنوں سے ذبح کرنا تھا۔ اب سنی بریلوی علما نے اگر کسی طعنہ دہے دین دشمن اسلام کی شرناکجیر یا تعسف کی ہے تو دیوبندی کیوں چارخ پائیں۔

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی
و مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری و مولوی اشرف علی صاحب تھانوی پر
دیوبندیوں کا فتوے کفر

(جو مولوی اشرف علی وغیرہ کو کافر بتاتے تھے وہ خود کافر تھے)
ناظم تعلیمات دیوبند و مناظر فرقہ دیوبندیہ و مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند مرتضیٰ حسن جانا پوری دیوبند

کا
واضح فتوے اور فیصلہ کن بیانات

اگر خان صاحب مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم کے نزدیک بعض علماء کے دیوبند۔۔۔۔۔
 اور اشرف علی تھانوی درشتید احمد گوجی۔ خلیل احمد انیسوی، محمد قاسم نانوتوی)۔۔۔۔۔ واقعی
 ایسے تھے ایسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء کے دیوبندی تکفیر فرض نہی
 اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے، جسے علماء نے اسلام سے جب مرزا صاحب کے
 عقاید کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علماء نے اسلام پر مرزا صاحب اور
 مرزا یوں کو کافر اور بدعت گنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا صاحب اور مرزا کو کافر نہ کہیں، چاہے وہ
 لاہوری ہوں یا تہذیبی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔
 راشد العذاب معنف مولوی مرتضیٰ حسن جاندپوری ناظم تبلیغات و تبلیغ دیوبند
 مبلوہ و مجتہدانی دہلی ص ۱۹ سطر آخر

نوٹ:

دیوبندی صاحبان اس کو جہوم ہیوم کر چکے ہیں اگر کوئی مفسی عالم دیوبندیوں کے ان مولویوں کو کافر کہے جنہوں
 نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ تو ان کے معتقدین دیوبندی سنت گھبرا
 جاتے ہیں۔ مگر اب وہ کیا کریں گے۔ اب تو مرزا دیوبند سے ہی دیوبندیوں پر کفر کا فتوے صادر ہو گیا۔
 اور پھر تاکید ہو گئی کہ جو ان کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہو جائے گا۔ اسی دُرسے علماء اہل سنت بھی ان کو
 کافر کہتے ہیں کہ کہیں بنیوالی مولوی مرتضیٰ حسن صاحب وہ خود بھی کافر ہو جائیں۔
 آپ مولوی مرتضیٰ حسن کے خط وادہ الفاظ پر غور کریں۔ اور خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان کے
 ایسے فیصلے کے بعد علماء اہل سنت کا قصور ہی کیسے ہو سکتا ہے۔
 اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چرنے سے

عنایت اللہ مشرقی بانی جماعت خاکساراں

وجوہ کفنا الرجل اکثر من
 عنایت اللہ مشرقی کے کفر کے وجوہ
 ان تستقصی
 سید شامی

رہنمائیہ الیہ ان مقدمہ مشکلات القرآن

مولوی الزم شدہ کشمیری

عنایت اللہ کو عقیدت مندانہ سلامی

عنایت اللہ مشرقی ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء میں مراٹھ سب سے پہلے اس کی میت کو احراری دیوبندیوں نے سلامی دی۔

اکوہستان ملتان، ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء

مولوی ظفر احمد عثمانی بڑھا کا ذب

مولانا غلام غوث ہزاروی نے مولانا احتشام الحق کو امریکی سامراج کا ایجنٹ قرار دیا حضرت
شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد عثمانی کو بڑھا کا ذب قرار دیتے ہوئے لوگوں کو مشورہ دیا کہ اس کی گردن پکڑو والا
ریبان دیوبندیہ مندرجہ روزنامہ نمائے ملت لاہور

۱۹ اگست ۱۹۶۲ء

باب چہارم

(توہین قویہ)

(اعتقادات)

خدا تعالیٰ جل شانہ کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

تمام مسلمان جانتے ہیں کہ دیوبندی مکہ میں بات بات پر مسلمانوں کو کافر مشرک بدعتی کہتے ہیں۔ اور اپنا کام دنیا بھالی رکھنے کے لیے صرف اپنے کو موعدا اور باقی تمام اولیائے کرام اور علمائے عظام و جمیع اہل اسلام کو مشرک کہہ کر دیتے ہیں۔ مگر یہ دیکھ کر آپ کو اذہد قویہ ہو گا کہ معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق دیوبندیوں کے اس قدر غیر اسلامی عقاید ہیں کہ دنیا میں کسی کافر سے کافر جماعت کے بھی اپنے رب و مہبود کے واسطے میں نہیں ہو سکتے۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

پس لاسلم کہ کذب مذکور محال عین مسطور یا مشدداً الی قولہ انا لا اؤد خدا تعالیٰ کا جھوٹا ہونا ممکن ہے (اصحاح اولیٰ) آید کہ قدرت انسانی زایہ از قدرت ربانی یا مشدداً

دیگر وزی صنف اسماعیل امام اول دیوبندی بطور قاری ص ۴۵ (سطر ۱) قرین ہے۔ پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہو۔ ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زایہ ہو جائے گی۔

ذوۃ۔ اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہے جیسے کھانا پینا سونا یا خاندان پھرنا یا شاہ کمرنا، ڈونا، مر تا خدا کے لیے بھی یہ سب کچھ ممکن ہے ورنہ دیوبندی قانون سے قدرت انسانی خدا کی قدرت سے بڑھ جائے گی (استغفر اللہ) مسلمان اندازہ کریں کہ اس جملہ میں شانہ کے مقدس صفات کو انسانوں پر قیاس کرنا یہ انہیں دیوبندی جہاں کا مذہب ہے۔

خدا جھوٹا کلام کر سکتا ہے۔ عدم کذب را ذکا لات حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ شمار دوز اہل بی شایان مدنی (اصحاح دوم) بر خلاف آخر سر و جہاد و صفات کمال ہیں است کہ شیعہ قدرت بر تکلم کلام

(دیوبندی ص ۱۵۵، سطر ۱)

کا کذب را مدد۔ ۱۲

موجود ہے۔ اور جھوٹ دہانے کو اللہ تعالیٰ کے کلمات سے گناہ جاتا ہے۔ بخلاف گونگے آدمی کے کہ اس کی کوئی مدد بھی نہیں کرتا اور اسے کمال کی یہ سب سے بڑی جھوٹ ہونے پر قدرت پر اور کسی مصلحت کی وجہ سے نہ بولے گا۔
 نوٹ :- اس سے صاف ظہور ہوا ہے کہ گونگے کو بولنے پر گناہ ہے۔ کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا کا جھوٹ نہ تو صرف گونگے کے نہ بولنے کی طرح ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ گونگے کا نہ بولنا تو محال بالذات ہے۔ اور نہ عقلمندانہ فتنے عقلی اور نہ ہی محال شرعی بلکہ صرف محال عادی ہے۔ اور پھر دیوبندیوں کا یہ اقرار کہ خدا کا جھوٹ نہ بولنا تو گونگے کے نہ بولنے سے بھی کم درجہ ہے۔ کہ جھوٹ نہ بولنے پر خدا کی توجہ کرتے ہیں اور گونگے کی کوئی مدد نہیں کرتا۔ اس سے اور بھی واضح ہو گیا۔ لہٰذا ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال عادی بھی نہیں ہے (استغفر اللہ)

جھوٹ بولنے پر خدا کا اور ہے
 (درشدادہ نقوی)

امکان کذب (جھوٹ) یا ہر قسم کی کجی حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اس کے خلاف پروردگار ہے۔ مگر خود اس کو نہ مکر سے گاہ بے قیدہ بندہ کا ہے اور قادیانی رشید برصغیر گنگوہی جھوٹا علیہ السلام و بی بی و بی بی (اسطر)

نوٹ :- انوس صدائیس آج تقریباً چودہ سو سال کا گزر چکا ہے ایک کسی بھی مسلمان نے یہ کہا تھا کہ خدا جھوٹ بولتا تو نہیں، مگر بول سکتا ہے اور پھر گنگوہی صاحب کا یہ قول کہ باغیانہ خود اس کو نہ مکر سے گاہ اس سے تو صاف معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ خود باللہ بھی ہے اختیار ہی میں خدا جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ اور پھر قدرت الہیہ کو کذب اور جھوٹ کے پناہ کا الفاظ سے تعبیر کرنا دیوبندیوں کی ہی طبیعت کا کرشمہ ہے۔

کلام عقلی افعال میں سے ہے اور صدق مرتبہ فعل میں مقدور ہے اور قدرت خدین سے جھوٹ مرتد و الہی تسلیم ہوتی ہے تو یوں مرتد و ریت صدق اس کی ضد کذب بھی مقدور ہوگا۔ ۶۱

(خلاصہ کلام نقوی ہادہ الزادہ ج ۱ ص ۶۱۰)

نوٹ :- امکان کذب باری ثابت کرنے کے لیے دیوبندیوں نے کئی پیکر بنائے ہیں کبھی جاذب غفلت و غیہ کا ہرما دنیایا جب اس میں مارکائی قدرت انسانی قدرت اللہ سے زائد ہو جانے کا خطرہ دکھایا۔ جب یہاں بھی پیشہ نواب نقوی کا یہ تیسرا فریب سے مگر اہل علم پر روشن ہے کہ یہ بھی نقوی کا جھوٹ ہے۔ کیونکہ صدق کی نفی نہیں ہے عدم الصدق اور یہ مطلقاً کذب کو تسلیم نہیں کیونکہ عدم الصدق دفع مطلقاً نیست واقعہ کلام عدم الفاظ کلام کذب اسے بھی ہو سکتا ہے اور عدم کلام سے بھی ہو سکتا ہے۔ عدم کلام نیست تمام الصدق ہے۔ مگر کذب نہیں کیونکہ صدق و کذب تو بالاسطہ کلام ہی متعلق ہوتے ہیں جب کلام ہی معدوم کر دی گئی تو کذب کس میں آئے گا تو مقدوریت صدق در مرتبہ فعل کا مطلب یہ ہے کہ ان قیادہ عقلی ایجاد افعال الصادق و اعلیٰ عدم قدرت کذب صرف شق اول میں رہی نہ کہ ثانی میں لہٰذا نقوی کا تمام کلام باطل ہوا۔ اور یہی علی سبیل التعلیل درہ غلیت

کلامِ نفعی عند المتقدمین محدود و ضعیف کذب برقع انہدیت من البعاد الکلام بھی عند البیاض محدود و ضعیف نفع
بشعر عند رایت حال سہولت بارائیت۔

تھانوی کی جمالت یا دروغ گوئی

اشرف علی تھانوی ضایت بر شیہ ارادہ کا مولوی ہے۔ علی رنگ کے جھوٹ اور فریب کاری میں بہت کڑ
ہمارا درخبرہ کا ہے۔ دیکھو اس نے مسکد امکان کذب کی زمین پر تہ نہ کرنے کے لیے چند غلط تصدیقات کو کس طرح
مسکد تصدیقات کا برقعہ دیکھ کر دینے کی کوشش کی ہے۔ تھانوی صاحب جیسے ہیں کہ
اولیٰ چند امور مقدمہ کے سمجھ لیے جاویں۔ اول صفات باری تعالیٰ فی حد و حد ہیں اور افعال مقدورہ۔ دوم کلام نفسی
صفت ہے اور کلام لفظی فعل۔ سوم قدرت دونوں ضدوں سے متعلق ہوتی ہے مثلاً عدم التیاد پر اسی کو قادر کہیں
گئے جو ابعاد پر بھی قادر ہو۔ چارم صدق و کذب میں تعادل تضاد ہے۔ پنجم دیوار و اتوار ص ۳۹

تیسرے میں غور فرمائیں کہ افعال مقدورہ کا لفظ کہ کلام لفظی کو فعل اور مقدورہ قرار دے کر اس میں امکان کذب
ثابت کرنا کس قدر جمالت ہے کیونکہ کذب جیسے ہے تو کلام لفظی کا کذب قبیح تو فعل خدا پر ہی نہیں ملتی۔ تو محققان
افعال مقدورہ پر کذب کو تحت فعل متصور کر لینا ہی کیا کہ حقائق ہے۔ نیز یہ کہ صدق و کذب میں تعادل تضاد ہے کہ
جہ سے کلام الہی میں صدق و کذب کی تسادی بتایا جمالت نہیں تواور کیا ہے۔ کیونکہ کلام الہی صورت وجود میں یقیناً
صادق ہوگا اور صورت عدم میں دھاق پہلائے گا نہ کذب جیسے افشاء امت اور الفاظ مفردہ تو کلام لفظی میں عدم
محدودیت کذب سے ارتجاع تفسیق قطعاً لازم نہیں آتا کیونکہ صدق کی نقیض عدم الصدق ہے اور کذب صدق سے
افضل ہونہ کہ سادی تو تھانوی کا مقدمہ اولیٰ اور ثانیہ کس قدر داہی اور مجاہدہ مکر و فریب ہوا۔ اسی طرح مقدمہ دوم میں یہ غلط
کہ کلام لفظی فعل ہے کہ کہ اپنا مدعی ثابت کرنا بھی عجیب مکاری ہے۔ کیونکہ کلام لفظی کا کذب خدا تعالیٰ کا فعل ہے
ہی نہیں تو عام سے خاص پر حکم کس طرح لگا یا جاسکتا ہے۔ فعل الہی کلام لفظی صادق ہے جو یقیناً مقدورہ سے کلام
کلام لفظی کا کذب تو فعل الہی ہے ہی نہیں۔ اس سے قدرت کا کیا علاج حالانت محنت قدر بخت داخل نہیں ہیں فعل
کلام لفظی کا کذب خدا تعالیٰ سے محال ہے و الحال انہدی علی تخت القدرۃ (مسامرہ ص ۱۰)

جھوٹ قدرت الہی میں داخل ہے
الاحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ
ہے۔ (مناویٰ رشیدیہ، معاول، ص ۱۹، وسطی)

کذب متنازعہ فیہ صفات و ائیدیہ میں داخل نہیں بلکہ صفات خلیہ
میں داخل ہے۔ (الجمہد للفقہ محمد اسلم دیوبندی ص ۱۲، ص ۳۰)

جھوٹ خدا کی صفات میں داخل ہے
(رشید احمد گھڑی)

جھوٹ خدا کی صفات میں داخل ہے
(محمد اسلم دیوبندی)

واقفہ غیر واقعی (جھوٹ) کا عقد و اصدار۔۔۔ قدرت باری جل جلالہ میں داخل ہے۔

جھوٹی بات کہہ دینا کیلئے ممکن ہے (محمد الحسن دیوبندی)

(المجدد المقل ۱۷۰ ص ۱۰۱)

اب افعال قبیحہ کو قدرت قدیم حق تعالیٰ شانہ سے کیونکر خارج کر سکتے ہیں۔

بد فعلی کرنا بھی خدا کیلئے ممکن ہے (محمد الحسن دیوبندی)

افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔

(المجدد المقل حصہ اول، ص ۸۳)

خدا تعالیٰ چوری و شراب خوری کو کتب ہے

افعال قبیحہ کو مثل دیگر کمالات ذاتیہ مقدور باری جل جلالہ میں حق و دیوبندی تسلیم کرتے ہیں۔

تمام بدکاریاں خدا کی ذات میں ممکن ہیں (محمد الحسن دیوبندی)

(المجدد المقل حصہ اول، سطر)

چوری، شراب خوری، جبل فطری سے معارضہ کم فہمی ہے معلوم ہوتا ہے کہ غلام و شیگر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زیادہ (تذکرۃ الخلیل مصنفہ حاشی الہی میرٹھی مشیو روشن پوریا میرٹھ ص ۸۶) و مضمون محمد الحسن دیوبندی مندرجہ اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۹۸۹ء

خلیفے چوری و شراب خوری بھی ہو سکتی ہیں (محمد الحسن دیوبندی)

(وہابی متناہی نامہ)

خوف :- مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی کچھ دوزی پر عارضہ فرمایا تھا کہ اس کا یہ کہ غلط ہے کہ جو مقدور و العبد ہے وہ مقدور الہی بھی ہو۔ فرقہ لازم آئے گا کہ چوری، شراب خوری، جبل فطری وغیرہ بھی مقدور الہی بھی ہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں بقایا مقدور و عباد میں تو مولوی محمد الحسن صاحب نے صاف انکار کر لیا۔ کہ معاذ اللہ چوری، شراب خوری، جبل فطری و غیرہ سب کچھ خدا تعالیٰ سے مندرجہ ممکن ہے۔

تو معلوم ہو گیا کہ جو چیزیں مقدور عباد میں مثلاً بیوی کرنا، بچے جنم دینا وغیرہ چیزوں کے نزدیک یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے لیے ممکن ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ ان نام نہادوں کا یہ کیلئے ہی سرا سر غلط ہے۔ کیونکہ الہی ناپاک چیزوں اور ذات الہی کے غیر خدا سب امور سے قدرت الہی کو کوئی تعلق نہیں اور ان چیزوں سے قدرت کے تعلق نہ کہنے سے قدرت الہی قدرت عباد سے ہرگز کم نہ ہوگی۔ اور نہ ہی قدرت الہی میں کوئی نقص لازم آئے گا۔ کیونکہ قدرت الہی بے شک کامل ہے مگر ان چیزوں میں یہ ایسا قیامت ہی نہیں ہے کہ قدرت الہیہ سے متعلق ہو سکیں۔

خدا کے جھوٹ کا مسئلہ کوئی نیا نہیں (فصل ہدایتی)

یا منہیں۔ (دراہین قاطبہ صفت خلیل احمد سہارنوی مطبوعہ دیوبند، ص ۲، سطر ۱۵)

خوف و ہرکوی خلیل احمد صاحب نے خدا تعالیٰ کے لیے جھوٹ ثابت کرنے کے لیے ایک اور رنگ بدلا ہے کہ خلعت و عید بھی خود باوجود جھوٹ ہی ہے حالانکہ جو لوگ بھی خلعت و عید کے قائل ہیں وہ خلعت و عید کو ہرگز جھوٹ نہیں کہتے بلکہ خلعت انبیا اور جوہر و کرم بتاتے ہیں چنانچہ ان کی تصریح موجود ہے لایسہ لا یفتد فی قضا بل یجوداً کزما لینی خلعت و عید نفس نہیں بلکہ جوہر و کرم الہی ہے تو یہ تبدیوں کو یہ خیال نہ آیا کہ کیا کوئی خلعت و عید کا بھی قائل ہو جائے مگر انہیں تو پھر یہ قول خلعت و عید بھی اس کی خلعت پر مبنی ہے اس کو جھوٹ بتانا تو تمام کافروں کے گھر سے بھی گندہ کھڑ ہے کہ خدا تعالیٰ کے جوہر و کرم کو جھوٹ کہنے کی جرأت کی جاوے حالانکہ فرقہ دیوبندی کے علاوہ تمام اہل اسلام علامہ سلف و خلع امکان کذب باری کی تردید فرماتے ہیں۔

تصریحات علمائے متقدمین اسلام بابت عقیدہ امکان کذب

امام راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان المؤمن لا یجوز ان یظن بالکذب یخدر یبدل الک
تصریح غیراً عن الحیاض (تفسیر کبیر ج ۵، ص ۷۵۶ سطر)

ترجمہ: کسی مومن کو جائز نہیں کہ خدا تعالیٰ کے لیے کذب کا گمان کرے کیوں کہ اس سے وہ غافل بنے ایمان ہو جائے گا

لا یوصفہ اللہ تعالیٰ بالقدرة علی الظلم والفساد والکذب لان المحال لا
یدخل تحت القدرة الخ (مسلم ج ۱، ص ۱۸۰ سطر ۳)

ترجمہ: ظلم، فساد، کذب قدرت الہیہ کے تحت داخل نہیں ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کے لیے ہرگز امکان کذب نہیں ہے۔

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: وعدہ المعقولة بقدره تعالیٰ ولا یفشل
(عالم ج ۱، ص ۱۴ سطر ۳)

ترجمہ: وعدہ کا ہی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو کذب وغیرہ پر قدرت ہے مگر کتب نہیں۔ مسلم ہرگز دیوبندی مذہب فرقہ مستحکم کی شاخ ہے۔

تصریح غیراً کتب متاخر کی مشور کتاب عقاید عقیدہ میں ہے الکذب نقص والنقص علیہ محال

فلا یکتون من الممکنات ولا تستعمله القدوس

(مقامہ صفحہ ۲ ص ۲۲ نوٹ کشوری)

تو جیسے کہ کذب نفع ہے اور نقص خدا تعالیٰ کے لیے محال ہے پس خدا کے لیے امکان کذب نہیں ہو سکتا اور نہ کذب پر خدا کی قدرت کو دخل ہے۔

تو دوبندیوں کے امام مولوی اسماعیل صاحب کی یہ کس قدر نفاذی ہے اور علوم اسلامیہ سے سراسر مخالفت ہے کہ اس نے بعض انبیاء کے کلام عظیم السلام کی عداوت کا بالی ٹھٹھانے کے لیے ہندوں کی جھفت کو خدا پر چیاں کر کے اپنا اور اپنی امت کا ایمان برباد کر دیا۔ یہ تو ابلیس جیسا کہ کوئی ہے دین کہ دے کہ زندہ رہنا خدا کے اختیار میں ہے۔ جب چاہے زندہ یا فیتا کرے۔ نو ذی اللہ من لہم الخرافات۔

الحلیفہ :- جب دوبندی خدا کے ہی علم عظیم کے منکر ہیں پھر وہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا انکار کریں تو کیا تعجب :- ان السذین یفزون علی اللہ الذکب لا یفلحون۔

خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں؟
اور انسان خود مختار ہے اسے کچھ کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی کچھ علم نہیں کر لیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا۔

(تغییر فیضان الحیوان صفحہ ۳۱۱ دوبندی امام شمس الدوبندی مذہب ضلیہ حجاز شہادہ گنجی ص ۱۵۶ سطر ۲۵)

نوٹ :- جناب مولوی حسین علی صاحب نے ممتاز لکے اس قول کی تائید کر کے اس کو اپنا مذہب بتایا ہے تو معلوم ہوا کہ دوبندی معتزلہ کی شاخ ہیں اور اہل سنت و جماعت کے دشمن ہیں کیونکہ اہل سنت و جماعت کا تفسیر مسلک یہ ہے کہ خدا کا علم قدیم ہے اور ازلی ابری ہے اور دوبندیوں معتزلوں نے یہ عقیدہ رد افطر شیعہ کے عقیدہ پر اسے حاصل کیا ہے کیونکہ شیعہ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ بعض علوم خدا پر بعد میں ظاہر ہوتے ہیں جن کا خدا کو پہلے کوئی علم نہیں تھا۔ چنانچہ شیعہ کی کتاب اصول کافی میں باب کا ایک مستقل باب باندھ کر اس کی بڑی تفصیلی بیان کی گئی ہے۔
(دیکھو اصول کافی شرح صفحہ ۲۷ نوٹ کشوری ص ۲۲۹)

خدا بھی بندوں کی طرح نماز، نمان، مکان کا محتاج ہے

حقیقتہً است راہ :- (ایضاح الحق مصنف اسماعیل امام دوبندی ص ۵۳ وغیرہ سطر ۱۲ وغیرہ)

نوٹ :- خدا تعالیٰ کو زمان و مکان وغیرہ سے پاک مانا حقیقی بدعت ہے۔

نوٹ :- معلوم ہوا کہ دوبندی مذہب میں خدا کو زمان و مکان و جہت سے انفا سمکت گرا ہی ہے۔ تو دوبندیوں

کے فتویٰ سے تمام ائمہ کرام و شیوخ اہل اسلام مذاہب اللہ برحق و گمراہ ہوئے شہادۃ الخیر صاحب مہرم فرماتے ہیں:
 عقیدہ یسوعیہ ہم ان کو حق تعالیٰ کا مکان نیست و اور اپنے از فوق و تحت تصور نیست و ہمیں نیست
 اہل سنت و جماعت و محدثین مشرعی فارسی مطبوعہ کلکتہ ص ۲۵۵، ۱۵۷
 اور کتب فقہ اسلام میں صاف فرمایا کہ کعبہ جاشیبات المکان للہ تعالیٰ یعنی جو خدا کے لیے مکان ثابت کرے
 وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹)

اب دیوبندی خود اپنے امام اور اپنے متعلق فیصلہ فرمالیں کہ وہ کون ہوئے؟

خدا ان کا مرنے وہ مرنے سے خلافت کے

دیوبندیوں کا رب شید احمد گنگوہی

(مرثیہ مصنفہ محمد نور دیوبندی ص ۱۲، ۱۳)

مسوال:۔ دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے، تمہارے

نے کہا کہ میں وقوع کذب باری کا قائل ہوں، آیا یہ قائل مسلمان ہے

خدا تعالیٰ کا بھوٹ واقع ہو گیا، انگوہی کا فتویٰ

یا کافر جتنی سے یا اہل سنت، اب جو قبول کرے کذب باری کہ۔

الجواب:۔ اس کو کاذب کہنا یا برحق قرار دینا چاہیے۔ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے، اس ثالث کو
 کوئی سخت گمراہ کہنا چاہیے، دیکھو جتنی منافعی پر مبنی نہیں کرتا۔ لہذا ایسے ثالث کو تفصیل و تفسیر سے ساموں کرنا چاہیے۔
 فتاویٰ دارالعلوم، الاحقر شید احمد گنگوہی ج ۱ ص ۵۷۔

(خلاصہ فتویٰ گنگوہی جس کا فتوہ دارالعلوم تہذیب الاخلاق لاہور میں موجود ہے، اور اس کا مکس اس کتاب میں بھی

پیش کیا جا رہا ہے)

نوٹ:۔ اس فتویٰ سے توصیف ظاہر ہو گیا کہ دیوبندی کے نزدیک معاذ اللہ خدا تعالیٰ واقع ہو چکا، ان الذین
 یغترون علی اللہ الذکب لایخلحون جو لوگ خدا پر جھوٹ کا بہتان باندھتے ہیں، وہ کبھی جہنم سے چھٹکارا
 نہ پائیں گے۔

خدا تعالیٰ کو ہمیشہ علم غیب نہیں
 اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کہ سمجھے
 اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔

(فتاویٰ الایمان مصنفہ اسماعیل امام دیوبند ریطبہ عادل حدیثہ کانفی دہلی ص ۱۲، ۱۳)

نوٹ:۔ دیوبندیوں کا یہ عقیدہ الایمانی نظریہ واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں کے عقیدہ میں خدا تعالیٰ کا علم لازم و
 ضروری نہیں اور معاذ اللہ اس کا جمل ممکن ہے کہ جب چاہے علم غیب دریافت کر سکتا ہے۔ اور اس کو غیب دریافت
 کرنے کا اختیار ہے۔ مگر بالفعل خدا سے علم ہے اور نہ کچھ جانتا ہے معلوم ہوا کہ دیوبندی ارشاد الہی لایعذب عنہ

مستقل ذمہ کے منکر ہیں اور غلطی اختیار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا کی عظمت اختیار ہے
واجب نہیں اور اختیار مستلزم حدوث کو ہے۔ تو ان کے نزدیک علم الہی قدیم نہ ہوا۔ اور کتب فقہ اسلام میں صاف موجود
ہے کہ لو حال خدا سے قدیم نیست یکصد کہ اف التا نامنا شہ۔

(فتاویٰ عالمگیری ۲۵۲ ص ۲۶۲)

اور اسی طرح دیوبندیوں کا یہ کہنا کہ عین کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے صاف بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک
خدا تعالیٰ کچھ تک تو حاصل ہے۔ ہاں اسے علم غیب حاصل کرنے کا اختیار ہے۔ یگانہ بھی صریح فرمے کہ کتب فقہ
میں تصریح ہے کہ یکتا خدا وصفت اللہ تعالیٰ جمالا یلیق بہ او اذ غیبہ الی الجہلۃ واللعینۃ والنقص
(فتاویٰ عالمگیری ۲۵ ص ۲۵۸) حالانکہ غیب کے دریافت کرنے کا اختیار تو خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں ہی کو عطا فرمایا
ہے۔ حاجی انداد شہ صاحب صاحب ساجد کی فرماتے ہیں۔۔۔

میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔

(شائع انداد ص ۱۱۵ سطر ۵)

نوٹ :- معلوم ہو کہ دیوبندی بھی عیسائیوں کی طرح تثلیث کے قائل ہیں کہ خدا تعالیٰ تو صرف رشید احمد
کا رب ہے اور باقی سب دیوبندیوں کا رب رشید احمد ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الحمد للہ سیّد العالمین
یعنی عالمین کا رب خدا تعالیٰ ہے اور دیوبندی کہیں کہ رب العالمین تو رشید احمد رکھتے ہیں ہے۔ کیونکہ مرئی رب العالمین کا
ایک ہی مفہوم ہے۔

قبر کو بوسہ دینے، موز چھل جھلے اس پر شامیہ کھڑکے کے چوکھٹ کو بوسہ دینے، پانچ
خدا کی قبر

یا نہدھ کر انجا کرے اور اہل گئے اچھا ورین کر تھئے۔ ہاں کے گرد پیش کے چھل کا ادب کر
اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقریر ایمان محسنہ اسماعیل امام اول دیوبندی مذہب مطبوعہ دہلی ص ۱۱ سطر ۴)

نوٹ :- شرک اس فعل کو کہتے ہیں جو خدا کے لیے خاص ہو پھر دوسرے کے لیے کیا یا وہ۔ قبر
کو موز چھل جھلنا شب شرک ہو سکتا ہے۔ جبکہ خدا کی قبر کے لیے موز چھل جھلنا جو معلوم ہوتا ہے کہ یا تو جس طرح
مراٹوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا تعمیر میں جھوٹا قصہ راسخ کرنا یا تو یہ حال کہ سب اسی طرح دیوبندیوں
نے بھی خدا کو مراٹوں کا کہیں اس کی قبر کو توڑی ہوئی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ دیوبندی (رشید احمد) کو بھی کو اپنا
رب جانتے ہیں شاید سب اس کی قبر کے لیے کیا جاتا ہو گا۔

گنگوہی کی قبر کو وہ طور سے اور گنگوہی خدا ہے

قہاری توبہ انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کوں ہوں باری باری مری دیکھی میں نادانی

(مرثیہ محمود حسن، سند دیوبند، ص ۱۱، سطر ۱۱)

نوٹ :- مولوی محمود حسن دیوبندی کتنا ہے کہ اسے میرے پیارے گنگوہی قہاری قبر میرے لیے طور
ہے اور تم خدا ہو اور جس طرح کلیم اللہ طور پر خدا کو اپنی اُردنی عرض کرتے تھے میں بھی تمہیں خدا سمجھ کر قہاری قبر پر
ارنی ارنی بیکار رہا ہوں۔

خدا کو لوگوں سے خطرہ
یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال
اگر کے سے سبب درگزر نہیں کرتا، اگر کہیں لوگوں کے دلوں میں اس کے آئین کی قدر
گشت درجائے۔ سو کوئی میر و فرید اس کی مرضی پا کر اس تقدیر وادار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے
کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کر کے اس چوکی تقدیر وادار کو دیتا ہے۔ (دلی تہذیب، ص ۱۳، سطر ۱۰ و ۱۱)

نوٹ :- معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ خدا تعالیٰ بھی ہمیشہ جیل سازی رکھائی ہے ہی کام لیتا
ہے۔ کہ قیامت میں وہ کچھ لوگوں کو بچتا چاہے گا مگر اپنے آئین کی قدر کے گشت جائے کہ یہ لوگوں سے ڈر جائے
کا۔ اور انہی اس کی مرضی پا کر خدا تعالیٰ کو اس خطرہ سے نکالنے کے لیے محض برائے نام سفارش کر دیں گے اور پھر خدا
بھی خود باللہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے ان نبیوں کی سفارش کا ہمارا بنا کر اس کو بٹھائے گا۔

خدا تعالیٰ کی خطرناک بے ادبی
ایک بار حضرت مولانا یعقوب صاحب نے ناز میں، مگر اللہ تعالیٰ کی شان میں
ایک خاص کلمہ فرمادیا۔ اور وہ مجھے معلوم ہے گھر میری زبان سے نہیں نکل
سکتا کسی نے وہ کلمہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے سامنے نقل کر دیا میں اس کی عزت پر چڑھا کر فرمایا کہ باجی ہاں۔
فرمایا یہ انہیں کا وجہ ہے، جو سن لیا گیا۔ ہم جوتے تو کان سے پڑ کر باہر مکان دیکھ جاتے۔

(انقضاء الیرمیز، ص ۱۵۵، سطر ۱۶)

نوٹ :- اس کفریہ فکر کو خفا نوی صاحب نے اپنے استاد کا نذر فرمایا ہے چنانچہ لکھتے ہیں :- بات یہ ہے
کہ بعضوں کا درجہ اولاد اور ناز کا ہونا ہے۔ (رحمۃ اللہ علیہ) یعنی خدا تعالیٰ کی توبہ دیوبندیوں کا ناز ہے۔ اور اس کا ناز
تے دیوبندی توجہ پرستی۔

خدا کو شہید احمد گنگوہی کے تابع رہنا پڑتا ہے
بدھ کو آپ اہل حق تھے اور حق حق بھی دائر تھا
میرے تلمیذ میرے کلمے تھے خدائی سے خدائی

سراسر حق ہے لائق تعجب و تعجب پر کیا کیسے
گیا نہ پیر زمین وہ محرم اسرار ہستہ آتی

درمختصر محمد رفیع دیوبندی ص ۱۳۴، سطر ۱۱

نوٹ :- یہاں دیوبندیوں نے اپنے رب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے متعلق اپنا عقیدہ صاف بیان کر دیا کہ جس طرح گنگوہی صاحب مائل ہو جاتے ہیں حق کو ادھر ہی دھارے ہو ناظر تھے۔ خود باللہ حق تو نہ ہوا۔ گنگوہی صاحب کا کہنا ہوا اور پھر یہ معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہی صاحب برحق تعالیٰ سے بڑھ کر حق تعالیٰ تو خود بالہ ان کے نزدیک مولوی گنگوہی صاحب تمام صحابہ کرام بلکہ تمام انبیائے کرام سے بھی بڑھ کر تھا۔ اور پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے قولہ الحق یعنی خدا تعالیٰ کا قول حق ہے اور محمد حسن کہتے ہیں کہ گنگوہی صاحب ہی حق تھے تو دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہی صاحب ہی قول خدا ہوئے اور لائق تعجب و تعجب ہیں صاف اقرار کیا کہ گساری دینا بل کر بھی گنگوہی صاحب کا نشان بیان کرنے لگے تو دنیا ختم ہو جائے مگر رشید احمد صاحب کا نشان ختم نہ ہو گا (آخر ان کا لب جو مختصر)

میں اللہ ہوں اور اللہ میں نہیں مجھ میں منصور ہے اور میں منصور میں۔

مولوی احمد علی لاہوری کا دعویٰ کہ میں خدا ہوں

راہنہ رجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۶ء ص ۲۱

نعم لا ینام علیہ بعد لعمرو استغفار دعوت
العلیہ (سجدہ کرنے والے پر بھی بوجہ غرض کے
ملاحظہ فرمائیے گے اور عقیدہ سمجھیں گے۔

غیر اللہ کو سجدہ کرنا کوئی قابلِ طعن بات نہیں ہے
(خدا ہی کا فیصلہ)

(راہنہ اور انوار دینا نوئی ص ۱۳۶، سطر ۱۲، ص ۱۳۷، سطر ۱۲)

نوٹ :- یہ ہے دیوبندیوں کی توحید پرستی کا نوز کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنے والے پر تو طعن ہی نہ کرو۔ مگر جو لاو شریعت کرنے والے لوگوں سے مقابلہ کرنا بجا و اگر ہے۔
حوالہ مختصر میلاد جاز سے یا نہیں راہنہ (مختصر)

الجواب (۱)۔۔۔ یہ مجلس برصغیر ضلالت ہے (۱) مختصر لمفطہ فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۴۵، سطر ۱۱

(۲) بدعات میں یہ اثر ہے کہ اس سے عظمت پیدا ہوتی ہے (افاننا الیومینہ ج ۶ ص ۸۲، سطر ۱۲)

(۳) اب امانت ہے اپنی قوت اور وسعت کے موافق مقابلہ کیجئے بلکہ اب تو اس کو بجا دیجیئے۔۔۔ نشاء اللہ تعالیٰ
ہوئے برکت ہوگی (افاننا الیومینہ ج ۶ ص ۸۱، سطر ۳)

نوٹ :- دیکھیے جناب! غیر اللہ کو سجدہ کرنے والے پر تو بلا سنت تک نہیں ملے گی بلکہ وہ منہ لوں، گیارہویں دینے والوں سے مقابلہ جادو سے اور تھانویٰ کی دعا کے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ میرے خیال میں تو یہ الٹی ہی ہوگئی ہوگی۔ کیونکہ جب سے دیوبندی نے جہنم لیا ہے علمائے حق کے عقاب میں دیوبندی ہر جگہ رسوائیاں برداشت کرتے پھرتے ہیں۔

مسئلہ تقدیر سے مکمل انکار

ہر چیز پر جو محفوظ ہیں لکھی ہوئی نہیں | مکتبہ فی کتاب عبدین - یہ علیحدہ جلد ہے۔ تاہم کے ساتھ متعلق نہیں تاکہ یہ لازم نہ آئے کہ تمام باتیں اول کتاب میں لکھی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ اصل سنت و جماعت کا مذہب ہے، بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام اعمال کلمے سے ہیں فرشتے، حاصل مقام سے ہے کہ اصل سنت و جماعت قائل ہیں کہ سب کچھ پہلے لکھا ہوا ہے اور اسی کے مطابق دنیا میں امور ہو رہے ہیں۔ لہذا اس مذہب پر اعتراضات قویہ معتزلہ کے استہزیائیں۔۔۔۔۔ اس کے واسطے بہت جیلے گئے ہیں، لیکن کوئی معتزلہ جو اب مذہب میں سے تسلی اور یقین آجائے۔ دوسرا یہ ہے کہ اس تقدیر پر خدا کا ارادہ الہی قویہ اور معتزلہ کہتے ہیں کہ پہلے ذرہ بندہ لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ جو بجا لکھا تھا، سب چیز موقوفہ کا عالم ہے اور جس پر بجا ارادہ رکھتا ہے اس کا بھی عالم ہے اور جس چیز کا بھی ارادہ بھی نہیں کیا اس کا عالم نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولعلہ الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔ (المنہاج ص ۵۸، سطر ۲ تا ۴)

نوٹ :- یہ ہے دیوبندی طہیت کا کہ شکر کہ اصل سنت و جماعت کے مذہب کو یہ تسلی بخش اور قابل اعتراض قرار دے کر اس سے دیوبندیوں کا امام صاحب اقتدار کر کے اور اس مسئلہ تقدیر کا مکمل منکر ہو کر معتزلہ کا مذہب اختیار کر چکا ہے۔ کیا دیوبندیوں اور معتزلیوں میں کوئی فرق ہے؟ امکان کذب کے مسئلے میں بھی دیوبندیوں کا مذہب معتزلہ ہے اور تقدیر کے مسئلے میں بھی یہ لوگ پہلے معتزلی ہیں۔

خدا تعالیٰ کی شکل | (۱) لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو خاص شکل میں دیکھا ہے (القضاۃ صفحہ ۱۰۷) (۲) اللہ تعالیٰ کی رؤیت جس کو ہوئی انسان کی صورت میں ہوئی۔ (ردود ص ۹۳) یوں تو کہیں گے کہ خلق عین حق ہے۔ یوں نہ کہیں گے کہ حق عین خلق ہے۔ (الاجتہاد ص ۱۲۷) (القضاۃ ص ۱۰۷)

نوٹ :- دیوبندی صاحبان فرادوں کی بڑی محمدیہ صاحب مرحوم کا شعر بھی کیا آپ کے تھانوی صاحب کے زیادہ خطرناک ہے؟ اب اس بات کے متعلق بھی ان دشمنانِ توحید کے چند عقاید ملاحظہ ہوں۔

توہین رسالت بارگاہِ نبوت سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

دیوبندی اپنے آپ کو اتباعِ شریعت کا ٹھیکیدار اور ہرگز کے راہبانہ شکیں بنا کر صوفی فاضل کی طرح دنیا کو تھکتے پھرتے ہیں اور تہذیبِ مکر کے ہمارے بچھلے بیٹے سیدھے سادھے اہل سنت و جماعت مسلمانوں کو اپنے مذہب کا شکار کرنے کے لیے دیوبندی مذہب کی کتابوں سے ناواقف عوام و خواص کے سامنے دیوبندی مولویوں کو عاشقِ رسولِ ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی کتابیں دیکھ کر آپ کو ان کی اس دغا بازی پر اذیت محسوس ہوگا کہ یہ لکھتے ہیں کہ میں اور کتابوں میں لکھتے ہیں اور اگر آپ بخود اسامی ان کی کتابوں کے قریب ہو جائیں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ تمام دنیا سے دیوبندیوں سے بڑھ کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی دشمن و گناہ نہیں ہے چند غوسے ملاحظہ فرمائیں۔

الحاصل بخود کرنا چاہیے کہ شیطان، ملک الموت کا حال و بچہ کر علم مجیظ زمین کا خضر عالم کے خلاف انھیں قلعہ کے بلا دیل محض تپا س فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کوئی سائبان کا حصہ ہے شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت انھیں سے ثابت ہوئی۔

خضر عالم کی وسعت علم کی کوئی نفس قطعی ہے جس سے تمام انھیں کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔

(یہاں تا ظہر مستند ضلیل احمد مدد در سے دیوبندی مبارچہ امام چہارم دیوبندی مذہب

و مصدقہ شہادہ شکرانہ امام سوم دیوبندی مذہب مطبوعہ دیوبند ص ۵۱، مسطر ۱)

نوٹ :- (۱) یہ دیوبندی صاحبان شیطان کی وسعت علمی پر ایمان لائے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت علمی سے قطعاً منکر ہو گئے۔

(۲) دیوبندی شیطان کا علم حیطہ قرآن سے ثابت مانتے ہیں مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کے لیے کوئی دلیل بھی نہیں مانتے۔

(۳) دیوبندی شیطان کے لیے دنیا کے ہر ذرے کا علم ہوتا ہے مگر حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے آقا علی بھی شریک کہتے ہیں کیا شریک کے معنی ہیں کہ شیطان کے لیے ماننا تو شریک نہ چھوڑ حضور کے لیے ماننا جانتے تو شریک ہو جائے

کیا یہ دیوبندی اپنے "حضرت" کی سرسراہٹ نہیں کر رہے اور انھیں کس پر دیوبندیوں کو اپنے شیطان کے علم کے لیے تو نفسِ طعنی اور حدیثِ مل جائے اور جس حدیث کی شان میں سارا قرآن نازل ہوا اس مجرب کے لیے ایک آیت بھی نظر نہ آئے۔

معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ملک الموت سے بھی کم ہے

ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہر زمانہ میں ہوتا کہ علی آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو جائے یا نہ ہو

(ریاض قاطعہ ۵۲ ص ۱۸۱)

خوف۔ مسلم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ ملک الموت کا علم بھی حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہے اور شیطان سے بھی زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کم ہے سب دیوبندیوں کے ان ناپاک نظریوں کے متعلق فریقِ متقدمین اسلام کا فیصلہ سن لیجئے۔

امام اہل سنت علامہ شہاب الدین غفاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فان من قال قلنا اعلم عنہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد عابہ ونقصنہ ؛ فی قولہ ؛ والعلم فیہ حکم الساب من غیر فرق بینہما (الخ)

(نہم الرایض شرف شفا قاضی بن مسعود امام شہاب الدین غفاری مطبعہ عمر ص ۳۵، ۳۶ سطر ۱۰)

(اباب الاول فی بیان ما ہو فی حقیقہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم حسب)

ترجمہ۔ جس شخص نے خدا کی کسی بھی مخلوق کا حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم مانا تو بیشک اس شخص نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگا دیا اور حضور کی تعظیم کی اور کسی بھی مخلوق سے آپ کا علم کم بتانے والے شخص اور آپ کو گالی دینے والے شخص میں کوئی فرق نہیں ہے۔ الخ۔

تو معلوم ہو کہ دیوبندیوں کے امام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ملک الموت وغیرہ سے کم بنا کر یقیناً حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور گالی دی ہے۔ ولا فرق بین المسلم والکافر فی وجوب قتله یا لا

(نہم الرایض ص ۳۴، ۳۵ سطر ۱۱)

رحمہ العلماء علی ان شاتمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المتقص لہ کما ضررت ذائقہ

علیہ جائز بحذاب اللہ لہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی عذابہ واکفرہ فقد کفردان الرضی بالکفر کفرد

(نہم الرایض ص ۳۸، ۳۹ سطر ۱۲، اباب المکرر)

تیسرے :- تمام اہمت محمدیہ کے علمائے داس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کی تعظیم کرے وہ بے شک کافر مرتد ہے۔ عذاب الہی کا مستحق ہے اور اس کا قتل واجب ہے اور جو شخص اس کو کافر کہے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کیوں کہ کفر سے واقعی ہونا بھی کفر ہے۔ اور خود دیوبندی بھی اہل ہند ۲۵ برس امر کا آواز کر چکے ہیں کہ صاحب سلیم الایاض کا یہ حکم درست ہے۔

معلوم ہوا کہ جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ملک الموت و قبر سے کم کیا اس نے اتفاقاً حق جہنم امت محمدیہ پر آپ کی تعیناً تعقیص کی ہے اور اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی ہے وہ بقتل ملایم فرما جی و قرضی بیاض یقیناً کافر ہے اور اس کے متبعین خود قتل و جلا کر دیے گئے ہیں۔ و ہذا کلمۃ اجماع من العلماء و ائمۃ ائمتہ العظمیٰ من لدن الصحابۃ و فضوان اللہ فقال علیہ السلام ہل علیہ

(نیم الایاض ج ۳ ص ۳۳، ۳۴)

شیطان کو تو پاک چیزوں کا بھی علم ہے تو اس کا علم بھی ناپاک ہوگا۔ تو اگر وہ ناپاک علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کیا جاوے تو اس میں حضور کی توہین ہو جائے گی۔

دیوبندی عذر

لہذا حضور کا علم شیطان کے علم سے کم ہی کہا جاوے گا۔

علم کسی چیز کا بھی ناپاک نہیں ہوتا۔ علم ہر حال ایک پاک صفت ہے وہ کبھی بھی فلید نہیں ہو سکتا۔ ویکھو جادو و جسد۔ یا حرام و شرک میں ملکر ان کا بھی حکم پاک ہے بلکہ اس کا کھن

اسلامی جواب

فرض بھی ہو جاتا ہے۔ روحانیت میں ہے۔ علم لا خلاص والعجب والحمد والحمد والحمد عین دینی و ص ۳۴ مقدمہ اور درالمتار کے قول السحر کے انکشاف سے نقل ہے فرض السد فہم سلحا رمل الحدیب (شامی ج ۱ ص ۳۴ مقدمہ نیز سرد حرام ہے مگر اس کی تعلیم کے متعلق آپ کے فتاویٰ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ لا کر پھر وہ کہہ دیا کیجئے کہ اس حساب سے سوش کام لینا جائز نہیں، ویکھو۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۵۲) تو یہ تعلیم دینے والا ایسا ناپاک ہو گیا ہو حالانکہ بتاؤنی صاحب تو سودا کا علم پڑھنے پڑھانے کو جائز سمجھتے ہیں۔ نیز دیکھو کتب فقہیں حلال و حرام چیزوں کا بیان ہوتا ہے جسے مولوی صاحبان پڑھتے ہیں اور کتب کلمات کہہ کا بیان بھی ہوتا ہے۔ مولوی صاحبان برائے توحید سے ان کا علم حاصل کرتے ہیں تو کیا یہ علم بھی برائے ہے؟ مگر نہیں۔ در مذہب دیوبندی مولوی بھی بکا ذات ہوتے ہیں۔ تو ثابت ہو گیا کہ علم کسی چیز کا بھی برائے نہیں۔ برائے فعل کا گناہ ہوتا ہے۔ در مذہب مذہب دیوبندی مولوی بھی بکا ذات ہوتے ہیں۔ تو ثابت ہو گیا کہ علم کسی چیز کا بھی برائے نہیں۔ برائے فعل کا گناہ ہوتا ہے۔ در مذہب مذہب دیوبندی مولوی بھی بکا ذات ہوتے ہیں۔ تو ثابت ہو گیا کہ علم کسی چیز کا بھی برائے نہیں۔

مولوی عبدالحمید صاحب لکھتے ہیں۔ فیاض القضاۃ شہاب العینۃ لفتح البصیرۃ الخشیعۃ العلم والحق والشر والظلم الخ (مطبوعہ دار الفکر ص ۱۶۲-۱۶۳)

تعالیٰ کی اس علم سے تو میں نہیں ہوتا تو صاحب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توحید نہیں ہوتی۔ یہ شخص دیوبندیوں کی گردن کا رہا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پاک روکنے کے لیے ایسے ہیے اصل بہانے بناتے ہیں اور دیوبندیوں نے شیطان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ عالم اس لیے مانا اور اس کی حمایت کی ہے کہ ان کے لیے شیطان بھی صاحب نسبت بزرگ ہے چنانچہ نقانوی صاحب لکھتے ہیں، "اگر تم شیطان ہو تو کیا ہوا فی حقیقت تو اب بھی قطع نہیں ہوتی۔"

(اخلافت الیوم برز مہم ۵۴۲)

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر نقول
 نزدیک صحیح ہو تو دریافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے
 مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد
 میں تو اس میں حضور کی ہی تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو و بلکہ ہر کسی و جنوں و ملکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
 بھی حاصل ہے۔ (حفظہ الامان مستند شریف علی نقانوی، صلیہ و دیوبندی ص ۸، سطر ۱۵)

خوف :- (۱) مولوی اشرف علی صاحب نے اولاً یہ کہہ کر آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کی کہے کہ نقانوی
 صاحب کے پیش نظر صرف علم غیب محمدی کی ہی بحث ہے مطلق علم غیب کا یہاں کوئی ذکر نہیں ہے۔ اور پھر نقانوی
 صاحب کا یہ کہنا کہ ایسا علم غیب تو ہر کسی و جنوں کو بھی حاصل ہے۔ اس سے اس نے حضور کے علم مبارک کو جانیں جنوں
 کے علم سے تشبیہ دی ہے اور مولوی حسین احمد صاحب صدر دیوبند نے الشباب اثنائے ص ۱۱۲ پر تسلیم کیا ہے کہ
 نقانوی کی عبارت میں لفظ "ایسا" تشبیہ کے لیے ہی ہے اور برسران جانب ہے کہ حضور کے علم کو ہر کسی چرند کے علم
 سے تشبیہ دینا صریح کفر ہے۔

(۲) دیوبندیوں کے امام اکابرین دہلوی نے تنویر الایمان میں فیصلہ کیا کہ جو شخص ایک ذرہ کا علم غیب ہی بخراں لکھے
 نامے وہ مشرک ہے اور نقانوی صاحب پاگلوں کے لیے علم غیب مانتے ہیں۔ تو اپنے ہی امام کے ختمے سے مشرک ہوئے۔

ع۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چرائے سے

بعض علم غیب سے مطلق غیب مراد ہو سکتا ہے تو تاویل ہو سکتی ہے اس لیے یہ عبارت کفر
 نہیں۔ (فیحد کن مناظرہ، مشکوٰۃ منہج ص ۱۴۵)

اسلامی جواب :- دیوبندیوں کی محض غیب کا وہی ہے اس جہان میں کی جس جگہ مطلق بعض علم غیب کا
 ذکر نہیں بلکہ یہ سب بحث علم غیب محمدی کے متعلق ہو رہی ہے اس لیے اس میں قطعاً کوئی
 تاویل نہیں ہو سکتی۔ اور ایسی دہشتناک تاویلیں ہو سکیں تو مجھ پر ناہنجار کوئی کفر بھی کفر نہ ہے گا اور نقانوی صاحب کے
 قول "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانے" سے حضور کے علم کا ذکر ہے۔ اور پھر اس کا کہنا کہ اس غیب سے

مرا بعض غیب ہے۔ یہ (اس کی) غیر مجبوری ضرورت کے علم کی طرف مراجع سے اور پھر اس کا یا کسا رائے میں حضور ہا کی
کی تفسیر سے ہے۔ اس (بھی پہلے) اس کی طرح حضور کی طرف مراجع سے اور پھر عدم تفسیر کے واضح جملہ سے
تو بالکل صاف ہے کہ تقاضا ہی صاحب حضور کا ہی بعض علم غیب یا کلاں وغیرہ کے لیے ہوتا ہے۔ کیا نہیں خاصہ عدم
خاصہ کا ہی پتہ نہیں۔ نیز اگر کوئی شخص کہے کہ ظاہر دیوبندی مولوی صاحب کا منہ کیسا خوبصورت ہے، دوسرے کہ اس میں
مولوی صاحب کی ایک تفسیر ہے۔ ایسا منہ تو سور کا بھی ہے اور پھر تاویل کر کے کہ میری مراد تو یہ تھی کہ منہ پر بھی منہ سے کھانا
ہے اور یہ دیوبندی مولوی بھی تو کیا تاویل آپ ان لیں گے؟ نیز اگر ایسی کفریہ عبارت کی تاویل پر بھی مکتی، تو بھی تاویل سے
کفریہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہی امام دیوبند بتا رہی مکتا ہے۔

یہ نہیں مذکورہ کے خلاف جواب دے جو آدمی میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کو کلام مکتا، لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنه کی قطعی راستہ تھی کہ ان کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے۔ کیونکہ تاویل کے ساتھ کہیں اسلام کے منکر تھے۔ کیونکہ
ضروریات دین میں تاویل واضح کفر نہیں۔

واقعات دیوبند تقاضی ج ۴، ص ۶۰، ص ۲۰

اب تو دیوبندیوں کا یہ تاویل مبالغہ بھی کام نہ کر سکا۔ کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت سے بڑھ کر اور
کوئی کسی چیز ضروریات دین سے ہو سکتی ہے۔ تو نہ منہ پر کیا کہ یہ عبارت یقیناً کفر ہے۔

لاحظہ۔ بندہ کا ایک دیوبندی سے مناظرہ ہو رہا تھا اور تقاضی صاحب کی اسی کفریہ عبارت پر بحث ہو رہی تھی
وہ دیوبندی باریا رہندہ کہ باخفا کہ اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں رہندہ سے کہا، اگر اس عبارت میں
حضور کی توہین نہیں تو میں آپ کے تقاضی صاحب کے متعلق کفر دیتا ہوں، مثلاً اگر کوئی بولے کہ۔

”مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر عالم ہونے کا حکم کیا جاتا اگر تاویل دیوبندہ صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ
ہے کہ اس علم سے مرا بعض علم ہے بالکل علم، اکی علم تو ہو نہیں سکتا، اگر بعض علم مرا ہے تو اس میں مولوی اشرف علی صاحب
کی ہی کیا تفسیر ہے۔ ایسا علم پاگلوں اور جن جو امانت کے نشہ و کریم حاصل ہے، تو پھر چاہیے کہ کہنے وغیرہ کو بھی
عالم کہو۔ البتہ تاویل کیا یہ عبارت نہیں قبول ہے۔ اگر مولوی اشرف علی صاحب کی اس میں کوئی توہین نہیں تو میں اس عبارت
پر خط کر دوں گا کہ واقعی یہ عبارت تقاضی صاحب کی شان کے لائق ہے اور اگر اس عبارت میں قرآن ہے تقاضی صاحب کی
سے ادنی سمجھتے ہو تو پھر اتنا کہے نہ دار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی عبارت سے توہین کیسے نہ ہوتی اور ہمارے بار بار کتب
پر بھی دیوبندی مناظرے اس عبارت پر نہ خط کیے۔ مگر افسوس کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
نعت تقاضی صاحب کے بار بھی نہ دیتی عبارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ توہین نہیں اندامی عبارت
کی مثل سے تقاضی صاحب کی توہین ہوتی ہے تو اس مناظرہ میں ہماری اس گرفت پر اس دیوبندی کو ایسی ذات ہوئی کہ

اس کے حواس اڑ گئے اور بچھ پروانچ ہو گیا کہ واقعی دیوبندیوں کا اپنے مولوی اشرف علی پر ایمان ہے۔ مگر مجھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا کچھ بھی ایمان نہیں۔ دیوبندی صاحبان بتائیں کہ حضور کے علم غیب کی نشان میں توحہ قرآن شاہ ہے۔ اور آیات عالمہ العجب فلا یطہروا الخائضہ وغیرہ حضور کے لیے علم غیب ثابت کر رہی ہے۔ مگر انگوٹھ کے علم غیب کا ثبوت قرآن یا کس حدیث ہے۔

بعض علم غیب کی حیثیت سے بھی (معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور دوسری مخلوق میں کوئی فرق نہیں

امام دیوبند اشرف علی ٹکھنہ ہے پھر علم غیب کو نجد کمالات نبویہ سے کیوں شاکر کیا جاتا ہے جس امر میں برسر
بلکہ انسان کی کوئی خصوصیت نہ ہو، وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور التزام نہ کیا جاسکے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق
بیان کرنا ضروری ہے (حفظہ ایمان مصنفہ نقوی ص ۱۸ سطر ۴)

خاتم النبیین کے معنی مخصوص ختم نبوت نہانی کے حصر کا انکار

۱۔ سو عراق کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا یا بر معنی ہے کہ آپ کا زمانہ نبیائے
سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ خفیت
نہیں پھر مقام درج میں و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمان اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔

(تقدیر الناس مصنفہ محمد قاسم بانی دیوبند امام دوم دیوبندی مذہب مطبوعہ دیوبند ص ۲۲ سطر ۱۶)

(تازہ مطبوعہ دیوبند ص ۲۲ سطر ۱)

۲۔ اور یہ کوئی نئی خفیت نہیں کہ آپ کا زمانہ نبیائے سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ

(امامہ ص ۲۲) (میان بالذات کی بھی قید نہیں، مرتب)

حقیقت:۔ آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا معنی حضور کریم نے لایحیٰ تبت بعدی فی رابعا مشکوٰۃ
شریعت اور نو پڑھنے والے طالب علم بھی جانتے ہیں کہ بعد ظرف زمان ہے تو خاتم النبیین کے معنی حضور کریم صلی اللہ
علیہ وسلم ہی خدا ہے جس کا لایحیٰ بعدی یعنی میرا زمانہ تمام انبیاء علیہم السلام کے زمانہ کے بعد ہے اور یہ معنی فرما
کر ہی حضور اسی خفیت بیان فرما رہے ہیں کہ جو ٹکھنہ تاخر زمانی حاصل ہے اس لیے با بر حیثیت سمجھ دوسرے انبیاء
پروفیت حاصل ہے اگر قیامت حضور ذاتی زمانی سر طرہ خاتم النبیین میں اور حضور کی ختم نبوت ذاتی پر سبیل گزوں دوسرے

دلائل بھی موجود ہیں مگر اس آیت سے حضور کی ختم نبوت زمانی اور ہی حضور کریم سے سمجھا اور لابی بعدی کے اٹار سے بھی بیان فرمایا مگر بانی دیوبند حضور کے اس فردہ یعنی کو کو جمال کا خیال بناتا ہے اور اس آیت سے صرف ختم نبوت زمانی کے حضور کا انکار کر کے ختم نبوت زمانی مراد لینے والوں کو اہل فہم سے نکالتا ہے تو خود بائند اس کے نزدیک حضور بھی اہل فہم نہیں تھے اور لابی بعدی کے لفظ سے حضور نے جو اپنی غفلت بیان فرمائی اس کا مزاج بنانا ہے۔ اور یہ کہ صحیح ہو گا ہے کہ اگر حضور کے ارشاد لابی بعدی کو غلط ثابت کرتا ہوا مرزا نے کیا دنیا دہ کہ چکا ہے اور اگر وہاں سے کہ خود بائند آیت و مکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے لابی بعدی کا ختم نبوت زمانی معنی کر کے یہاں غلطی کھائے اور یہ دیوبندی حضور سے مگر سے گئے یہ ہرگز کفر ہے کیونکہ حضور نے شک ذاتی و زمانی ہر طرح خاتم النبیین ہیں مگر بارشاد نبوی لابی بعدی آیت خاتم النبیین صرف معنی ختم نبوت زمانی میں محصور ہے اس کا انکار کرنا کفر ہے۔ لہذا مولوی منظور صاحب تعلیم کا کوئی فریب کام نہیں دے سکتا کیونکہ دیوبندیوں کے معنی مولوی محمد شفیع صاحب نے بھی اس آیت کا ختم نبوت زمانی میں محصور زمانے والے کو کافر لکھا ہے۔ دیکھو اسی کتاب کی بحث دیوبندیوں کے کفریات،

(معاذ اللہ) حضور کے بعد کوئی نبیانی پیدا ہو تو ختم نبوت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چاہے آپ کے معاصر کی اور زمین بھی با فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی جو برکریا جاوے۔

(تہذیب ان سس ص ۴۴، مطر ۱۶)

نوٹ۔ یہ معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور کا خاتم النبیین ہونا اس معنی ہے کہ آپ افضل النبیین ہیں اس لیے بقول دیوبند اگر حضور کے ساتھ بھی کوئی نبی اللہ موجود ہوں یا حضور کے بعد اگر کوئی اللہ کے نبی پیدا ہوں تو آپ کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ دیوبندیوں کا یہی نقطہ مرزا آیت کی بنیاد ہے اور مرزا غلام احمد نے بالی و بونڈکی اسی کتاب سے مستفیض ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور مرزا لابی بھی حضور کو اسی معنی سے خاتم النبیین کہتے ہیں مگر آپ افضل نبی ہیں اسی لیے وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے آپ کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں چاہئے مرزا غلام احمد لکھتا ہے۔

خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر روزی طور الخ۔ (مکتبہ توحید و اعتقاد ص ۳۳، مطر ۱۶)

تو معلوم ہوا کہ خاتم النبیین کا جو نقطہ مرزا لابیوں کا ہے وہی دیوبندیوں کا ہے۔ فرق صرف اتنا دنگا رہا ہے۔

دیوبندی استاذ ہیں اور مرزا کی شاگرد اور دونوں پارٹیوں کا یہ عقیدہ سراسر گمراہی ہے۔

مرزا محمد قاسم صاحب نے بالفرض کے طور پر کہا ہے اور فرض کرنا محال کا بھی ممکن ہے۔ اس لیے

دیوبندی عذر

یہ عبارت کھڑی نہیں ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کے بعد کسی نے نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے اور ممکنہ کا فرض کرنا بھی جائز

اسلامی جواب

نہیں ہوتا۔ چنانچہ بخاری صاحب لکھتے ہیں:-

”اور ایک بات کی افواہ ممکن ہے۔ اس کا فرض محال ہے۔ اس پر احکام و اقدیر رب نہیں ہوتے۔“

(ابو داؤد الزناد بخاری ص ۱۰۰)

اور اگر محال کو فرض بھی کر لو، تب بھی اس پر احکام و اقدیر رب نہیں ہو سکتے، اور اس محال شری پر ہم خدا کو حکم لگا دیتے ہیں کہ خدا اور رسول سے کھلی بغاوت ہے۔ چنانچہ آپ کے بخاری صاحب کو مذکورہ عبارت میں اس امر کا خود اعتراف ہے کہ احکام و اقدیر رب نہیں ہوتے، حالانکہ مولوی محمد قاسم صاحب نے تو حاکمیت مجددی میں کچھ فرق نہیں آنے کے لیے اپنے فرض پر حکم واقعی مرتب کر دیا ہے۔ اور اگر ختم نبوت میں فرق نہیں آتا تو مرزاؤں سے جھگڑنے کا سارا قصہ ہی فاصل ہوا۔ بناؤ کہ اگر کوئی بے دین یوں کہے کہ ”اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کے سامنے کو اور اللہ تعالیٰ بھی جو توہین اللہ تعالیٰ کی تو حید میں کوئی فرق نہیں آتا، کیا یہ عبارت درست ہے یعنی ہمارا اعتراض اس عبارت کے حصہ“ پھر بھی حاکمیت مجددی میں کچھ فرق نہ آئے گا“ پر ہے۔ کہ یہ حد کفر ہے۔ خواہ بالفرض ہو یا قیاسی۔

تخذیر الناس کی عبارت میں لفظ نبی سے مراد جوئے نبی ہیں کہ حضور کے بعد جوئے نبی

دیوبندی دھوکہ

پیدا ہوں، تو آپ کی ختم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ (ابو جہل و دیوبندیوں کا ایک دھوکہ

ہے جو ان پڑھ لوگوں کو دیتے ہیں۔)

اسلامی رد

جسوتے بنی کو تو نبی کہنا ہی کفر ہے کیا دیوبندی مرزا غلام احمد کو نبی کہنا جائز سمجھتے ہیں؟

چوہدری اور چہرہ فریب کاری نبی کا لفظ ہمیشہ سچے نبی پر بولا جاتا ہے جسوتے کو نبی یا کذاب کہا جاتا ہے۔

دیوبندیوں کا آخری حصہ

دیوبندی جب اپنے مولویوں کو ان ناپاک اور توہین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہرگز کفریہ عبارتوں کو صحیح ثابت کرنے سے ہر طرح عاجز ہو جاتے ہیں تو پھر وہ آخری رنگ رانہ چاہتے ہیں کہ ملتا ہے دیوبند نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے اور اگر کسی شخص میں نافرمانی تھا کہنے ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو بھی اس کو کفر نہ کہنا چاہیے تو اگر محمد قاسم خان تو قری اشرف ملی تھا تو نبی، رشید احمد دہلوی اور دیوبند نے حضور کریم کی کسی جگہ توہین بھی کر دی۔ تو کیا ہوا؟

اسلامی جواب

اچھ تو دنیا میں کوئی بھی کفر نہ کہلائے گا۔ مرزا غلام احمد تو تم سے بھی بڑھ کا اسلامی خدمت کا مدعی ہے۔ آپ تو شر

جانباً قرآن میں ذکر محمدی اور فضائل محمدی کا بیان ہے تو دیوبندیوں کو قرآن پڑھنا چھوڑ دینا چاہیے اور اپنے عقائد میں گدھے، بیل یا گائے وغیرہ باندھ رکھنا چاہئیں۔

نکاح فتنہ راجی اپنی، پرستہ اپنی اپنی

نماز خاص اللہ کی عبادت ہے تو اس میں اگر حضور کا خیال آجائے تو نماز میں فرق آتا ہے۔

دیوبندی عذر

یہ تو کلمہ حق اور سیدہ الباطل والا قصہ ہے، نماز شیک عبادت الہیہ سے ملکر جب تک ذکر محمدی کی ہر ذلک جائے اور اسلام علیک ایہا النبی نہ پڑھ لیا جائے تو نماز بزرگ مقبول ہی نہیں ہوتی تو ہمیں چاہیے کہ سلام بھی چھوڑ دو۔

یہ سلام ہم دل سے نہیں پڑھتے بلکہ خدا تعالیٰ نے جو حضور کو معراج میں سلام دیا تھا اس کا نقل کرتے ہیں۔

دیوبندی سوال

تمہارا یہ اسلام علیہ السلام ایچا النبی دل سے نہ پڑھنا تصریحات اکابرین اسلام کے خلاف ہے کیونکہ فقہ اسلام کی تمام منہیات میں فرما کر ہیں کہ بارگاہ نبوت میں یہ سلام دل سے کہنا چاہیے نہ کہ حکایت پڑھنا پڑھنا عالمگیری و دیگر کتابیں صاف موجود ہے

ولیفصد بالفاظ المنشئہ معانیہا مدلولہ علی وجہ الحشاہ کائنہ یحییٰ اللہ تعالیٰ ویسلہ علی ذنہ واولیائہ لا الخیاس عن ذالک الخ رد نمائش ص ۴۸، ۴۹، ۵۰

یعنی انہیات میں یہ الفاظ دل سے پیدا کر کے اپنی طرف سے سلام دینا چاہیے اور وہ مقدمہ صراح کی حکایت و خبر کے طور پر نہیں کہنا چاہیے۔

اسی قول کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں۔

ای لا یقصد الخیاس والحکایة عما وقع فی المعراج الخ

رد نمائش ص ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

یعنی معراج کی حکایت دکر سے دکر نہ دینا چاہیے سلام کی نیت کر کے تو دیوبندیوں کا دل سے سلام تو نیت بارگاہ نبوت سے مکمل بزرگی ہے اور کتب اسلام سے صاف عداوت ہے۔

نماز میں اگر رسول پاک کا خیال آجائے تو بوجہ الغت کے ہمارے حضور قلب میں فرق آتا ہے۔

دیوبندی فریب

اسلامی تازیانہ اجاچی اب تم صوفی بن گئے اچھا دیکھو تمہارا سب سے بڑا بننا ہے چکر ملامت اشتراک علی

مقتضیٰ صاحب اپنا ایک نماز کا واقعہ لکھتا ہے کہ
 ”میں جمع کی کستیں پڑھ رہا تھا کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر
 سے گر گئی ہیں۔ میں نے یہ خبر سنتے ہی فوراً نماز توڑ دی۔“

(اشرف المعولات ص ۱۴، سطر ۱۱)

تو اب بناؤ کہ تمنا سے سب سے بڑے تصوف تھاوی صاحب تو اپنی بوڑھی بیوی کا خیال آتے ہی سر سے
 نمازی توڑ دی تو ان کے تصوف میں کوئی فرق آئے اور نہ ان کا حضور علیہ خراب ہوا اور نہ ان پر کوئی طعن کر دے۔
 اور اگر کوئی عاشقِ مصطفیٰ اپنے محبوبِ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل میں حاضر کر کے حضور علیہ السلام کو اسی طرح
 انہیں عرض کرے تو اس پر شرک کے خنوسے لگا دو اور اس محبوبِ صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافلی اور مسراسر
 رحمت خیال مبارک کو لگائے، یہاں اور لگے سے کے خیال سے بھی کچھ دوسرے بدتر بناؤ۔ یاد رکھو۔ کہ
 ان السنین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہما اللہ فی السنین والآخرہ کی وجہ سے

علامہ اقبال کی طرف سے دیوبندیت کے اس ناپاک نظریہ کے تردید

دیوبندی کہتے ہیں کہ نوحہ باللہ نمازیں حضور کا خیال بنا کر خوب کرتا ہے اور یہ کر نوحہ باللہ نمازیں آپ کا خیال
 بیل اور لگے سے کے خیال سے بھی بدتر ہے۔ بلکہ منکر اسلام ڈاکٹر اقبال صاحب فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ

شوقِ نیرا اگر نہ ہو میری نماز کا، ام
 میرا قیام بھی مجاہدِ احمد بھی حجاب
 ۱۵۳۰ (بالِ تبریل)

(معادۃ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھجائی ہیں
 (۱) وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز
 اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑی دی

وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم ان کی فرمائنداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہوئے۔

(۲) جو بیشک کسی تعریفِ ہوسوی کو کرو سواس میں بھی احتساب کر دے۔

ترغیب، الاغانِ محبوبہ دہلی ص ۶۸، ۷۱ سطر ۱۲)

خوف :- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفاتِ کمائیدہ و خاصۃ نبوت و اوصافِ جبرہ کو چھوڑ کر صرف بڑا
 بھائی بنانا یہ حضور کی عزتِ گستاخی ہے۔ بڑے بھائی کی وفات کے بعد تو اس کی بیوی سے نکاح بھی درست ہو سکتا ہے
 مگر جنابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں تمام امت کے لیے حرام ہیں۔ تو حضور کو بڑا بھائی کہنا کس قدر بارگاہِ
 نبوت کی توہین ہے۔

معظم حق کو نام الاقبار صفات سے ہی یاد کرنا لازم ہے۔

ع۔ اذ خدا خواہیم توہین اوسب

ہر سال ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ اللہ کے نبی کی قوت باہ کا حساب لگانا خدا کا عظیم پریمی جرم ہے۔

ترجمہ بات سوددی ص ۳۲۶ مطبوعہ چٹاگٹ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دیوبندیوں کا اخلاقی حملہ

یہ یسین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

معاذ اللہ چار سے بھی زیادہ ذلیل

ترجمہ الامان ص ۱۱۶ مطبوعہ دہلی

خوفت۔ بخدا تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بڑی مخلوق حضرات انبیاء علیہم السلام میں اور پھر سب سے اعلیٰ و اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو اسماعیل کا بڑی مخلوق کو چار سے بھی زیادہ ذلیل بتانا کس قدر ناپاک جرات ہے۔ (خدا کی پناہ)

حضرت شیخ شہاب الدین سروردی فرماتے ہیں لا یکمل الایمان الا بصراط الحق

دیوبندی فریب

یكون الناس عندہ كالاباع یعنی کسی شخص کا ایمان مکمل تب ہوگا جب کہ لوگ اس کے نزدیک اونٹ کی منگیٹوں کی طرح بول اور حضرت محبوب الاولیاء سے بھی شیخ صاحب کی اسی بات کی مثل الفاظ و انداز و امین منقول میں اور شیخ صاحب کے الفاظ ان میں جس کا معنی لوگ بے راہیئے کو رام بھی داخل ہیں۔ تو شیخ صاحب نے یہ منگیٹوں کی طرح فرمایا ہے۔ اگر اسی طرح اسماعیل صاحب نے بھی توہین الایمان میں محمد یا توہین اسلام ایک سا ہی ہے۔

تم لوگ اپنی توہین الایمان اور اسماعیل کے کفریات کو درست کرنے کے لیے حضرات

اسلامی جواب

اولیاء سے گرام پر افتراد یا نہ سنے اور جھوٹ بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے ہو حضرت شیخ صاحب کے مقدس ارشاد پر اسماعیل کے کفر کو مقدار اقیاس کرنا چند وجوہ سے باطل باطل ہے۔

۱۔ حضرت شیخ صاحب دعتہ اللہ علیہ کے لفظ "اناس" جس کے معنی لوگ ہیں اس سے عام انس مراد ہیں حضرات انبیاء کرام اور نبی انبیا و حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہو سکتے ہیں اور اس پر شیخ صاحب کے جملہ لایکمل الایمان کا ترجمہ بیاں و جرح شہادہ ہے کہ شیخ صاحب نے ایمان کے دو درجے مقرر فرمائے ہیں مطلق ایمان اور کامل ایمان اور اس عبارت میں ایمان کامل کو سننے کی ہدایت فرما رہے ہیں۔ اور ایمان کامل ہی تب ہوگا کہ پہلے اصل ایمان تو ہو اور اصل ایمان ہی تب آئے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم اور خدا کے سب پیغمبروں پر ایمان ہو تو حضرات انبیائے کرام لفظ ایمان میں لگے اور ان اس میں دوسرے عوام لوگ مراد ہیں۔

حضرت شیخ تو فرما رہے ہیں کہ وہ مؤمن جو خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و سب انبیائے کرام پر اہانت باطلہ و عداوت کتبہ و کتبہ و سلسلہ کا اقرار کر کے ایمان لا چکا ہے۔ اس کا ایمان مکمل تب ہو گا کہ انبیاء کے علاوہ دوسرے لوگوں کو انبیائے کرام کے مقابلہ میں ابا عویٰ طرح قلیل جاسے کیونکہ حضرات انبیائے کرام کی شان باقی سب لوگوں سے زیادہ ہے شیخ صاحب تو انبیائے کرام پر ہی مکمل ایمان لانے کو فرما رہے ہیں اور تم نے اسے امتیاز کر کے اپنی عاقبت خراب کر لی۔ تو بخیرہ تعالیٰ حضرت شیخ صاحب کو عبادت بالکل بے فائدہ رہی اور جماعیل صاحب پر اسی طرح کفر کی مادی۔

(۲) حضرت شیخ صاحب امت رسول کو ہدایت فرما رہے ہیں۔ اور قرآن مجید میں جہاں حضرات انبیائے کرام کے سوا دوسرے عوام کو ہدایت کی گئی ہیں۔ وہاں ان اس کے نقطہ سے غیری بنی مراد ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس ان کنتم تحببوا من البعث اللہ یہاں ان اس سے غیری مراد ہیں۔ کیونکہ انبیائے کرام کو بعثت میں شک ہو نہی محال ہے۔ نیز ارشاد الہی فعل یا ایہا الناس انما انکم منذرہم بنیاء جہی الناس سے حضور کی امت مراد ہے حضور کریم اس میں داخل نہیں یعنی ان اس سے مراد عوام لوگ ہیں۔ اور ملاحظہ ہو کہ ان الناس امة واحدة فیعتلہ اللہ المتبعین یعنی پتلے لوگ ایک ہی جماعت تھے تو اللہ نے انہیں کو مجموعہ فرمایا یہاں بھی ان اس سے غیری مراد ہیں۔ اس قسم کی بے شمار آیات پیش کی جا سکتی ہیں کہ جہاں عوام کا ذکر ہوتا ہے وہاں اکثر و بیشتر اسلامی طرز کلام میں ان اس سے مراد کو نامہ انبیاء ہی ہوتے ہیں تو شیخ صاحب کے متعدد کلام پر بغضہ تعالیٰ کوئی اعتراض نہ دے۔

رسول اناس "میں اللہ لام بعد کا ہے۔ متفرق کا نہیں اور اگر متفرق ہو بھی تو عرفی سے حقیقی نہیں اور اس میں انبیائے کرام ہرگز داخل نہیں ہیں۔ اور اگر دیوبندی ضروری اسے استغراق حقیقی بنائیں گے تو بخیرہ بتائیں کہ ان کے شیخ اللہ محمد و الحسن صوریہ دیوبند نے رشید احمد گڑگاہی کے لیے یہ الفاظ کہے ہیں۔

"مخدوم اکل مطامح المالحہ"

از نامہ مشرعیہ محمد حسن ص (مسطر)

تو کیا یہاں بھی اکل اور المالحہ میں متفرق حقیقی مراد لے کر مروری رشید احمد کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطامح اور مخدوم اور حضور کو معاذ اللہ مروری رشید احمد صاحب کا مخدوم اور مطامح کو لے گے۔ ماحد جو ایک خود موجود اجنا نیو دیوبندیوں کے نزدیک اشرف علی وغیرہ تو کامل الایمان تھے تو پھر کیا اشرف علی کے ایمان میں واقعی حضور صلی اللہ

علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹگیوں کی طرح ستھے (استغفر اللہ من ذلک)
جس طرح شیخ صاحب کے کلام میں استغراق حقیقی مراد نہیں، اسی طرح اسماعیل صاحب کے کلام میں
سوال بھی استغراق حقیقی مراد نہیں۔

اسماعیل صاحب کی عبارت کو اس طرح بھی تفسیر صاحب کی عبارت پر قیاس کرنا بالکل
غلو اور باطل محض ہے کیونکہ یہ صاحب کے کلام میں اناس سے استغراق حقیقی مراد
نہ ہونے پر دو قوی قرینے موجود ہیں۔

اول یہ کہ شیخ صاحب ایمان مکمل کرنے کی ہدایت فرما رہے ہیں، اور ایمان تب ہی ہوگا کہ اول حضرات
انبیائے کرام کو مانا جائے تو ان سب میں یقیناً استغراق بوجہ حقیقی ہوگا۔
دوسرے یہ کہ شیخ صاحب کے اس کلام سے اول و آخر کی جگہ بھی انبیائے کرام سے بڑا ہی نکاد کو نہیں اور
اسماعیل کے کلام سے یقیناً استغراق حقیقی مراد ہے اور اس نے بڑی مخلوق کا صریح لفظوں کی تفسیر انبیائے
کرام کو ذیل کرنے کی جرات کی ہے اور اسماعیل صاحب کے کلام میں استغراق حقیقی مراد ہونے پر تین قوی قرینے
موجود ہیں

اول یہ کہ اس کے کلام میں ہر مخلوق کا صریح لفظ موجود ہے۔
دوسرے یہ کہ وہ انبیائے کرام کے متعلق کسی لوگوں کے عقاید کا ذکر کر رہا ہے۔
سوم یہ کہ اس کی اس عبارت سے اول اور آخر انبیائے کرام کا ہی ذکر ہو رہا ہے چنانچہ اس کی عبارت سے
پہلے بھی صاف موجود ہے کہ

”جو کوئی کسی ابتداء اور ایسا اور شہیدوں کی“ الخ (تقریبہ الامان ص ۱۳، سطور)

اور اس تاہک عبارت کے بعد بھی یہی موجود ہے کہ:

”اور جو کوئی کسی نئی حال کو یا جن و فرشتہ“ الخ

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“ الخ (تقریبہ الامان ص ۱۴، سطور ۱۵ و غیرہ)
جس سے صاف یہ بیان ہے کہ ساری کتاب میں ہی اس کا دوسرے سخن صرف حضرات انبیائے کرام علیہم السلام
اور خصوصاً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور انہیں کے حق میں وہ یہ سب گستاخیاں کر رہا ہے۔

قرآن پاک نے خارجیوں کی ناک کاٹ دی

مولوی اسماعیل صاحب امام خارجہ نے ہر مخلوق پر ذیل ہونے کا ناپاک لفظ بولا۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے رسول

بندوں کا نشان اور عزت بیان فرماتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرماتا ہے وکان عن اللہ وجہا اور وہ اسوی اللہ کے نزدیک بڑی شان والا ہے۔

منافقین علماء کے پیشوا بن گئی وغیرہ سے بھی حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ذلیل کرنا تھا تو خدا تعالیٰ نے منافقین کی ناک کاٹ کر ڈالیا وذلّٰہ العزّۃ والرسولہ وللسّٰوین وللعنّۃ المنافقین لا یصلّٰونہ یعنی اللہ اور اس کا رسول اور مومن سب عزت والے ہیں اللہ تعالیٰ تو اپنی عزت کے ساتھ اپنے محبوبوں کی بھی عزت بیان فرماوے اور دیوبندی سب کو ذلیل کہیں یہ خدا سے متقابلہ نہیں کر لیا ہے

نعوذ باللہ حضور مٹی میں مل چکے

ہفت۔ یعنی میں بھی ایک دن مگر مٹی میں ملنے والا ہوں۔
(تفسیر ایمان ص ۶۹، ۷۰ سطر ۱۵)

خوف۔ یہ اسماعیل صاحب نے ایک تو محاذ اللہ حضور کو مٹی میں ملنے والا کہا اور دوسرا عظیم یہ کہ اپنی اس گستاخی کو حضور کی طرف منسوب کر دیا کہ نعوذ باللہ حضور نے فرمایا ہے کہ میں بھی ایک دن مگر مٹی میں ملنے والا ہوں حالانکہ یہ سفید جھوٹ ہے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں بھی اپنے کو مٹی میں ملنے والا نہیں فرمایا نہ کوئی دنیا میں ایسی حدیث ہے نہ دیوبندی قیامت تک دکھا سکے ہیں۔ ہندو ناچریک ٹرکا ایک حصہ بھی ہندو ہیوں سے جھوٹ میں گزر چکا ہے اور بار بار مطالبے کے باوجود آج تک کوئی دیوبندی ایسی حدیث نہیں دکھا سکا کہ میں حضور نے اپنے کو مٹی میں ملنے والا فرمایا جو بلکہ اس کے بالکل برعکس فرماتے ہیں اے اللہ حرم علی الحسنات ان تا کل اجساد الانبیاء فحسب اللہ حی مدینہ نبی اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ نہیں کے جسم شریف کو کھائے تو اللہ کا نبی (قریش میں) زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے یہ حدیث شریف صحاح ستہ کی کتاب ابن ماجہ شریف میں موجود ہے کوئی دیوبندی یا واپی انکار کرے تو طاعت آجائے۔

پھر اسماعیل صاحب نے یہ جملہ حضور کی طرف منسوب کر کے حضور پر گند آجھوٹ بولا ہے اور حضور فرماتے ہیں من کذب علی متعمداً اخل بنی اوسی مقعداً من النّار یعنی جس شخص نے مجھ پر قصد آجھوٹ لگایا وہ اپنا گھٹانا جہنم میں بنا لے۔

”میں کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا محتار نہیں“

(تفسیر ایمان ص ۷۴، ۷۵ سطر ۶)

(محاذ اللہ) حضور کسی چیز کے بھی مختار نہیں

خوف۔ اقول تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کو بیکری خطاب عزت کے اس طرح بولنا کہ محمد و محمد صاحب یہ بندوں اور سکھوں کا طریقہ ہے اور بکھیر دینا بکری کا کاش اور اس طرح کہنا حضور کی سخت بے ادبی ہے اور مجھ حضور کو بالکل بے اختیار ماننا یہ سخت گستاخی ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

چھبندی تھے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

ایک صالح فرما عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشورت ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئے آپ تو عربی ہیں، فرمایا کہ جب سے علامتے ذکر دیوبند سے ہمارا واسطہ ہوا ہم کہیں بیان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ دیوبند کا معلوم ہوا۔

معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دیوبند لوں کے شاگرد ہیں

(براین قاطعہ مصنف امام چہارم دیوبندی مذہب ص ۲۶، سطر ۹)

نوٹ:- دیوبندیوں کی یہ اعتقادی ملاحظہ کیجئے کہ اپنا اور اپنے مدرسے کی شان بیان کرنے اور حضور کے استاد بننے کے شوق میں تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا کس قدر سبب یا گناہ اقام کیا کہ خود باللہ صلوات اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان سیکھنے میں ان ہندوستانی ملاؤں سے فیض حاصل کیا۔ اور آپ کو معاذ اللہ یہ زبان سیکھنا آتی تھی۔ حالانکہ تمام عالم اسلام کا یہ تصدق فیصلہ ہے کہ چچ کہہ خدا سے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا۔ و ما ارسلناک الا کخاتمة للناس جسٹرواؤن ذیل تو حضور کو پہلے ہی خدا تعالیٰ نے و بنا بھیجی تمام زبانوں کا عالم کامل و مکمل بنا کر بھیجا۔ اس معاملہ میں تقریرِ جلالین کے محقق علامہ جلال رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ ملاحظہ فرمائے ہیں:

وهو صلی اللہ علیہ وسلم کان یخاطب کل قوم بلتہم و ان لعربیت انہ تکلم باللغة التوکیة لانه لعرب فکانہ یخاطب احدا من اهلها ولولہ لکلمہ ہوا۔ (جل ج ۲ ص ۵۱۴، سطر ۹، مہری)

یعنی حضور ہر قوم کو ہر قوم کی ہر زبان سے خطاب فرماتے تھے۔

اور علامہ فضاجی فرماتے ہیں:

انہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رسلہ اللہ لجميع الناس علمہ جمیع اللغات

(نیم براین شرح شفا ج ۱ ص ۲۴، سطر ۹)

خدا تعالیٰ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا رسول فرماوئے اور دیوبندی آپ کو رسولِ دیوبند ثابت کرنے کی کوشش کریں، خدا تعالیٰ و علمائے مالم تکن قہلو فرما کہ حضور کے علم کو اپنی طرف منسوب فرمائے اور دیوبندی اپنی طرف منسوب کریں۔ یہ ہے دیوبندیوں کا ایمان، یعنی مدرسہ دیوبند کا رتبہ برابر ہے کہ حضور بھی یہاں سے فیض حاصل کر کے گئے۔ (معاذ اللہ)

(معاذ اللہ) حضور ہی رحمۃ اللعالمین نہیں | استفادہ کیا فرماتے ہیں علامتے دین کر رحمۃ اللعالمین مخصوص

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

الجواب: النظر رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں۔

رفقاء، شیعہ، مصلحہ گنگوہی نام سوم دیوبندی مذہب ۲۷ ص ۱۹ سطر ۱۱

۱۱ حضرت گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت حاجی صاحب کی وفات کی خبر ملی۔ کئی روز حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو دست

صاحب بھی رحمۃ اللعالمین ہیں ۱۱

اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہوئی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ اللعالمین فرماتے تھے

راغبات الیوم بقائوی ص ۱۰۵ سطر ۷ وغیرہ

(۶) آج نماز جمعہ پر خیر جان کا کس کرول جن میں پر ہے حدیث ملی کہ رحمۃ اللعالمین (مفت محمد حسن دیوبندی لاہور)

دینا سے سب سے آخرت فرماتے۔ (تذکرہ جن بوالہبائے حق دیوبند و ملت مرقدہ کی بانی فروری ۱۹۳۳ء)

نوٹ: سب اصل مرض کا پتہ کیا گیا کہ صرف حضور کے رحمۃ اللعالمین ہونے کا انکار حاجی صاحب اور دوسرے سب دیوبندی علماء کو کچھ لکھ لکھ کر ثابت کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

(۷) بر زمین ہیں اس زمین کے انبیاء کا خاتم ہے۔ (تذکرہ اناس مصلحہ بانی دیوبند ص ۲۰ سطر ۷)

(معاذ اللہ) خاتم النبیین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نہیں

(۲) بر زمین کی حکومت نبوت اس زمین کے خاتم پر ختم ہو جاتی ہے۔ پر ہے ہر تعلیم کا بادشاہ باوجودیکہ بادشاہ سب کا

ہفت تعلیم کا حکم ہے۔ ایسے ہی بر زمین کا خاتم اگرچہ خاتم ہے، پر خاتم النبیین کا کتاب ہے

(تذکرہ اناس مصلحہ بانی دیوبند ص ۳۰ سطر ۷)

(۳) دوبارہ مصلحہ نبوت فقط اسی زمین کے انبیاء علیہم السلام کا ہے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی

طرح مستبعد و مستفیض نہیں۔ جیسے آفتاب سے تو کوکب باقیہ ملک اور دنیاؤں کے خاتم النبیین بھی آپ سے اسی

(تذکرہ اناس ص ۳۱ سطر ۷)

طرح مستبعد و مستفیض ہیں۔

نوٹ:۔ ہر سرحد میں مولوی قاسم نانوتوی کی ہیں۔ جو بانی دیوبند امام دوم دیوبندی مذہب ہے۔ اور جس کی تقریر مٹی و پستہ کی ملاں بطور تبرک صبح و شام چاہتے اور یہ کتاب تذکرہ اناس و کتاب ہے کہ جس کا دیوبندی

ہر وقت بطور امان ذلیلہ رکھتے ہیں۔ دیوبندیوں کے امام نے زمین کے سات حصے بنا کر جسے میں حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نبی خاتم النبیین ثابت کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ایک وقت میں چھ خاتم النبیین

ہونے کا قرا کر کیا ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خاتم النبیین صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مگر دیوبندی

صفت آپ کے ساتھ خاص نہیں سمجھتے۔ قرآن مجید نے جنتہ للعالمین اور خاتم النبیین کی دو خاص صفات سے اپنے محبوب علیہ السلام ہی کو نوازا ہے۔ مگر دیوبندیوں نے حضور کے جنتہ للعالمین ہونے کا انکار اس طبع میں کیا کہ اپنے دیوبندیوں کو بھی جنتہ للعالمین اور حضور کے برابر ثابت کر سکیں۔ تو شاید حضور کے ساتھ خاتم النبیین کے خاص ہونے کا بھی انکار اس لیے کرتے ہیں کہ مولیٰ اشرف علی صاحبہا قاضی کو خاتم النبیین مانستے ہوں گے۔ کیونکہ دیوبندی اشرف علی کو بنی اللہ و رسول اللہ کہتے ہیں۔ چنانچہ ان کا کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور وہ اللہ علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی ہے جس کے پیشوا درجہ اجالت دیوبندیوں کی تحریروں سے (دیوبندی مولویوں کے دعوے) کی بحث میں وسیعہ جائیں گے، وہاں ملاحظہ ہوں۔

مولوی محمد قاضی قاضی نے خود زانی فضول ہی جانتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:

”ایک مراد ہو تو شان شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جاہلیت مرتی ہے ذرانی“

(تذکرہ اناس ص ۸، سطر ۱)

یعنی ختم نبوت کا معنی مولوی محمد قاضی صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ آپ کا مرتبہ ہر شی سے بڑھ کر ہے اور ہر شی آپ سے مستفیض ہے۔ یہی معنی ختم نبوت کا مرثیٰ بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ مرثیہ زادانی لکھتا ہے:

”وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے“ (مرثیہ نوح ص ۱۳۳، سطر ۵)

تو ختم نبوت کے نظریہ میں دیوبندی اور مرثیہ زادانی بالکل متحد اور مسلمانوں کے نظریہ کے مخالف ہیں۔ اور ان کی باہمی جنگ زراعت زکی اور پیٹ پرستی کی معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ دیوبندی دمودوی انتفا و بالکل متحد ہیں اور بزرگانِ اسلام اور اولیائے کرام اور سب مسلمانوں کو بدعتی مشرک اور کافر کہتے ہیں۔ ایک جان میں اور ان کی باہمی جنگ کفر زانی محض چند سازی اور قربانی کی گھالوں کے ساتھ ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی تھا

(صدر دیوبند کا بیانیہ)

زبان پر ابلی ہوا کی ہے کیوں اعلیٰ مہل مشاہد

انتفا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مرثیہ مصنفہ محمد حسن صدر دیوبند ص ۱۶، سطر ۳)

نوٹ :- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک مشعل و غبار کی، یعنی تم کے کون میرا ثانی ہو سکتا ہے۔ اور دیوبندی اس محبوب و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاثانی ذات پاک کا اپنے مولوی گنگوہی صاحب کو ثانی ثابت کرتے ہیں۔

منا زفر یا دایا رس ذات پاک پر یہ تباہک الزام کہ معاذ اللہ آپ متناہوی صاحب کی ایک مرید بنی سے بغل گیر ہوئے اور اس کے سینے سے لگے۔ دالی اللہ اشک ہا اور اس خواب کو متناہوی صاحب نے اپنا نشان ظاہر کرنے کے لیے اپنی کتاب اصدق البریہ میں درج کر کے کس قدر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توبین کا اقدام کیا، اگر کسی دیوبندی کو یہی مسئلہ پیش ہو واقعہ ہوتا تو کوئی کہہ نہیں سکتا تھا۔ ممکن ہے کہ شیطان اس مولوی کی صورت میں ظاہر ہو کر ایسی نازیبا اور اخلاق سوز حرکات کا مظاہرہ کر رہا ہو۔ مگر یہ تو اس ذات پاک پر الزام لگایا ہے کہ جو فرماتے ہیں من راف فعدہما الحق فان الشیطان لا یمتثل فیہ یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا اور شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا اور جو متناہوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”واقعہ شیطان حضور کی شکل میں نہیں آ سکتا“ (افاضات الموصیۃ ص ۹۲ اسطر ۱۰)

ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر امر اور ہر قسم سے اور متناہوی صاحب کی متعلقہ سے جیٹ گھر ہے۔ جس سے زیادہ کچھ بھی عرض نہیں کر سکتے کہ اب جھوٹ گھڑنے والی اور اس کو اصدق البریہ یا یعنی بہت ہی سچا بتا کر اپنی کتاب میں شامل کرنے والے نشان نبوت میں گت شکی ہے۔ لیر الیہ ان سے واقعی سچ گفتار کہ یہ لوگ یا دگار ریشیلا رسول ہیں

خامہ انگشت بدعاں ہے اُسے کیا کیجیے

ناطقہ مرمر بگیاں ہے اُسے کیا کیجیے

واضح رہے کہ اصدق البریہ یا متناہوی صاحب کی مزید کتاب ہے جس کا خطبہ انہوں نے بنو اد النواور کے ص ۲۰ پر پڑے نشان سے لکھا ہے۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھے بصورت (معاذ اللہ) دیوبندیوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گھر سے بیجاہ جیسے لوگ بھی سمجھتے توبین نے بیت اللہ کے پاس دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور صلوٰۃ و سلام پڑھا، تو آپ نے مجھ سے معاف فرمایا اور اذکار دکھائے اور ابست اللہ یسقطہا مسکتہ واعتصمتہ عن السقوط اور میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ آپ گھر سے ہیں تو میں نے آپ کو قہار کر گرنے سے بچایا۔

دیشوات اللہ لہ یون حصۃ مولوی حسین علی امام شتر دیوبندی مذہب غلیظہ رشید احمد گھڑی ص ۵۵ (۱) خوف بہ خدا انکالی قربا ہے وہاں اس سلفات الامرحۃ للعالمین تو معلوم ہو کہ تمام جہانوں کو حضور ہی رحمت

تھا ہے ہونے سے ملا دیوبندی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرنے سے ہم قحاصے ہوئے ہیں مگر ہم ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرجا تے نیز قیامت کے دن جب لوگ بی صراط سے گزرنے لگیں گے تو بہت سے گرنے والوں کے حق میں حضور دعا فرمائیں گے، مثلاً: یا علی بن ابی اسد! اسے گرنے سے بچا لے تو آپ کی دعا مبارک تمام ملے گی، اور وہ آرام سے بی صراط سے گزرجائیں گے، (مسلم شریعت، مخلوقات تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دوزخ کی بی صراط سے بچے اور دیوبندی کہیں کہ آپ کو گرنے سے ہم نے بچا لیا حالانکہ اہل ابن سینا فرماتے ہیں ومن ما مستغیر الحال فلتخیر فی تلك الروایا فانها انقص فی دین الرای (تعبیر الروایا ص ۷)

سوال :- بعض تمیلا کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے روئے پختہ نہ ہوئے ہیں، یہ کیسے درست اور جائز ہے، بالشریح والتفصیل جواب تحریر فرمائیے فقط۔

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روضہ مبارک بھی حرام بنا ہوا ہے (دارالعلوم دیوبند کا فیصلہ)

(الجواب :- قبر پر گنبد اور فرش سینہ نامہ ناجائز اور حرام ہے بنائے والے اور جو اس فعل سے راضی ہیں گنبد گناہیں، الخ (مدہ علیہ الرحمٰن مفتی دارالعلوم دیوبند) فتاویٰ دیوبند، ج ۱ ص ۱۴۱ مطبوعہ دیوبند) حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی گنبد مبارک رکھ دوں سے جلوہ گر ہے، اور فقہائے دیوبند وہ حرام ہوا تو گویا دیوبندیوں کے عقیدہ میں ہزاروں سالوں سے حضور پر حرام کا ہی سایہ ہے (معاذ اللہ) اولیٰ اللہ! حضور کریم بھی اس حرام کو اپنی ذات سے دور کرنے میں کچھ نہ کر سکے جس ذات پر حقول کا سایہ ہو یہ دیوبندی اس محبوب پر حرام فعل کا سایہ بناتے ہیں اور جتنے مسلمان روضہ مبارک کی زیارت سے مشرف ہو کر خوش ہوتے ہیں۔ دیوبندی فتوے سے وہ تمام دنیا کے مسلمان گنہگار ہوئے اللہ معلوم ہوا کہ اگر دیوبندیوں کا پس چل جائے تو روضہ انور کے در سے دسے اڑا دیں کہہ نہ یہ اُسے حرام کہتے ہیں۔ یہ ہے ان نام نہاد مولویوں کی حضور کے متعلق خطرات کا در تپاک سازش اور جب حضور کے روضہ انور کی عزت بھی ان کے دل میں ذرہ برابر نہیں تو ابیاد اللہ کے روضوں پر اگر ذرہ برابر بھی دیوبندیوں کو دشمنی حاصل ہو جائے تو نہ جانے یہ لوگ آگ لگانے سے بھی دریغ نہ کریں گے ہمارے سمجھتے ہیں کہ سجادہ نشینان حضرت کو ان تعین بازو دیوبندیوں کی منافقانہ خوشامدوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ یہ

مہمندوں نے مدینہ طیبہ کے اصحاب والہبیت کو دھتے گرائے تو دیوبندیوں نے بڑی خوشی منائی اور تجدد کی مدد کی تھی، دیکھ کر آپ (عطا اللہ شاہ مصنفہ شورش لاہوری ص ۸۸)

لوگ دواؤں میں یسوع حاصل کرنے کے لیے طرح طرح کے جائز اور ناجائز برساتے سے بھی گریز نہیں کیا کرتے۔ مگر سائب کا کچھ آخر سائب ہی ہوتا ہے۔

۵۔ فی روید از تخم بد بار نیلک

۱۱۔ آپ کا قدم مبارک اور نکت اور چرو شریف اعلیٰ اور تن شریف حضرت مولانا اشرف علی جیسا ہی تھے۔

(اصدق الروایا ص ۵، سطر ۵)

(معاذ اللہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لبس اشرف علی جیسے ہی تھے)

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔ (اصدق الروایا ص ۷۵، سطر ۱۵)

(۳) شکل ایسی ہی ہے، جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی۔ (اصدق الروایا ص ۳۴، سطر ۱۹)

خوف: حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ہمارا ایت شیدا احسن موت موصول اذلہ (شکستہ شریف) یعنی میں نے حضور سے بڑھ کر حسین کسی کو نہ دیکھا، وہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے من کے سامنے چاند و سورج شرم کھائیں ان کو اشرف علی جیسا بنا اور تھانوی صاحب کو حضور کے برابر ثابت کرنے کے لیے اس قدر بے اعتدال کا مظاہرہ کرنا یہ دارالعلوم دیوبند کا ہی ناپاک فیض ہے۔

طاغوت کا معنی کلمہ عبد من دون اللہ فجو المطاغوت اس معنی جو موجب طاغوت جن اولیاء اور ملائم اور رسول کو بولنا جائز ہو گا۔ یا مراد خاص شیطان ہے۔

(نعم بما اذللہ) حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طاغوت کہہ سکتے ہیں

(ملئۃ الجہان نام ششم دیوبندی مذہب، ص ۳۴، سطر ۹)

اور خود امام دیوبند لکھتا ہے کہ طاغوت شیطان کو ہی کہتے ہیں۔ "طاغوت بمعنی شیطان فرمایا ہے؟"

(برادر الزادہ تھانوی ص ۲۹، سطر ۱۲)

مطلب یہ ہے کہ بعض صفات میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشترک ہیں۔

(معاذ اللہ، دیوبندی علماء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر ہیں)

(اقافات الیومیۃ تھانوی ج ۴، ص ۶۴، سطر ۲)

ایہا اپنی امن سے گرفتار ہوتے ہیں تو علم ہی میں متاثر ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔

دیوبندی مولوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ بھی جاتے ہیں

(تقدیرات من مصنفہ باقی دیوبند ص ۴، سطر ۴)

نوٹ: یہی تو اصلی مقصد تھا کہ دیوبندیوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ثابت کیا جائے جسے باکا خظا بر کر ہی دیا گیا کہ دیوبندی علم اور عقل ہر چیز میں شیوں سے بڑھ سکتے ہیں پھر نبوت کیا رہی؟
 دیوبندی فنون کے اندر جو مسکن ہے کہ غیر نبی ہی سے علم ہوتا ہے
 فن سیاست میں ملن سے کہ غیر نبی ہی سے علم ہو جائے

(معاذ اللہ) حضور سے علم میں بھی بڑھ سکتے ہیں

واقعات الیومیت ۶ ص ۳۶۹، سطر ۱)

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کا فریضے بھی حضور علیہ

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ چھ گوہر دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں

(برائین قادیانہ صفحہ نمبر ۱۰۱ ذیل احمد صد مدرسہ سہارنپور، ص ۱۵ (مسطرا)

اور کافر دیوار کے پیچھے کی چیز کا بھی علم حاصل کر سکتا ہے
 اور کشف ہے کہ لوگ اس کو بڑی چیز سمجھتے ہیں کہ جو چیز مہربان دیوار کے پری طرف جا کر دیکھ سکیں
 ہیں وہ اس نے میان نیچے دیکھی، بیات تو کافر کو بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

(واقعات الیومیت، مفتوی، ص ۱۱۴، سطر ۱۱ وغیرہ)

نوٹ: دیوبندیوں کے ان بدو نظریوں کو ملاحظہ کیجیے اس سے عاف معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک ایک کافر تو اپنی قلبی حسنائی کر کے اس قدر کشف حاصل کر سکتا ہے کہ اس کے سامنے دیوار حجاب نہ رہے اور دیوار کے پیچھے کی چیز معلوم کرے۔ مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیوار سے اس کا فزنی تقبی صفائی بھی حاصل نہیں کہ دیوار کے پیچھے کی چیز کا علم حاصل کر سکیں یعنی بالکل حجابات میں گھرے ہوئے اور مہر قم کے کشفات سے محروم ہیں۔

یہ تو ہے دیوبندی مولویوں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت مندی کا نمونہ۔ پھر ظلم یہ کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پر کذب و افتراء باندھتے ہیں۔ دیوبند و سہارن پور کے شیخ الحدیث نے ذرہ برابر دین نہیں کیا معلوم ہوتا ہے کہ دیوبند کے شیخ الحدیث شیخ المفسرین بھی جو تھے ہیں۔ دیکھئے اسی دیوار کے پیچھے نہ جاتے والی روایت کے متعلق شیخ صاحب مدارج النبوت میں یوں فرماتے ہیں۔

”من بندہ اسمعی دلم اکتہ و پس دیوار است چو ایش کشت کہ اس سخن اصلی خار و روایت بدل

بیچ نہ شدہ“

یعنی حضور کے متعلق جو مشہور کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے دیوار کے نیچے کا علم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اس روایت کی کچھ بھی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

(دارالنبوت مہنت شیخ عبدالحق ج ۱، ص ۷۷)

اور علامہ علی قادری اپنے رسالہ المعنویات فی الحدیث المعنویات میں صاف لکھ رہے ہیں کہ یہ روایت یس

عبدیث۔ (المعنویات فی الحدیث المعنویات ص ۲۳ مطبوعہ مجیدی)

دیکھیے شیخ صاحب تو اس روایت کو بے اصل اور غیر صحیح فرمایاں۔ مگر صدر دیوبند نے کس دہہ دہری سے جھوٹ برل کر کہہ دیا شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے نیچے کا علم نہیں، جس روایت کو شیخ صاحب رد کریں۔ اس کو شیخ صاحب کی روایت بتانا اور نایابا المذنب امنوا لا تقربوا الصلوات فصل کر کے دانستہ سکائی جھوٹو بنا اور شیخ صاحب کی کتاب سے پہلے الفاظ نقل کر کے "یعنی بے دانا بنین حق" یا "اس سخن اصل نہ درو روایت ہذا صحیح شدہ" کی تنقید و جواب کو جھوٹو بنا یا جس قدر شرمناک خیانت کا اقدار سے اور خلیل احمد صاحب نے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر برا فرض اس لیے باندھا کہ شیخ صاحب چونکہ بچے عاشق رسول ہیں۔ تو ان کو بھی اپنے ساتھ حضور پر مبنی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی میں شریک کر لیا جسے شاید ہماری بات کا اعتبار ہو جائے مگر انوسس کہ آخر چوری ظاہر ہو گئی۔ اور دیوبندیوں کا یہ افتراء تو یہاں ہے کہ حدیث کو کوئی مسلمان کسی مرثیہ کی کوئی عبارت ذکر کرنے کے لیے اپنی کتاب میں نقل کرے اور کوئی کہہ کے الفاظ چھوڑ کر یہ لکھ دے کہ دیکھو احادیث اعتقاد کے الفاظ تو فلاں کی کتاب میں بھی موجود ہیں، اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے میں دیوبند کے بڑے بڑے شیخ، محدث و حکم الاحث جھوٹ بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

مانا گیا کہ شیخ صاحب نے دارالنبوت میں اس روایت کو یہ صحیح اور بے اصل بتلایا ہے۔ مگر اشتہار اللغات میں تو شیخ صاحب نے اس روایت کو بلا تنقید نقل کیا ہے۔ لہذا مولوی خلیل احمد کا یہ کہنا کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔ درست ہے۔

(مؤیدکن مناظر ص ۱۳۰)

یہ چالائی اور پھر ہمارے سامنے تقریری جیلد سازی و فریب کاری بھی قطعاً ہے یہاں ہے اسلامی جواب | کیونکہ شیخ صاحب نے اشتہار اللغات میں بھی اس روایت کے مفہوم کلی کو مطلقاً نہیں کیا چنانچہ اشتہار اللغات میں بھی یہ روایت نقل کرنے کے بعد شیخ صاحب نے صاف لکھ دیا ہے کہ

"یعنی بے دانا بنین حق سبحانہ"

اؤ تو مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ کہنا کہ شیخ صاحب روایت کرتے ہیں یہ کہتا ارادہ خیانت ہے۔ کیونکہ

روایت نقل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ خیانت اول ہے۔ اور پھر اگر مولوی خلیل احمد صاحب نے
اشعۃ اللمعات سے یہ شیخ صاحب کی یہ عبارت نقل کیلئے تو پھر بھی اس نے یہ صاحب کے یہ متبندی الفاظ
یعنی "سبے دانا نین حق سبحانہ" کو چھوڑ کر صرف پہلے الفاظ نقل کر کے انہی خیانت کی ہے۔ نیز دیوبندی اصول (جس کی
مفصل آئندہ آ رہی ہے) کے مطابق تو دیوبندی صرف اشعۃ اللمعات پیش ہی نہیں کر سکتے ان کے نزدیک سب
عبارات ملا کر حکم کتاب ہے اسی اشعۃ اللمعات میں شیخ صاحب علم غیب محمدی کے متعلق تحت حدیث خلعت
ما فی السملط والحرع فرماتے ہیں:

پس و انتم سرچہ و آسمان و ہرچہ و زمین بود، عبارت است از حصول تمام علوم جزوی و کلی احاطہ اس

(اشعۃ اللمعات ص ۳۳۳ سطر ۱۷)

تو قانون دیوبندی شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تمام علوم جزوی و
کلی کا احاطہ کرتے ہیں وہ ایک دیوار کی پچھلی چہرے کے علم سے محاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح بے خبر
افتقاد کر سکتے ہیں۔ تو بعد خلیفہ ثانی دیوبندی اصول سے ہی دیوبندیہ کے افترا کی فریب کاری فاش ہو گئی۔
تفصیل اس امر کی جسے کہ اگر شیخ صاحب اشعۃ اللمعات میں اس روایت کو بالضرر مطلقاً شیخ ہی تسلیم کر لیتے
اور یقینی سی دانا نین حق سبحانہ کے الفاظ تحریر فرما کر اپنی عقیدہ یہی فرماتے تو دیوبندی اصول کے مطابق باوجود نیمہ یا اصول
ہمارے نزدیک خطا غلط ہے مگر دیوبندیوں کے مسلم اصول کے مطابق تو پھر بھی چونکہ اشعۃ اللمعات اور مدارج ہر دو
کتابیں شیخ صاحب کی تصنیف ہیں اور مدارج النبوت میں شیخ صاحب نے واضح الفاظ میں اس روایت کے متعلق
فرمایا ہے کہ

"جو اہل سنت کو اس سخن اعلیٰ مدارج روایت ہمارا صحیح نشدہ" اور اعلیٰ قاری المصنوع فی الحیرت الموضوع
میں صاف کہہ رہے ہیں ما اعلیٰ خلف جدد امری ہذا قال ابن حجر لیس بحدیث (المصنوع ص ۱۶۷)
تو صرف اشعۃ اللمعات کی آڑ سے گردارح النبوت میں شیخ صاحب کے اس فیصلہ کو چھوڑ کر اس روایت کا شیخ
صاحب پر ہستان یا نہضاجس کو نقل کر کے خود شیخ صاحب جواب دے رہے ہیں، دیوبندیوں کے اصول کے مطابق
تو پھر بھی مولوی خلیل احمد صاحب کی خیانت ثابت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دیوبندیوں کا یہ اصول ہے کہ اگر کوئی کہ مصنف اپنی
کسی ایک عبارت میں کوئی قابل اعتراض بات اپنے عقیدہ کے خلاف کر دے اور پھر کسی دوسری عبارت میں اس قابل اعتراض
بات کے متعلق تردید کرے کہ اپنے عقیدہ کی اس سے بریت ظاہر کر دے تو دوسرے مقام کی عبارت پہلی عبارت کی تردید
کبھی جاوے گی یعنی اب ان کے نزدیک مصنف کی مختلف عبارات کا ایک ہی حکم تصور کیا جاوے گا نیز دیوبندیہ کے
امام مولوی محمد فاضل صاحب باقی دیوبند نے اپنی کتاب تذریعہ السمس میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ذاتی کے

مختلف روایتیں خیر الخصال کے مضمون نہایت انسانی کا انکار کیا تو عالم اسلام کے رہنمائی سنے نا تو نوی صاحب کی ان کثرت عبادات مشہورہ تہذیب ان سس پر کثرت کا فتوے لکھا یا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت نہایت انکار کا عنصر ہے تو اہل بھل اپنی کتاب "فیصلہ کن مناظرہ میں" جس کو تحریر آئیں گے ہیں، جب انہیں کھڑیاں سس میں نا تو نوی صاحب کی صفائی کے لیے کوئی دلائل و دلیل دستیاب نہ ہوئی۔ تو نا تو نوی صاحب کی دوسری کتاب میں "قیلہ نا" اور "مناظرہ عجیبہ" کی جہاتیں متعلقہ ختم نبوت کو نا تو نوی صاحب کی کتاب تہذیب ان سس کی صفائی میں پیش کر سنے ہوئے لکھتے ہیں۔

مجموعہ تہذیب ان سس ہی پر نظر نہیں، حضرت مرحوم کی دوسری تصانیف میں بھی بکثرت اس قسم کی تصریحات موجود ہیں۔

فیصلہ کن مناظرہ ص ۴۲، سطر ۴

دیوبندیوں کے مشہور پیشہ ور ملاں کتب بھل کی یہ عبادت واضح کرتی ہے کہ بقل دیوبندی ایک مصنف کی تمام عبادات کا ایک ہی حکم ہوگا۔ اس کے بعد بھل صاحب نا تو نوی صاحب کی مختلف تصانیف کی عبادات پیش کرنے کے بعد نا تو نوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

حضرت قاسم العلوم صاحب کی بھل و شس عبادتیں ہوئیں۔ کیا ان تصنیفات کے ہوتے ہوئے کوئی صاحب دیانت اور صاحب عقل کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص ختم نبوت نہایت انکار کا منکر ہے۔ (فیصلہ کن مناظرہ ص ۳۴، سطر ۲)

اس سے معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کے اس غلط اصول کے مطابق کوئی مصنف کتنا ہی برا جرم نہ کرے مگر اس کی دوسری تصانیف و عبادات مصنف کا عقیدہ اس کثرت و جرم کے خلاف ثابت کر دیں تو کوئی صاحب عقل و دیانت دیوبندی اس مصنف پر وہ جرم عاید نہیں کر سکتا تو اب بھی یہی علم محمدی کے متعلق حضرت شیخ "ہدایہ النبی" محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں۔

۱۔ عبادت است از حصول تمام علوم جزوی و کلی و احاطہ ان (اشعۃ الالاسات ج ۱ ص ۳۳۳، سطر ۱۱) یعنی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جزوی و کلی علوم پر احاطہ حاصل ہے۔ اس سے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کل علم کے منہر کی دیوبندیت بھی فنا ہو گئی۔ کلی کے نقطے گھبرانے والے غور فرمائیں۔

۲۔ "برجہ و دیانت است از زبان آدم تا اذان نوحہ اولیٰ و سوائے منکث تا بعد احوال ما از اول و آخر ملوک" (مدارنہ البتوت ج ۱ ص ۳۴، سطر ۱) یعنی جو کچھ دنیا میں ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک سب علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر واقع کر دیا گیا ہے حضور نے ہر ایک چیز کے اول سے آخر تک کے حالات معلوم فرمائے۔

۳۔ وهو دجل تحیٰ علیہ و دی صلی اللہ علیہ وسلم وانا است برجزہ ان

(مدارنہ البتوت ج ۱ ص ۴، سطر آخر)

یہی آیت شریفہ ہواللہ والاکل ظاہر والباطن وہو بکل شئی علیم میں اہل آخر ظاہر باطن اور مجہول شئی علیہ حضور کو ہم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ تو کلام سنبھلی کے مسئلہ دیوبندی اصول کے مطابق ہم بھی بطور الزام کہہ سکتے ہیں کہ تم اپنے ہی قانون سے مارے گئے۔

”حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ اداس قسم کی دوسری بے شمار عبارات کے ہوتے ہوئے کیا کوئی بھی صاحب دیانت اور صاحب عقل رسوائے مولوی خلیل احمد صاحب اور ان کے غافل معاونین کے کہہ سکتا ہے کہ شیخ صاحب دیانت کہتے ہیں کہ گویا وہ اس کے نیچے کا علم نہیں، اور شیخ صاحب حضور کے دیوار کے نیچے کے علم کے مشور ہیں!“

یہ کسی قدر صحیح خیانت ہے کہ جب انوکھی صاحب براہِ اعتراض جو تائید کر اس کی دوسری عبارات مناظر و مجاہدہ وغیرہ انکار اس کی صفائی میں پیش کر دی جاتی ہیں اور جب شیخ صاحب پر جھوٹ بولا جاتا ہے تو شیخ صاحب کی کتاب مدارج النبوت کو دہرایک کر شدتِ الفاظ کی گناہم ڈالی جاتی ہے کیا دیانت و تقویٰ کو دیوبند سے بالکل ہی کاٹنے پھاڑ کر نکال دیا گیا ہے۔ ادا کیا دوزخ میں خلیل احمد صاحب کو پیش نہیں ہوتا ہے۔

سو اسے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زمین سے کیا خود پاک و امن باو گناہ کا

”کلام سنبھلی کی کتاب“ فیصلہ کن مناظرہ کی فریب کاریوں کا ایک نمونہ

جانب سنبھلی نے اپنے اکابرین کے کفریات کو عین اسلام ثابت کرنے کے لیے اپنی کتاب خیانت پر خیانت فیصلہ کن مناظرہ میں ہر مقام پر جن فریب کاریوں سے عوام کا الافنام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے، اگر کوئی بھی صاحبِ علم و بصیرت اسے ملاحظہ کرے گا، تو اسے صاحبِ موصوف کے دیانت و علمیت پر غور و خوض ہو گا کہ یہ دیوبندی مولوی جاہلِ مطلق ہو کر لوگوں کو کس قدر دھوکے دیتے ہیں کہ لاہور کے مناظرہ میں مفرد ہو کر بھی اسے اپنے حق میں فیصلہ کن مناظرہ کا لقب دے دیا گیا، بندہ نے اپنی اسی کتاب کے مختلف مقامات پر اس کا مکمل رد کر دیا ہے۔ یہاں جم مولوی صاحب کی خیانتوں کا صرف ایک نمونہ پیش کرتے ہیں جس سے باقی کتاب کی صداقت و کذب کا آپ پر از خود ہی راز فاش ہو جائے گا کیونکہ خود ہے کہ

قیس کن ز گفتن من بہار مرا

مولوی خلیل احمد صاحب نے جب شیخ صاحب کے فیصلہ مدارج النبوت سے چشم پوشی کر کے شیخ صاحب کے کلام نقل کرتے ہیں خیانت کا ارتکاب کیا۔ اور علما کے اسلام سے جب دیوبند کے اس شیخ ائمہ اربعین کی دیانت پر اٹھا اٹھتا

یہاں توسیع جلی صاحب اس کی صفائی کے لیے کر رہے ہو گئے۔ اور ڈاکویر دھوکہ دیا کہ یہ مولوی خلیل احمد صاحب نے شیعہ الہیات سے ہی عبارت نقل کی اور جب اسے یہ خط لکھا کہ یہ نسخہ ہے تو شیعہ الہیات میں بھی یہی ہے دانا تین جہاں سمجھا دیا ہے۔ اور خلیل احمد نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے تو ثابت ہو چکی ثابت ہو جائے گی۔ توسیع جلی صاحب بھی دارالعلوم دیوبند کی عبارت میں یہ نہیں لکھ کر گئے کہ بے اور حضرت شیخ صاحب کی عبارت "ابن سخن اپنے تبار و روایت ہواں شیخ شندہ" میں سے صرف پہلے جملہ ابن سخن اپنے تبار کا ایک خود ساختہ منہ کر کے دوسرے جملہ روایت ہواں شیخ شندہ کو بالکل ہی محکم کر گئے۔ چنانچہ مولوی صاحب کہتے ہیں۔

مگر جو کچھ اس روایت کی اسناد منقول نہیں اس لیے دارالعلوم میں ایک جگہ بھی فرما دیا کہ اس کی اصل صحیح نہیں، یعنی اسناد نہیں۔ (فیصلہ کن مناظرہ ص ۱۳۳، سطر ۳)

یہ دیوبندی حضرت احمد کا واسطہ دے کر ارض کر رہے ہیں کہ شیخ صاحب کی کتاب دارالعلوم دیوبند ہرگز موجود ہے کوئی صاحب الفہام اس کتاب کی جلد اول کو مصنفہ کھول کر ملاحظہ فرمائیں اور چیں بتائیں کہ کیا شیخ صاحب نے صرف یہی لکھا ہے کہ اس کی اصل نہیں اور کیا اسی جلد کے ساتھ ہی تفصیل شیخ صاحب کا فیصلہ کن جملہ روایت ہواں شیخ شندہ موجود نہیں؟ یہیں تکلف افسوس ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب سے بھی اس سائل نے ہرگز گرفت کی۔ اور صرف اس لیے کہ دوسرے جلد کے ساتھ کوئی چارہ کار نظر نہ آتا تھا۔ اس لیے اصل تبار کا کوئی منہ نہیں لکھ کر جان بچانے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ اصل تبار کا "اسناد نہیں" ترجمہ کرنا ہی غلط ہے۔ دیکھتے دیکھتے صدر مولوی نور شاہ صاحب کشمیری اپنی کتاب مشکاۃ القرآن میں لکھتے ہیں۔

"ان شاء اللہ تعالیٰ المقرون للمذہب الفاسد باول يجعل المذہب اصل والتمسیر تابع" یعنی تفسیر کی تفسیر ہی ہے کہ مذہب کو بنیاد اور تفسیر کو اس کا تابع بنادیا جائے۔ (مشکات القرآن ص ۲۰)

تو کیا دیوبندی صاحبان یہ بھی اصل کے نفی کا معنی سمجھیں گے

مگر ہمیں مکتبہ و مجلس ملتا

کار غفلان تمام خواہر شند

حالانکہ اصل کا معنی جڑ و بنیاد و ذات کا ہی ہے۔ مکتبہ لغت میں ہے۔ اصل بیج و بن و شرا (مخرج وقوف) اور ملا علی قاری اپنے رسالہ الوضوح فی الحدیث الوضوح میں تصریح کرتے ہیں کہ ما اعلم خلاف جہاں ہی ہوتا قال الامام جرجیس بحدیثہ المصنوع فی الحدیث الموضوع مطبوعہ محمدی لاہور ص ۲۲)

تو حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ بروایت ہی ہے بنیاد ہے۔ اور اس کی روایت بالکل درست نہیں۔ مگر افسوس اگر خان کی حمایت سے توسیع جلی صاحب کو خود خائن بننا پڑا۔ اب تو ناظرین کو اس کے سامنے ملانے کی جگہ ہے کہ خلیل احمد

کی حیثیت واضح ہو گئی ہے :-

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ نبوت (ایقان)

خوش :- دیوبندی حضرات اگر شیخ صاحب کی کتاب، اشعۃ اللمعات اور مدارین النبوت کو علیحدہ علیحدہ فقہ و کس کے ناموں کی حمد و ثناء کی مختلف عبارات و تخریرات اس وغیرہ کو بھی علیحدہ علیحدہ تفسیر فرمائیں۔ اور اپنے نام تو شیخ صاحب کو کفر کے پیر سے میں دھکیل دیں۔ اور اگر اشعۃ اللمعات اور مدارین النبوت کو یقیناً توہین و دیوبندیہ کیس کی سمجھا جائے گا تو مولوی خلیل احمد صاحب کا جھوٹ ثابت ہو جائے گا۔

اُجھا ہے پاؤں یار کا رُفت و راز میں

خود آپ اپنے حال میں مباد آگیا

(معاذ اللہ) روضہ مصطفیٰ کی زیارت کو
صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس کے
گھر کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور راستے میں مالک کا نام پکارتا

اور نام مقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچتا۔۔۔۔۔ وہاں کے گرو و ہمیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی
باتیں کریں تو ان پر شرک ثابت ہوتا ہے۔
(تقریباً ایمان ص ۱۱، ۱۲، ۱۳)

خوش :- دیوبندیوں کے اس فحش سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی نبیؐ کی قبر بارگاہ جاتے ہوئے راستے میں
نام مقول باتیں کہتی یا نہ کہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

سبحان اللہ! شرف المخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ بات
ہے کہ ایک گوار کے منہ سے انبی بات سننے ہی مارے دہشت کے ہے
جس ہو گئے۔ (تقریباً ایمان ص ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳)

خوش :- خدا تعالیٰ بل شائد اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے، فصحان قباب
توسین اواذ فضا وحل الی عبدہ ما اوحل ما ارج البصر ما طلع۔ یعنی شب
میراج جب خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب سے بلا واسطہ کلام منہ بہ منہ تو آپ کی آنکھ بھی نہ چھپکی۔ بارگاہ النبیؐ میں تو
حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و رفعت ہو۔ مگر دیوبندی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی کے مقابلے میں
ہے جو اس کہیں۔

اللہ حافظ من شبرا الخوام ج

۱۱) اس شہنشاہ کی تشریف آوری سے کہ ایک آن میں ایک
حکایت سے چاہے تو کروڑوں نبی، ولی اور جن و
فرشتہ جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر
آپ ہی جیسے اور نبی پیدا ہو سکتے ہیں
(تقویت الایمان ص ۳۵، سطر ۱)

(۲) پس وجود شل نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل باشد تحت قدرت الہیہ و ہوا المطلوب۔

۱۲) مگر وہی صغیر اسماعیل ص ۱۱۸، سطر ۱
نوٹ:- جس طرح دیوبندیوں و بایوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ضرور کسی شل نبی پیدا
ہو سکتے ہیں اور اسی طرح مرزا یوں کا بھی عقیدہ ہے چنانچہ مرزا مانی صاحب لکھتا ہے۔
”اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخر الایمان ہر سنے میں کسی طرح فرق نہیں آتا۔“
(دعوت الایمان ص ۳۸، سطر ۳)

مگر دیوبندیوں کی یہ عبارت تو مرزا یوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ مرزا یوں کے بعد جن نبیوں کی آمد
مانتے ہیں ان کو حضور کے برابر نہیں کہتے۔ بلکہ آپ کے تابع و خادم مانتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔
”اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں، مگر وہی جس پر برتری طور سے محمد متک جاد و پناہی لگی، کیونکہ خادم اپنے
مخدوم سے جدا نہیں۔“
(دکھتہ نوٹ ص ۳۸، سطر ۱)

حالانکہ ہمارے نزدیک مرزا یہ بھی سراسر باطل اور غریب ہے۔ مگر دیوبندی و حضور کو صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
آپ کے بالکل برابر نبی پیدا ہونے کے بھی قائل ہو گئے۔ یہ ہے وہ تقویت الایمان جس کو گنجی صاحب اپنے فتوے
میں ہر دیوبندی کا ایمان جانتے ہیں۔

حالانکہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اگر قبول دیوبندیہ آپ کے بعد
آپ کے برابر کوئی نبی پیدا ہو سکے گا تو وہ بھی خاتم النبیین ہوگا۔ درنہ برابر کی کا دعویٰ قطعی ہو جائے گا۔ اور جب وہ
خاتم النبیین ہوگا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ رہیں گے۔ نیز ختم آن مجید کا جھوٹا ہونا بھی لازم آئے گا۔ اور
چونکہ حضور خاتم النبیین ہیں، لہذا آپ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال بالذات ہے۔ اور تمام مفت محمدیہ کا یہ عقیدہ ہے
”المحال لا یدخل تحت القدر“

(سازر مع سامر ص ۸۰، سطر ۲)

یعنی محال چیزیں قدرت الہیہ کے تحت داخل نہیں۔ مگر انوسس کہ دیوبندیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
مثل نبی کو داخل قدرت الہیہ شمار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک دوسرے خاتم النبیین کا امکان مانا

یا لاولی ولائوۃ الیہ السلام العظیم۔

جس کا نام محمد علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں
(تفہیم الایمان ص ۴۴، سطر ۶)

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کسی چیز کے بھی مالک و مختار نہیں

خوش ہے۔ دیوبندی اپنے مکاتوں کے مختار اپنی دوکانوں کے مختار اپنی اولاد کے مختار اپنے بچے بچھلے
کے مختار مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شان میں خدا تعالیٰ انا اعطینک الکونین فرمادے یعنی میرے
جسب ہم نے آپ کو ہر شے عطا فرمادی۔ ان کو کسی چیز کا بھی مختار نہ مانا۔ کس قدر بد اعتقاد ہی ہے پھر کلام کا ارادہ
طرز بھی دیکھیے نہ حضرت نہ حضور نہ دود نہ خطاب۔

جو چر کا حیا میں بن کر اس کی سنارس کرتا ہے، تو آپ بھی چر
جو جاتا ہے۔ الخ۔

(معاذ اللہ) تمام انبیائے کرام

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نہیں

(تفہیم الایمان، ص ۴۴، سطر ۶)

خوش ہے۔ مولوی اسماعیل نے یہ عبارت دیکھی کہ تمام انبیائے کرام کی شفاعت کا رو کرتے ہوئے بھی ہے اور کون
مسلمان نہیں جانتا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت لاهل الکتاب یعنی یہی شفاعت
جسے بڑے گنہگاروں کے لیے ہوگی۔ تو معاذ اللہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قیامت کے
دن چروں کی حاجت کر کے چربن جائیں گے۔ (النبیاء اللہ)

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جان کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں۔

(۱) سوانحوں نے بیان کر دیا کہ محمد کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی، میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی
جان تک کا بھی نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ الخ۔ (تفہیم الایمان ص ۴۴، سطر ۹)

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ نفع نہ نقصان کی طاقت اور نہ ہی غیب جانتے کی طاقت، اللہ کی طرف سے
دی گئی ہے۔ (قرآن کریم، فرقان ۲۵)

نوٹ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ نے بارگاہ انبی میں عرض کیا لا املک، لا نفسی، ولا شیء یعنی میں صرف
اپنی جان اور اپنے بھائی کا مالک ہوں۔ حضرت موسیٰ تو اپنی جان اور اپنے بھائی کے بھی مالک ہوئے گا ورنہ فرماویں
اور آنحضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوبندی صرف اپنی ہی جان کے نفع کا مالک نہ سمجھیں۔

انا لله وان الیہ مرجعون

اماموں نے جواب دیا کہ آپ پر حاجی امداد اللہ صاحب میں پھر حاجی سے سن کر میں نے بھی یہی کہا۔ پھر دریافت فرمایا کہ حاجی جی کے پیچھے کون ہیں؟ حاجی نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سدا اللہ۔

خوف :- سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ذاتِ بابرکات ہے کہ سرِ لوح کی شبِ بیمیت القدس میں جمیع انبیائے کرام علیہم السلام رونق افروز ہیں۔ مگر جب جماعت کا وقت آتا ہے۔ کوئی نبی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے امام حسن کے لیے تشریف نہیں لانا اور پھر یہی ذاتِ بابرکات جو امامِ اولین و آخرین و امامِ الانبیاء ہیں۔ سب کے امام بن کر بصری پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔

دعا مسجد امام انیسوار شد
مصلحت پیشیاں را پیشوا شد

(دعا)

تو اس ذاتِ پُر نواس کے متعلق امتِ دیوبندی کی حاجی صاحب کا یہ کتا اور محتوی صاحب کا اس کو فخرِ مظهر پر امدق الروایہ جی بہت ہی سچا خواب شمار کر کے شائع کیا کہ حضور کریم دیوبندیوں کی پیچھے کیے پیچھے بیٹھے ہیں۔ اور دیوبندی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشہ کر کے بیٹھا خیر سمجھتے ہیں۔ بارگاہِ نبوت میں یہ گستاخانہ جرأت ہے۔ ہمارے عقیدہ میں تو یہ جھوٹ گھڑا گیا ہے اور دیوبندیوں کی حاجی نے کذبِ بیانی کی ہے۔ (یہ حاجی مولوی شریف علی کی پوری جی ہو ہے۔)

نیز دیکھا کہ زویرہ شیخِ خدام حسین والدہ حافظ احمد حسین صاحبِ دوا میں حجاجِ مقیم مکہ داؤد اللہ شرفا و کریم تبار نے حضرت ایشاں اپنے مکان میں کھانا پیکار ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مرحوم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تو اچھا ہے کہ مہمانِ امداد اللہ کے واسطے کھانا پکاؤں۔ (امداد اللہ)

شمارہ ماہِ بہارِ شرفِ علی وغیرہ ص ۲۲، سطر ۱۵ تا ۱۶

خوش ہے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ذاتِ بابرکات ہے کہ تمام کائنات جن کی خدامِ کلائے اور آپ کی ہی غلامی کو مخلوق اپنا خسر سمجھے، خود خدا تعالیٰ آپ کی صفائی فرما دے اور حضورِ ابدیت عدل و انصاف کی طرح وسیع خلق کا ارشاد فرمادیں محبوبِ خدا کی پاک ذات کے متعلق دیوبندیوں کا یہ عقیدہ کہ وہ ذاتِ پُر بندگیوں کے باوجود جیسے اور دیوبندیوں کی مدیناں پکھانے رہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (امداد اللہ) مدینہ عالیہ اور کھانہ بھوان میں مناسبتِ مثلی ہے جیسا کہ مدینہ شریف میں رہ کر میں کہیں والا نہیں رہ

لکھا، اللہ کا شکر ہے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ایسا ویسا یہاں پر بھی نہیں رہ سکتا۔

(افاضات ایوبیہ، قادیان، ص ۲۰، سطر ۱)

حق ہے۔ پہلے تو قادیانی صاحب نے رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ کیا اور پھر مدینہ طیبہ اور اپنے قتلہ بھولن کو برابر قرار دیا۔ اور قتلہ بھولن کے متعلق وہ خود لکھتا ہے کہ یہاں سب بے جا ہی رہتے ہیں (دیکھو افاضات ایوبیہ ص ۶۶۵) تو کیا مافاش اس کے نزدیک مدینہ شریف بھی ایسا ہی تھا۔

ہمارے معزز دوست نواب جلیل علی خان نے بھی یہ سوال لکھ کر بھیجا کہ

حدیث میں قبر کا رت بنانے کی ممانعت تو معلوم ہے تو کیا اس

حدیث کی رو سے حضور کے غمخیز شریف کا شیدہ کر دینا بھی واجب ہے

چونکہ واقعی سینہ اعلیٰ القبر کی حدیث میں مخالفت ہے اس لیے ادنیٰ تو میں پتھر جوار بہت سی بی باتیں ہوتی ہیں جو ہوتی تو ہیں واقعی لیکن ان کا ذکر یہ دینا اور بے ادبی و بدعت بنی ہوئی ہے۔ الخ۔

(افاضات ایوبیہ، ص ۱۹۱، سطر ۲۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور جس کے

اثرات بخیر و ہیبت ہی مدت گزرے کہ حدیث میں مذکور ہے کہ

انلا ملک کے ساحل تک دنیا کے ایک بڑے حصے نے محسوس کیے

اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی ماحول مل گیا تھا۔ جس کے

اندہر کیر پڑی زبردست طاقت موجود تھی اگر خدا نخواستہ آپ کو وہ ملک، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتقاد لوگوں کی

پچھلے جاتی تو کیا پھر بھی وہ سارا نکل سکتے تھے؟ (استقامت نگاری)

(ترجمہ اسلامی کی عقلانی بنیادیں، صفحہ ۴۴، دیوبندی ص ۱۱، سطر ۳)

نہوئے۔ بنڈائے تھیں عالمِ حقہ للعالمین کی اس سے بڑھ کر اور کیا تو ہیں جو کہتے ہیں کہ اس کی کامیابی

کا مدار انہی ہی ممانعت کو قرار دیا جائے کہ جن کو زیور اسلام سے آراستہ کر کے کمالات ظاہری و باطنی سے مزین کرنے

والی آپ ہی کی ذات والا صفات تھیں کیا دیوبندیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو لوگوں کا محتاج نہیں

قرار دے دیا۔

(۱) ایک دفعہ کہ تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت

بلکہ نبوت کے بھی ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔

(دیوبند انوار، قادیان، ص ۱۹۰، سطر ۱۹)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا گتہ گرا نا واجب ہے

چونکہ واقعی سینہ اعلیٰ القبر کی حدیث میں مخالفت ہے اس لیے ادنیٰ تو میں پتھر جوار بہت سی بی باتیں ہوتی ہیں جو ہوتی تو ہیں واقعی لیکن ان کا ذکر یہ دینا اور بے ادبی و بدعت بنی ہوئی ہے۔ الخ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امداد

اگر کوئی لوگ نہ کرتے تو مافاش اللہ

آپ کی نبوت ہی خلیل ہو جاتی

اندہر کیر پڑی زبردست طاقت موجود تھی اگر خدا نخواستہ آپ کو وہ ملک، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتقاد لوگوں کی

پچھلے جاتی تو کیا پھر بھی وہ سارا نکل سکتے تھے؟ (استقامت نگاری)

(ترجمہ اسلامی کی عقلانی بنیادیں، صفحہ ۴۴، دیوبندی ص ۱۱، سطر ۳)

نہوئے۔ بنڈائے تھیں عالمِ حقہ للعالمین کی اس سے بڑھ کر اور کیا تو ہیں جو کہتے ہیں کہ اس کی کامیابی

کا مدار انہی ہی ممانعت کو قرار دیا جائے کہ جن کو زیور اسلام سے آراستہ کر کے کمالات ظاہری و باطنی سے مزین کرنے

والی آپ ہی کی ذات والا صفات تھیں کیا دیوبندیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو لوگوں کا محتاج نہیں

قرار دے دیا۔

(۱) ایک دفعہ کہ تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت

بلکہ نبوت کے بھی ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔

(دیوبند انوار، قادیان، ص ۱۹۰، سطر ۱۹)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ساتھ غلطی جمع ہو سکتی ہے

(۲) کبھی کبھی ناقصائے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے کوئی اشتہاری لغزش ہوتی ہے (۱)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۵۴ سالہ سیدہ بچھا ٹوٹا

دیوبندیوں کے ساتھ غلطی جمع نہیں ہو سکتی
حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے باوجود سے حاضری
کے ذہن میں مقاصد پہلے آتے ہیں اور خدمات کی غلطی کا
(ان خدمات کی یومیہ تعداد ۲۵۰۰ ہے ۳۲۲، سطر ۱۹)

خوشے نہ تو صاحب ذالہ کمال دیوبندیوں کے پرکھ حاصل تھا۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بالکل محروم تھے۔ (۱۶۱ ولادت اللہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرما کی وقعت
ایک صاحب کی لڑکی کا رشتہ طے ہو رہا ہے لڑکے
والوں نے ان کو لکھا ہے کہ جناب صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ شادی میں جلدی کرو۔ تو کیا آپ کی مصیحت حضور کی مصیحت سے بڑھی
ہوئی ہے۔ اب وہ بچا پڑے لڑکی واسلے تھکتے ہیں۔ اگر کہیں اس وقت شادی نہ کرنا حضور کے حکم کے خلاف تو نہ ہو گا کہ
سے جواب میں لکھ دیا ہے کہ ایسے امور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیلاوی کے اور خدمات بھی بعض مشورہ ہوتے تھے۔
جن پر عمل کرنے سے انسان خوشوار ہوتا تھا۔ (۱۶۱ خدمات کی یومیہ تعداد ۲۵۰۰ ہے ۳۲۲، سطر ۱۹)
خوشے: کیا تھا تو صاحب سے چکر الویت کی جو تو نہیں آدری؟

نحوہ باقاعدہ حضور اور سب نبی بھوٹ
ہونے اور گاہ کرنے سے محصور نہیں
(۱) درود بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم کیا
نہیں، ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔
و تصنیف: انتقام دہندہ محمد قاسم، ان دیوبندی ۲۲۳، سطر ۵)

(۲) بالکل انعمہ کمزب کو کافی شان نبوت باقی سمجھ کر معصیت ہے۔ اور انبیاء عظیم السلام معاصی سے
پاک ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔ (تصنیف: انتقام دہندہ ۲۵، سطر ۱۳)
خوشے: ہر شخص نے ہی عباریں بنی مصنف کا نام ذکر کیے مغتیبان دیوبند سے ان کے متعلق قوت پوچھا
انہوں نے حکم دیا کہ "ان عبارتوں کا مصنف گمراہ کا فریب ہے اور اس کا نکارت فاسد ہوا ہے"
(تخلی دیوبندی ۱۵۳، ص ۳۲، کلام سطر ۱۲)

(معاذ اللہ) حضور کفار جیسے تھے
یہ بات پوشیدہ نہیں کہ انسانا چند مشلکہ کا خطاب مشرکین کی طرف ہے
پس تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی بشریت میں ان مشرکوں کے برابر کیا کہ جن کی
(تقویت ایمان، خطائیل، ص ۲۹)

سجاست قرآن مجید سے ثابت ہے۔

(مسماذ اللہ) آپ نے عدت گزارنے سے پہلے ہی حضرت زینب کا نکاح کر لیا۔

زینب کو طلاق قبل النکاح دی گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا۔

(بیتہ المیران ص ۱۲۶، سطر ۱۱)

خوش ہے۔ حدیث شریف میں ہے لہذا انتقضت عدۃ زینب اقل ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزیبہ فاذا ذکرہا علی

اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے ہمدردی سے عدت گزارنے کی نکتہ کیا مگر انام دیوبند کی جماعت ملاحظہ ہو کہ نکاح ہی قبل از عدت قرار دے کر حضور پر حملہ کر دیا۔ لہذا وہاں حضور کا نام لینا ہی بے کار ہے۔ محمد، تو اب یہ بات معلوم کرنے کی ہے کہ یہ حادثہ سبب یا نہیں؟ سو اس کے واسطے

(دریۃ المفیدۃ صفحہ ۳۶، سطر ۲)

خوش :- مولوی ذہیر حسین دیوبندی دہلی نے بھی حضور کے اسم گرامی کے وظیفہ سے منع کیا ہے۔

(فتاویٰ دیوبند ص ۱۱۵، ص ۱۱۶)

یا رسول داہ واہ، تو نے اپنے اللہ کے حکم کا تعیل کی ہے۔

(بیتہ المیران ص ۱۲۶، سطر ۲)

حضور کے متعلق دیوبندیوں کا ایک خود ساختہ نرا لادرو

خوش :- دیوبندیوں کو چاہیے کہ مجلسوں میں بھی درود شریف پڑھا اور پڑھایا

کریں، مگر "یا" اس میں بھی موجود ہے۔

اخلاق محاسن کے تین جزو ہیں تہذیب، اخلاق، تدبیر منزل، یہ سب استثنائی ان تینوں سے آپ قطعاً و اصلاً بے خبر تھے جب آپ کو یہ بھی معلوم تھا کہ کتاب الہی کیا چیز ہے اور ایمان کیا چیز ہے تو اور محاسن سے آپ کو کوئی ٹکرا لگا ہی ہو سکتی

(تاریخ اعیان و بابہ سحر و سحر میرۃ مجریۃ مولوی عبد الشکور لکھنوی دیوبندی ص ۲۲)

خوش :- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کشت بنیاد آدم بنو العار والطمین، یعنی حضرت آدم علیہ السلام بھی باپانی اور دشمنی میں ہی تھے کہ میں مقام نبوت پر فائز ہو چکا تھا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں میں ہی فرشتہ ہیں جھلنی بنیاد و جھلنی میسار کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو پیدا ہوتے ہی سب رنگہ فرما کر اپنی پچھلی اخلاق و تہذیب کا اعلان فرماتے ہیں مگر سید المرسل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دیوبندیہ کا یہ پاک و خالص کہ مسماذ اللہ یا س سال کی عمر شریف تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب اخلاق اور ایمان و تمام شہری و اخلاقی خوبیوں سے قطعاً نال

دے خبر ہے۔

(معنا ذالہد، حضور اکرم ناپاک تھے۔)

دیوبندیوں اور دہلیوں کا پیشوا مسٹر لوالا علی مودودی اس تمام نہاد جماعت اسلامی اپنی جماعت کے محنت و زور و سارہ ایشیا "مجموعہ از لا" میں قرآن مجید کی آیت "لَا أَهْوَلُ لَكُمْ عَمْدِي خِذَاوَاتِ اَهْلِه" کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اے محمد اکرم میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے فرشتے ہیں۔ نہ میں غیب کا حال جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہی کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (یعنی انسانی کمزوریوں سے پاک ہوں) میں تو صرف اس چیز کی پروا کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے" (انعام)

(ایشیا و جون ۱۹۶۶ء ص ۱۲ کا لم ۱)

یہ بریکٹ، ہذا الفاظ پر اپنی انسانی کمزوریوں سے پاک ہوں، غلط ہے کہ قرآن شریف کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ قرآن میں فرشتے سے بھی کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں کی تفسیر کے لیے مودودی کی غور و جہد بیعت نے رسول اکرم کو ناپاک ثابت کرنے کے لیے اختراع کیا ہے۔ مودودی کے نزدیک حضور کے فرشتہ نہ ہونے کا مطلب حضور کا انسانی کمزوریوں سے ناپاک بننا ہے اس خام دہنیت نے یہ مودودی جیسے تو علمی گمراہ میں یہ کیوں نہا پاک فرشتہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں فرشتہ نہیں بلکہ فرشتہ تو میری بارگاہ کے خادم میرے نور کے خوشہ چین میری بارگاہ رسالت کے وہابی اور غلام ہیں۔ سیدہ الخلق کی عظمت و جلالت سے ملائکہ کا کیا موازنہ! اب سوال یہ ہے کہ مودودی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کون سی انسانی کمزوری نظر آ رہی ہے؟ ان لوگوں نے جب رب العزت جل شانہ کی ذات والائے بندگیوں کا صدور ممکن مان لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا لحاظ کریں گے دیکھو ہماری اسی کتاب کا باب ۱۰ "ہم تمام عقیدوں دیوبندیوں کا میرا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ ہے کہ انہوں نے رسول پاک کی اطاعت کی اور حق و اعلیٰ معصوم و پاک ذات کو انسانی کمزوریوں سے کرکٹ کر کے ان کی نبوت پر سبکیں چلا دی ہیں۔ اگر ان میں صداقت ہے تو وہ ہیں آپ کی کمزوریوں کا ثبوت کاش یہ پیش کریں۔ ورنہ میدان بحث میں حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیا جواب دیں گے۔

بیا چیرا است اگر ظہد آں از مغبولین حق آذ قسبیل خرق عادت
شمرده سے شود، حالانکہ اصل حال اہل افعال بکفر قوی و اکمل
اذل اذار باب سحر و اصحاب ظلم میں انفرج باشد۔

جادوگر (خود باشد) حضرت انبیل سے کرام
علیہ السلام سے بھی زیادہ طاقت رکھتے تھے

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۳۵)

خوش ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے خرق عادت و مجرات میں جانبِ اشد ہوئے ہیں اور ادا و کرہ کا بیان حتیٰ سراسر فریب ہوتا ہے۔ اور فریب کسی طرح بھی مجروح سے اقویٰ و اہل نہیں ہوتا۔ اور ساری فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں شکست کھانا اس پر واضح دلیل ہے۔

ایمانت و گت حق کران جناب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کفر است و اگر بتناہیے و توہینے گوید کا فرض ہو۔ (معاذ اللہ)
(اندوالتقری ۲ ص ۳۴)

(نور اللہ) تاویل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر نہیں ہوتا

خوش ہے۔ اور یہی تھا قوی دوسرے مقام میں فرماتے ہیں۔

”نور و بابت دین میں تاویل و تفسیر نہیں“ (اعانت الیومیر ۲ ص ۱۲۰ سطر ۲)

اور مولوی مرتضیٰ حسن ناظم دیوبند لکھتا ہے۔

جو شخص کسی ضروری دین کا انکار کرے چاہے تاویل کرے یا نہ کرے۔ بہر صورت کافر ہے نہ مرتد ہے۔

پھر شخص اسے کافر و مرتد کہے وہ بھی کافر ہے۔ الخ (اشد الغلاب ۱ ص ۱۶ سطر مطبوعہ دیوبند)

خوش ہے۔ معلوم ہوا کہ عورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیوبندیوں کے نزدیک کوئی ضروری بات نہیں (اعانت اللہ) یہ سب کچھ حفظ الایمان، تحذیر الناس، وبراہین قاطعہ کی شان رسالت میں گالی گلوچہ کو جان کر کرنے کے لیے ہو رہا ہے۔

تمام حضرات انبیاء کرام علی نبینا و علیہم السلام کے متعلق دیوبندوں کو ناپاک عقاید

(معاذ اللہ) دیوبندی مولوی حضرت انبیاء اپنی امت سے اگر متنازع ہوتے ہیں تو معلوم ہی میں متنازع ہوتے ہیں باقی بلا عمل، اس میں زیاد اوقات بظاہر سختی سناوی ہو جاتے ہیں (تحذیر الناس مصنف باقی دیوبند ص ۲، سطر ۲)

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے دیا اس مسیحی گمراہ کو کچھ فرما (ابن مریم)
(مرثیہ مولوی محمود الحسن، حدود دیوبند ص ۳۳)

(معاذ اللہ) مولوی رشید احمد گنگوہی کے معجزے اور طاقت حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ تھے

خوش ہے۔ محمود الحسن نے اس مسیحی گمراہ کو کچھ فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام سے رشید کو زیادہ طاقت والا بتایا ہے۔ مرزا قادیانی بھی محمود الحسن کی طرح لکھتا ہے۔

”حد ہائے نبی کی نسبت چارے مجرات اور بیستین گویاں بیعت سے گئی ہیں (ریحہ ص ۲۹۲) معلوم ہوا

کہ مرزائی تو مرزا گوہریوں سے قوی تر مانتے ہیں۔ اور دیوبندی رشتہ دار گوہریوں سے طاقت ور یقین رکھتے ہیں۔

(معاذ اللہ) حضرت علی علیہ السلام نبی تھے رسول | شرعیات رسول آئے۔ پہلا نبی اسحاق میں خاندان بنی اسرائیل کا اولاد اور پیغمبر جس نے فراغ عمر کی شخصیت عکرائی اور کوکبی و غلامی سے اپنی قوم کو نجات دلائی۔ دوسرا اس کے موافق اہل قبیلہ اشک کی مقدس دعا کا مقصد و مطلوب اور بنی اسماعیل نبی اسی جس نے نہ صرف اپنے خاندان اپنی قوم اور اپنے وطن کو یکدم عالم انسانیت کو انسانی فکر ان کی لغت سے نجات دلائی و ماہر سلسلہ الہی کا خاتمہ لٹا دیا۔ تیسرا ہماری تاریخ کے سب سے کارہیہ وہ شریعت موسوی کا ایک ضلع تھا۔ یہ خود کوئی صاحب شریعت نہ تھا۔ اس کا نشان اُن محمد بن طلحہ قدیم اسلامی کی سی تھی۔ جن کا حسب ارشاد صادق و مصدق تاریخ اسلام میں ہمیشہ ظہور رہتا ہے۔ وہ کوئی شریعت نہیں لایا۔ اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا۔ وہ خود بھی قانون شریعت موسوی کا بے تحاشہ تابع تھا۔

(مفت، ذیہ السال لکھنؤ مرتبہ ابوالکلام آزاد۔ دیوبندی۔ پریس غیر ۱۔ ج ۲ ستمبر ۱۹۱۲ء ص ۲۹، کالم ۱۱ سطر ۱)

دوسرے۔ حضرت علی علیہ السلام کو محمد بنی بیکر ابوالکلام نے آپ کی رسالت و انجیل شریفہ کا انکار کیا ہے۔ اور سلسلہ ابراہیمی میں صرف وہی رسول مان کر کتب و صحف الہیہ دبا کی رسل کا انکار کیا ہے۔

تو بہت اسے کہتے ہیں قبول ایسے جوتے ہیں

عید سود کا ان کے نسب ہے یا نسب تانی

(مفت محمد الحسن، ص ۱۱، سطر ۱)

(معاذ اللہ) مولوی رشید احمد گنگوہی کے کالے منہ

میں حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر تھے

دوسرے۔ (۱) حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کی پستھان ہے کہ سر کا۔ وہ عالم اہل اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے بھائی یوسف علیہ السلام میں نہ جمال کے مالک تھے تو مولوی محمود حسن صاحب کا یہ کہنا کہ ہمارے گنگوہی صاحب کے منہ کا لٹے لوٹے بھی جن میں یوسف علیہ السلام کے برابر ذاتی تھے۔ کیا صدر دیوبند نے خدا تعالیٰ کے محبوب پیغمبر کے خدا داد حسن و جمال نبوت کی توہین نہیں کی۔

(۲) دیوبندیوں کا یہ فیصلہ ہے کہ عبدالغنی نام رکھنا شرک و کفر ہے چنانچہ عثمانوی صاحب شرک و کفر کی باتیں کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عالم بخش، حمید بخش، عبد الغنی وغیرہ نام رکھنا یعنی یہ کفر و شرک ہے

(مفت ذیہ محمد عادل ص ۲، سطر ۱)

دیوبندیوں کا پیشوا گاندھی حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے مشابہ ہے
کی ڈاڑھی نوپے گا۔ ایسے ہی مہاتما گاندھی ہند میں پی جا رہے۔ ۱۰۔

(تقریر مولوی عطاء اللہ شاہ دیوبندی واقعہ مسجد نبیؐ خیر الدین امرتسر نے مورخہ ۲۵، مارچ ۱۹۳۱ء)
خوش ہے۔ اس تقریر کی وجہ سے عطاء اللہ شاہ پر حزب مقرر ہو چلا تو اسے ڈی ایم امرتسر نے فیصلہ میں یہ الفاظ لکھے
کہ "مہاتما گاندھی اور حضرت موسیٰؑ کے باہن جو متاثر اس (عطاء اللہ شاہ) سے ہو کر اس پر اور اس ناشائستہ انتشار سے بر
راستہ نفی کرتے ہوئے اس سنہ جوش فرحت کے ساتھ اس طریقہ کو نرد و فکول میں ادا کیا۔
(مبعداہالت سے ڈی ایم امرتسر بمجرہ، اپریل ۱۹۳۱ء)

(معاذ اللہ) تمام انبیاء و ذرۃ ناپیسے کم درجہ رکھتے ہیں
سب انبیاء اور اولیاء اس کے دوبرو ایک ناپیسے
بھی کم ترین۔

(تقریر ایمان ص ۶۳، سطر ۱۶)

نوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرات انبیاء کے کرام میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان بیان فرماتا ہے کہ وہی ان
عند اللہ وجیہا، یعنی وہ موسیٰ علیہ السلام (اللہ تعالیٰ کے دوبرو بڑی عزت والا ہے۔ خدا تعالیٰ تو انہیں پسینے
رو برو عزت والا فرماتا ہے اور یہ ان پاک سینوں کو ذرۃ ناپیسے بھی کم درجہ بتائیں۔ (نورۃ اللہ)
اور رسول کا کمال سلامت و مہذب الہی سے فقط۔

ربطہ، لیون، مصلح نام ششم دیوبندی مذہب ص ۲۴، سطر ۲۶

خوش ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

رساؤ اللہ بس غلاب سے ہی پرچ جانا
قبیوں کے لیے غنیمت ہے

میں فرماتا ہے،

وَاللّٰهُ لَشَدِیدُ الْاِصْحَاطِ مُسْتَقْبِرٌ لِّیْنِیْ اَسَے محبوب! بیشک آپ مراد استقامت کی طرف ہدایت فرماتے
دلتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حبیب رحمتہ للعالمین تمام کائنات کے بارہی ہیں۔ اور دیوبندی ان کے لیے غلاب الہی
سے پرچ جانا ہی مشکل سمجھیں۔

(معاذ اللہ) سب انبیاء و ذرۃ ناپیسے کم درجہ رکھتے
اس کے دوبرو میں ان کا قیہ حال ہے کہ جب وہ کچھ فرماتے ہیں تو
سب و عیب ہیں اگر بے قراسن ہو جاتے ہیں۔

(تقریر ایمان ص ۳۳، سطر ۱۹)

خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وکلوا ملکہ مسوحاً فصلاً آجی اللہ تعالیٰ نے موحی علیہ السلام سے حقیریت کا نام فرمایا۔ اور دیوبندی کہیں کہیں مسافہ اللہ وہ بے نراس ہو جاتے ہیں۔ تو کچھ موحی علیہ السلام نے یہ کیسے عرض کیا۔ سب اُپراخ ہے عباس آدمی تو بات ہی نہیں کر سکتا، لیکہ دیوبندیوں نے کلام الہی کا انکار کر کے اپنا پیمان برباد نہیں کیا۔ اورستم ظریفی یہ کہ اپنے مولویوں کے متعلق تو ان کا یہ اعتقاد کہ وہ خدا تعالیٰ سے بلا شک و شبہ بائیں کرستے ہیں۔ چنانچہ امام دیوبندی مولوی اسماعیل صاحب اپنے بزرگ مولوی سید احمد کے شان کے متعلق لکھتے ہیں۔

ایک روز اللہ تعالیٰ نے (مولوی سید احمد صاحب) کا دایاں ہاتھ اپنے قدرت کے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس کے کچھ جوہرست ہی اعلیٰ تھی سید صاحب کے سامنے کی، اور فرمایا کہ لکھنے یا دالیں کسی چیز میں دوں گا۔

(عزائم مستقیم ص ۱۶۷ سطر ۱۹)

تو یہاں سید صاحب تو درجہ سب میں آئے اور ذیل عباس جوہرست بگڑا بیٹے کرام کو دیوبندی بے عباس ہنست میں معلوم ہوا کہ یہ لوگ حضرات انبیائے کرام کو اپنے مولویوں سے بھی حقیر سمجھتے ہیں۔

ان حضراتی صاحب کے مرید دیوبندی اسے پرہیزش کیا اس میں یہ لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا۔ اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ کو نہیں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں۔

دیوبندیوں کے پتیرا تھا نوی صاحب ملیوں کے برابر ہیں

(مرزید الخیر خواہ ص ۱۸۸ سطر ۱۱۹، شرف الموعلات ص ۵۰ سطر ۱۹)

خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ پورہ فیروز سے فیروز دارگوں کے حوالے سے کر مٹائے اہل سنت کو بدنام کرنے والے دیوبندی اپنے مرید بن کا بھی عقیدہ ملاحظہ کر لیں۔

یعنی بن مانہ لینا چاہیے، کہ ہر مخلوق بلکہ جو یا چھوٹا وہ اللہ کی مشن کے آگے ہمارے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(تقریر ایمان ص ۱۶۷ سطر ۱۹)

خوش ہے۔ اللہ کی بڑی مخلوق ہمارے بھی زیادہ ذلیل ہونے کا لفظ بول کر جس قدر بے وحشی ہے اور اللہ کی ہاں دیوبندی جو فزیب دستے میں اس کے متصل جڑا بات پہلے دیوبندیوں کے عقاید، بابت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کشت میں گڑبگڑ ہے۔ وہاں ملاحظہ ہوں کہ کوئی مسلمان دیوبندیوں سے دریافت کر سکتا ہے کہ چار تو بے ایمان ہونے کی حیثیت سے بھی ذلیل ہے تو کیا مآذ اللہ انبیائے کرام کو بھی تم ایسا ہی سمجھتے ہو۔

ان خود اللہ حضرات انبیائے محبت کی حضرت ہی نہیں ہیں کہ کشت کیا چیز ہوں کہ میں اس کا انتظار کروں کہ مجھ سے محبت ہو جو حضرات انبیاء علیہم السلام سے بھی

طبی محبت کرنا فرض نہیں

(احکامات الہیہ ج ۴، ص ۲۴۵، ۵۶ مطر ۷)

دیوبندی مولویوں سے محبت کرنا ضروری ہے
 اپنے پاس اہل دینہ کا کچھ ذخیرہ نہیں، صرف بزرگوں کی دعا
 اور محبت ہی ہے۔۔۔ اس کا شخص کو اہتمام کرنا چاہیے

(انسانیات الہیہ ج ۴، ص ۲۴۵، ۵۶ مطر ۷)

محاذ الشہداء کا کئے لوگ ہیں
 ایسے عاجز لوگوں کو بھارنا کہ کچھ ناسرہ اور نقصان نہیں پہنچا سکے۔ محض بے تصانیف
 ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔ الخ۔

(تقریرۃ الامان ص ۳۳)

کچھ معطلہ کے متعلق دیوبندیوں کے عقاید

استنجائے وقت کعبہ شریف کو پوچھ کرنا جائز ہے
 سوال :- استنجائے وقت یعنی آبرست لینا قبلہ کی طرف منہ پائنت
 کرے کیلئے۔

(احکامات الفتاویٰ ج ۱۱، ص ۲۳، ۵۶ مطر ۷)

الجواب :- چونکہ کوئی دلیل نئی کی نہیں اس لیے جائز ہے۔
 منو شے :- حالانکہ کتب فقہ میں مبرہن ہے کہ وقت استنجا بھی قبلہ شریف کی طرف منہ پائنت کرنا جائز ہے
 علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں :- لہذا فی المذنبۃ ان متوکم ادب الخ (فتاویٰ شاہی ج ۱، ص ۲۳۸)

تو معلوم ہوا کہ ایسے فتوے دے کر شہداء اللہ کی بے ادبی کرنا یہ دیوبندیوں کا بھی مذہب ہے۔

سجدہ کرنے کے لیے کعبہ کی
 طرف منہ کرنا کوئی شرط نہیں
 یہ سوال کہ کعبہ میں استقبال قبلہ تو ہونا ضروری ہے اور اس میں اس شرط کا
 اہتمام نہیں ہو سکتا، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شرط اجنبی ہے۔ اس میں اختلاف
 کی گنجائش ہے، چنانچہ قبلہ الحدیث، باب الاستکبیر للہ سجود میں
 ہے کہ حضرت ابن عمر کے نزدیک سجدہ تلاوت میں وضو شرط نہیں اور ابو جہرہ الرضی کے نزدیک استقبال قبلہ کی بھی شرط
 نہیں۔ الخ (رد المحتار در فتاویٰ ص ۱۱۳۹، ۵۶ مطر ۷)

فہم شے :- معلوم ہوا کہ شوکانی فہم شے اور فتاویٰ صاحب دوہوں مذہبی کتابی ہیں اور ان کو اتنا ہی ہے کہ بلا وضو سجدہ کیا
 کریں، حالانکہ فہم شے اختلاف نے تصریح فرمائی ہے کہ بلا وضو نماز پڑھنا کفر تکبر و تکبر ہے، چنانچہ رد المحتار میں ہے :-
 واما اختلافوا فی اصل وجہ الاستغناء بالحدیث فان کان علی وجہ

(رد المحتار ج ۱، ص ۱۵، ۵۶ مطر ۷)

الاستغناء ینفی ان یرکعت کفرا عند الصلہ

معلوم ہوا کہ سجدہ غیر وضو بصورت استغناء تو کفر نہیں ہے۔ اور بصورت عدم استغناء فوق تو کفر بھی نہیں ہوگا

خود شرف مل سکتا ہے۔

جس کے کفر میں اختلاف ہو اس کا فسخ یقینی ہے۔

(امانات الیومیرہ ص ۳۵۲، ۳۵۳، ۱۶)

پھر سے سنے کہیں ملے گی پوچھتے گنگوہ کا رسنہ

جو کہتے اپنے سینوں میں سنے دق و شرقی مرقفی

(مرثیہ مصنفہ ص ۱۳، اسطر ۷)

دیوبندیوں کا کسبہ گنگوہ ہے

نوٹ ہے :- خدا تعالیٰ تو فرمائے کہ شریعت کو امن اس پاک جگہ میں کبھی حاصل ہو جاتا ہے مگر دیوبندی اقرار کرتے ہیں کہ یہیں کبھی بھی اطمینان نہ ہوا۔ بلکہ کہ یہیں بھی ہمارے قلوب گنگوہ ہی کی طرف متوجہ رہے۔ تو گویا نماز بھی گنگوہ ہی کی طرف پڑھی گئی۔ (استغفر اللہ)

مدینہ عالیہ کے متعلق دیوبندیوں کی بد اعتقادی

جیادہ تر شریعت میں رہ کر میل کچل والا نہیں رہ سکتا۔ اللہ شکر ہے۔

حضرت حاجی صاحب کی برکت سے ایسا ویسا یاں پر اتھانہ بھونک بھی رہ نہیں سکتا۔

نحوہ باللہ مدینہ عالیہ اور
تھانہ بھونک ایک ہی جیسے ہیں

(امانات الیومیرہ صفحہ ۴ ص ۲۵۰)

خوش ہے :- ناظرین! اندازہ فرمائیں کہ پہلے تو تھانوی صاحب نے مدینہ عالیہ اور تھانہ بھونک کو ہم مثل قرار دیا۔ اور پھر تھانہ بھونک کو بے حیائی کا مرکز قرار دیا۔ تو خدا وسط حدت کرنے کے بعد طبیعتاً اللہ مدینہ عالیہ کے متعلق دیوبندیوں کی بد اعتقادی کا کس قدر شرمناک مظاہرہ ہوتا ہے۔

قرآن مجید کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وانا ناسک فیکم النطقین اولہما کتاب اللہ اور

قریبا و اہل بیت (شکوہ)

یعنی جو مسلمان قرآن مجید اور اہل بیت کے ساتھ دانگی کہتے والے ہیں وہ ہدایت پر ہیں گے اور ان کے متعلق بد اعتقادی رکھنے والے گمراہ ہو جائیں گے۔ اب آپ قرآن مجید و اہل بیت نبوت کے متعلق دیوبندیوں کی بد اعتقادی خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما کر دیوبندیوں کی صاحبیت یا بد اعتقادی کا خود ہی

فیصلہ فرمائیں۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں:-

(نمود یا نہد) **قرآن مجید کوئی فصیح بلیغ کلام نہیں ہے** | اس بگڑے منسوخ کلام میں کون سے ہیں کہ قرآن بلیغ اور فصیح کلام ہے۔ اس کی مثل کوئی ایسی بلیغ اور فصیح کلام لاؤں گی یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو جاہز کرنا کوئی قصاصت و بلاغت سے نہ تھا۔ یہ تو کفر قرآن خاص واسطے کفار و صحابہ بننا و کہ نہیں آیا اور یہ کمال بھی نہیں۔
(ملاحظہ فرمائیں۔ امام ششم۔ دیوبندی مذہب ص ۱۲، سطر ۱۳)

فوتے:- خدا تعالیٰ نے عرب کے بڑے بڑے فصیح اور بلیغ کو اعلان فرمایا کہ اگر تمہارے خیال میں یہ قرآن خدا کا کلام نہیں اور کسی بندے کا کلام ہے تو اسے عرب والو! تم سے فرما کر تو عربی زبان کا کوئی بھی فصیح و بلیغ نہیں، تو خانہ یسوعیٰ من۔ مثلاً ایک حدیث تو اس عیسیٰ بنا کر لاؤ۔ اور اگر تم قرآن کی فصاحت و بلاغت کا مطالعہ نہ کر سکتے تو تمہیں معلوم چھائے گا کہ یہ کلام بندے کا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ خدا تعالیٰ تو قرآن کی فصاحت کا اعلان فرماوے۔ مگر دیوبندی اس کے بھی منکر ہوئے۔ بلا علی قاری صاف فرماتے ہیں

والله عجان حاصل بنظم و مدحناہ و شرح فقرہ کریمتہائی ص ۱۸۶ تو اسے امت دیوبندیہ!
فاتقوا اللہ والحق و قودھا الناس والحجرات۔

قرآن مجید خدا کا کلام ہی نہیں ہے | اس کے دربار میں ان ذبیہوں کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے وہ سب رعب میں ہلکے رہ جاتے ہیں اور سب اور ہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے، بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ اور جب اس بابت کسی آپس میں بحث کر لیتے ہیں سو اسے ہمنام و صدقہ کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔

(تقریبہ ایمان، ص ۳۴، سطر ۱۹)

فوتے:- دیوبندیوں کے عقیدہ میں جب انبیاء کا یہ حال ہے کہ مضافہ اللہ رعب ہے بے حس اور بوجہ میں اور کلام بھی نہیں سکتے۔ اور وہ بارہ دفاعت کر نہیں سکتے۔ بلکہ ایک دوسرے سے پوچھ کر آمناء و صدقہ کا کہہ لیتے ہیں۔ یہ تو بڑی مشورہ ہوا۔ کلام الہی تو نہ ہوا۔ یہ تو بگڑا کلام الہی تو بے حس میں سمجھا نہیں، اور بارہ دفاعت دیکھا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اگر آیت آریوں یا عیسائیوں کی نظر اس گنہ پر پڑے تو وہ اسلام اور کتاب الہی پر یکے جھکے کریں اور جو دیوبندی وہ ہوں اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور انکو بھی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کتاب تقویٰ بندہ ایمان کا ہر ہر شے رہنا میں ایمان ہے تو وہ کہ منہ سے قرآن پاک کو کلام الہی کہیں گے

(۱) اس نے کہا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان بھٹا جاوے گا۔
دیوبندیوں کے نزدیک بحال غائب قرآن پر ویسا ہی کیا نا اچھا ہے

حضرت نے فرمایا کہ میان تو گرو۔ ان صاحب کے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے۔
(امیر المجدد تھانوی ص ۶۶، ۶۷ سطر ۲۳)

(۲) آپ نے فرمایا کہ یہ بہت مہلک ہے۔ اراکانات الہیہ تھانوی ج ۴، ص ۱۳۳، سطر ۳)

منوشے۔ تھانوی صاحب نے اسی مردود بکیر کا تمام حضرت شفا عبدالعزیز بزرگ (اے اور ایسے ناپاک نظریہ کو ایک بزرگ کے منہ پر مقوی کر اپنی باقتادی کا مظاہرہ کیا ہے، کیا کوئی دیوبندی صاحب حضرت شاہ صاحب کی کسی اپنی کتاب میں دیکھا ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا، ورنہ قرآن پر پیشاب کرنے کو مبارک تصور کرنا یہ دیوبندیوں کا ہی عقیدہ ہے۔ حالانکہ خرابوں کی ایسی غلط تعبیرات کی نسبت شاہ صاحب کی طرف کرنا بالکل غلط ہے، انکو بھی نے اسے تسلیم کیا ہے۔ (دیکھو تھانوی رسدیدیہ ص ۲، ۳، ۹، ۱۰ سطر ۲)

دینداران اختیار رکھیں اس بات کو کہ انہیں رافضی فراموش کر دینا شروع ہو پس
نحوہ پابند قرآن مجید کا فنا ہو جانا ممکن ہے

سلب قرآن مجید بابت از انزال ممکن است ۱۔ (یکوی محمد زوی اسماعیل ص ۱۴۸، سطر ۲۳)
منوشے۔ یووی اسماعیل صاحب نے تقویت الایمان میں جب یہ لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑا پاک و بابر کا بی پیدا ہوتا ممکن ہے تو اس پر غلطی سے اسلام نے اعتراض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شل یعنی تمام صفات کا لیس حضور کا تشریف و ہمسری پیدا ہونا محال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء فرمایا ہے۔ تو اب اگر حضور کے برابر کوئی نبی پیدا ہو سکے گا۔ تو خدا تعالیٰ کے فرمان خاتم النبیین کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا۔ اور کذب الہی محال ہے۔ لہذا حضور کے برابر کوئی نبی کا پیدا ہونا بھی محال ہے، چونکہ ہرگز ہرگز داخل قدرت الہیہ نہیں ہے اس کا جواب دیتے ہوئے یووی اسماعیل صاحب نے مذکورہ بالا عبارت میں کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو لوگوں کے دلوں سے بھلا دیوے پھر تو اوست خاتم النبیین کی تکذیب نہ ہوگی۔ جس میں امام دیوبند نے صاف اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں کو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہر جہ تو صرف اس میں ہے کہ کہیں بندے خدا کے جھوٹ پر مطلع نہ ہو جائیں۔ تو اگر خدا ان کو بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو پھر تکذیب کہاں سے آئے گی یعنی جھوٹ ہونے میں خدا کو ضرورت بندہ کا ہے۔ دیکھو اس کے لیے جھوٹ بول دینا کوئی بڑی بات نہیں۔

مسلمان فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہے، یا مرتد و کجھشتہ و شرلیست، امام تاجی میں اس فریاد ہے،
"جس نے بیوں کا جھوٹا ہونا جھوٹا سمجھا نہ جو خدا ہر باجہ ماسخ (شفا ص ۳۶۱)

حب ایتنا کے لیے جھوٹ جاننا ماننے والا کافر ہے، تو خدا تعالیٰ کا کذب جاننا ماننے والا کبیر ٹکرا لاجنا کا فرق مرتد نہ ہوگا، اور پھر غلام نے صاف کہہ دیا کہ خود اللہ قرآن مجید کا فنا ہو جانا ہی ممکن ہے۔ اور فنا ہونا صفت مخلوق کی ہے

تو معلوم ہو کہ دیوبندیوں کے عقیدہ میں قرآن مجید بھی حادث اور مخلوق ہے۔ خدو کہ عزہ ہی۔

(۱) خلاصہ یہ نکلا کہ مابہ النواع بین الغلطین (امکان فی

الحلام الغلطی ہے۔

(المبدأ المثل، صدر دیوبند ۱۱ ص ۴۴)

دعوتہ باللہ خدا کے کلام لفظی یعنی
قرآن مجید کا جھوٹا ہونا ممکن ہے

(۲) صدق اور کذب میں تعادل تضاد ہے۔۔۔ اور میر تقی میر لفظی میں مقدم ہیں۔

(بہار التواضع ص ۲۱۰ سطر ۵)

(۳) تو اس قدمہ علی الجاہل عن غیبا الواقع بالکلام الغلطی کو میں کا مشہور نثران علیہ میں اس وقت امکان
کذب ہو گیا ہے جو کہ جو پیش و جو ہم لغوام ہونے کے قابل ترک ہے۔۔۔ امتناع بالغیر کے ہم قابل ہیں۔ لیکن
اس سے امکان بالذات کی نفی نہیں ہوتی۔ فاختصار المقتبہ وجہ التناقض واسکتوا الحمد لله حمدا
طیباً علیہ عافیہ علی علامۃ الحق وانما مانتہ الباطل جارا الحق و ذوق الباطل انت الباطل کان
من هو قائلہ و ما قیل انت الحق یملو ولا یملی

(بہار التواضع ص ۲۱۱ سطر ۸۳۴ متفقہ سطر ۱۰۰)

خوش ہے۔۔۔ خدا تعالیٰ کے کلام لفظی یعنی قرآن مجید اور کلام اللہ میں امکان جھوٹ نہاں کس قدر دیوبندی مولیوں کی
بے علمی اور متزلزلانہ اور متعادی ہے اور میر تقی میر صاحب خود متعترف ہیں کہ واقعی یہ عنوان خدا تعالیٰ کی بے ادبی کا ہے
لغوام کی دشت کی دھڑ سے اسے ترک کر دینا چاہیے افسوس کہ تعادلی صاحب خدا کے خوف سے تو زور سے
اور لغوام کے ڈر سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں لوگ ہیں بے دین سمجھ کر کہہ رہے ہیں اعلوئے اندسے لگائے دفرہ دینا بند ہی
ذکر دین اور میر تقی میر صاحب خدا کے کلام میں جھوٹ کا امکان ثابت کر کے فرماتے ہیں الحمد للہ ہم نے اپنے خدا
کے جھوٹ کا ثبوت دے دیا۔ مبارک یعنی ہمیں اور ہمارے خدا کا جھوٹ پر محمد مبارک علیہ السلام کی نفی یعنی ہم نے
اپنے خدا کے جھوٹ کی نفی ہو کر ثابت کر دیا۔ اور جارا الحق و ذوق الباطل یعنی جھوٹ خدا کے لیے کیا ہو گیا۔ اور باطل یعنی
اس کا پچا ہونا خدا سے دور کر دیا گیا۔ پھر فرمایا الحق یملو الباطل یعنی خدا کا جھوٹ ہی ہمیشہ بلند رہے گا۔ اس پر بھی خدا کا
سچا ہونا بلند نہ ہو سکے گا۔ معاذ اللہ تم معاذ اللہ۔

کلام نفی اور کلام لفظی میں فرق ہے کیونکہ کلام لفظی حادث ہے اور قدم ہے لہذا اگر
دیوبندی غدر کلام لفظی میں جھوٹ کا امکان مان لیا جاوے تو خدا تعالیٰ کے کلام نفی میں کوئی فرق نہیں آتا
اور نہ ہی خدا کی توہین ہوتی ہے۔ (دیوبندی کی پیش اور فریب کاری ہے)

(دیکھو بہار التواضع جلد اول وغیرہ)

اسلامی جواب

کلام متعلق تبریک کر سکتے ہیں کسی معنی سے ہے یا یہ معنی سے ہے بعد الفاظ میں، ضرور ہے کہ معنی سے تعبیر ہے اور معنی کلام نفسی ہے، اب ہم سوچتے ہیں کہ حدیث کذابہ کا معنی کو عارض ہوا یا الفاظ کو، ضرور ہے کہ معنی ہی کو عارض ہے اس کے ذریعے سے الفاظ پر تو کذاب کلام نفسی پر ہوا صرف کلام لفظی پر معنی اگر سلطان واقع ہیں تو صادق و در کذاب الفاظ اگر اس کے موافق ہیں تو یہ صادق ہو گا تو وہ بھی صادق اور یہ کذاب تو وہ بھی کذاب اور اگر موافق نہیں تو میری نہ ہوئی بشر کا کلام نہیں، زید کے ذہن میں ایک معنی ہیں یہ قائل کہ اگر الفاظ میں یہ نہیں واقع ہیں تو میرے سے اس کی تفسیر ہی نہ ہوئی اور اگر زید کا نہیں ہے تو معنی صادق ہوں گے، تو یہ بھی صادق ہو گا۔ اور وہ کذاب تو یہ بھی کذاب۔ الخ (لہذا خدا کے کلام نفسی میں امکان جھوٹ ماننا دیوبندی کی سرسرا جالت ہے۔)

و لفظ ذات الخیر عزت پر بھی رضی اللہ عنہ ہم ص ۳۰

قال حمد لله حمد اکتبر اطلب امیاء کا علی اعلامہ الحق وانما حاقہ الباطل
جاء الحق وذهب الباطل اذا الباطل هان و هو قاصد من اصدق من اقل حدیثا۔

خاندان اہلبیت نبوت کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

شکل اول کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کے متعلق دیوبندیوں کی از حد درجہ بداعتادی تو آپ نے ملاحظہ کر لی سب شے نقل تھی
یعنی اہل بیت نبوی کے متعلق دیوبندی مولویوں کی ناپاک جراتیں اور بداعتادی بھی ملاحظہ کیجیے۔

چونکہ دیوبندی مذہب خارجیت و بیزیت کی بنیاد ہے اور انہیں دیوبندیوں کے پیشواؤں نے ہی اولاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بچتی قرار دے کر آپ کو شہید کرنے تک چین نہ لیا تھا اور پھر کوہکے میدان میں خاندان نبوت کے انہیں دشمنوں نے اہل بیت اطہار پر جو ظالم ڈھائے وہ کسی سے مخفی نہیں، پھر ستم یہ کہ ان ظالموں نے تو آپ رسول کی زمک میں یہ جتنا گلیاں کی تھیں مگر دیوبندی کے شیخ احمد شہل اور مولویوں نے تو آج تیرہ سو برس گزر جانے کے بعد بھی خاندان رسول کو قیوں میں زندہ سائی میں حکمرانی ہے اہل بیت نبوت کے متعلق دیوبندی علماء کی بداعتادیوں کے چند نمونے ملاحظہ ہوتے۔

(۱) ذکر شہادت کا آیام مشرورہ حرم میں کرنا ایسا بہت رد افض کے
منہ ہے۔

(رقادی رشیدیہ ص ۱۱۵، ص ۱۵۵، ص ۱۵۵)

حضرت امام حسین علیہ السلام
کا ذکر کرنا بھی حرام ہے

(۲) حرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام اگرچہ بڑا ایسا صحیح ہو یا سبیل لنگنا، شہرت پانا یا چندہ سبیل اہل شہرت میں دنیا و دودھ پلانا سب نام درست اور شہرہ افض کی وجہ سے حرام ہیں۔ (رقادی رشیدیہ ص ۱۱۵، ص ۱۱۳، ص ۱۵۵)

حضرت امام حسین علیہ السلام
کا حکم کرنا حرام ہے

معاویہ: حکم کرنا امام حسین کا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: حکم اس وقت تک واجب آپ شہید ہوئے۔ تاہم حکم کرنا کسی
کے واسطے شرع میں حلال نہیں۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(رشتہ دار گنگوہی مفتی محمد رفیع الدینی رشتہ یہ ۲۵، ص ۱۴۳، سطر ۱۲)

دوٹے۔ معلوم ہوا ہے کہ دیوبندی علماء کے عقیدہ میں امام حسین علیہ السلام کا حکم دینا اگر کبھی منع ہے۔ یہ
بات بڑی بدعت کا شریک ہے۔ ورنہ علمائے اہلسنت و جماعت کے سینوں میں سے تو سنا کر لایا کہ داستانِ کیم کی وقت بھی
خاموش نہیں کی جاسکتی۔ اور بیعتِ علف و ملت شریعہ میں نہ کہ حکم امام عالی مقام علیہ السلام کا بھیج دیا۔ و شرعی
محدود کے اندر کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

و تمام سال و مجلس و رفاۃ فیہ غیر منع ہیں۔ مجلس و کوفات شریف و مجلس شہادت حسین، اول کہ
مردم روز عاشورا ایک دو روز پیش ازین قریب چار صد جمع شوند کہ رفتن علی حسین کہ وہ حدیث شریف و
شہدہ در بیان ہی آید (القول فیہ) بڑے گروے شود خواہاں ہائے متوحش کہ حضرت ابن عباس و دیگر صحابہ و ائمہ و
ولاہ و فرط حزن و اندوہ و بے مبارک جناب رسالت اکمل اللہ علیہ و سلم سے گفتار و ذکر و دعا و اذان ختم
قرآن مجید و حج بیت خواندہ ہوا حضرت فاطمہ زہرا سے آید۔ (دیوبندی فتا)

و فتاویٰ حوزی و اہل مطہرہ و مجتہدین ص ۱۰۵، سطر ۱۰ و غیرہ

اور اگر کہ حسین محض شہید و افضل کی وجہ سے ہی حرام ہے تو پھر دیوبندیوں کو نماز و غیرہ بھی چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ
روافض بھی نماز پڑھتے ہیں تو ان سے شائبہ نہ ہو جائے اور پھر لطف یہ کہ دیوبندی امام حسین علیہ السلام کے ذکر و حکم کو
حرام کہتے ہیں۔ اور اپنے مولویوں کا حکم و فکر بیکان کا مقررینا و فوج کرنا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی کے مرنے کے بعد دیوبند کے شیخ احمد مولوی محمد الحسن صاحب دیوبندی نے ایک باقاعدہ مرتبہ تصنیف کیا جس
میں وہ گنگوہی صاحب کے متعلق حکم کرنا ہوا لکھتا ہے۔

- ۱۔ غفل مرشد عالم رشید الدین والملت
 - ۲۔ ہزاروں کلمہ میں دنیا میں تائیں تاں کس کس کا
 - ۳۔ جہاں تھا خندہ ششادی و جان سے خوش نام
- دیکھئے یہاں سب کچھ جائز ہے۔ اور پھر فتی کا جاری ہے کہ مرنے و دم تک ہمیشہ گنگوہی صاحب کا حکم ہی کرتے
ہوئیں گے مگر امام حسین کا حکم کرنا منع ہے۔ خود بخود۔

حضرت خاتونِ جنت فاطمہ الزہراءؑ کی شان میں دیوبندیوں کی گستاخی

معاذ اللہ سیدۃ النساءؑ ایک دیوبندی مولوی کو لباس پستیا

ایک دن جناب ولایت باب حضرت علیؑ رحمۃ اللہ وجہ اور جناب سیدۃ النساءؑ فاطمہ الزہراءؑ رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا پس جناب علیؑ رضی اللہ عنہ نے جناب کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا اور آپ کے بدن کی خوب پھلج سے شست و شو کی جس طرح والدین اپنے بچوں کو مناسبتہ اور شست و شو کستے ہیں۔ اور جناب فاطمہ الزہراءؑ رضی اللہ عنہا نے نہایت عمدہ اور قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے آپ کو پہنایا۔

(عراق مستقیم در دست مولوی اسماعیل امام اول دیوبندی مذہب ص ۷۲ مطبوعہ ۱۳۰۴ھ)

(عراق مستقیم خاری ص ۴۴۶ مطبوعہ ۱۳۰۴ھ)

خوش ہے یہ امام دیوبند کو فاطمہؑ کا میل ہے جسے دیوبندی شدید و قہر کہہ کر کہیں سے کہیں پہنچا دیا کرتے ہیں۔ اسلامی نقطہ کے خلاف مولوی اسماعیلؑ کی یہ بڑی کمزور بات حضرت علیؑ نے مولوی سید صاحب کو بھول کی طرح قتل دیا۔ یہی جن طرح اس بچے کو خوب بلا دیتے دھوتی ہے، معاذ اللہ حضرت علیؑ نے بھی سید صاحب کو ایسا ہی غسل دیا۔ یہ کس قدر ملامت کی شان میں مولوی اسماعیلؑ کی بد اعتقادی ہے، کیا بالائے کوفی کو کوئی بھی انسان بھول کی طرح شست و شو کر کے غسل دے سکتا ہے؟ معاذ اللہ! پھر وہ خاتونِ جنت کریم کے دامن پاک کے صدف کا نامت کو پردہ داری تعصیب ہوئی ان کے ہاں دیوبند کے شہید کی ہر جرات معاذ اللہ سیدۃ النساءؑ ایک اجنبی آدمی کو بلا پردہ لباس پہنایا اس سے بڑھ کر کج خلق جگر رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادویہ گستاخی ہو سکتی ہے۔ ایسا افریقہ کیا ہے جسے ان دشمنانِ اہل بیتؑ بھولتے ہوئے ذرا خوف نہ کیا۔ اگر کوئی شخص کسی دیوبندی مولوی صاحب کو بھولے کو مولوی صاحب آپ کی بیٹی سے آج رات مجھے لباس پہنایا تو پھر دیکھیے کہ مولوی صاحب کس طرح جوش میں آکر اس بے جا سے پرخوسے پڑتے ہیں۔ مگر اگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ گستاخی کستے ہوئے دیوبندیوں کو ذرا خوف نہ کیا (DA'EFJOGENT) محترمین کی مانند کھائیں گے۔

(۱) محرم میں سبیل لگانا شریعت پلانا یا چندہ سبیل اور

شریت میں دینا یا دو بھر پلانا سبب نادر مستند اور

امام حسین علیہ السلام کی سبیل کا پانی حرام

تشبیہ و افتقار جس کے بارے میں فقط در شہادہ (فتویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)

(۲) چونکہ شریعت و سبیل کے بارے میں عام جملہ اقرب فی اللہ کی شریعت دیکھتے ہیں حالانکہ اقرب بہر حق اللہ کا حق ہے اس لیے اس تمام شریعت و پانی ناجائز و حرام ہے (بیان مولوی احتشام الحق صاحب تعاونی اخبار مجتہد ستر

۹۵۰ ص ۶ کاظم ۳۷ مطر ۱۲

خوشے :- امام حسین علیہ السلام کی سبیل کا پانی تو حرام مگر دیوبندی تو سب سے ہندوؤں کی سڑی رو پہلے کی سبیل کا پانی حلال دیا کہ ہے۔ (دیکھو بحث دیوبندی فقہ کے مسائل)

بعض نقیض کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلیہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور مجدد الہت ثانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کے روئے پیچھے بیٹے ہوئے ہیں یہ کیسے درست؟
روضہ حرام بننا ہوا ہے جائز ہوئے؟ لا

الجواب :- تیمور پر گنبد اور فرش پیچھے بنانا جائز و حرام ہے۔ بنانے والے اور اس کی فعل سے راضی ہوں، گنبد گرا دیں۔
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۱۲۷ مطر ۵)

خوشے :- معلوم ہو کہ دیوبندیوں کے نزدیک مسکراہ و عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا روضہ سب حرام ہیں معاذ اللہ۔ جن مجویان ہار لگاوا الہی پر محبت اللہ کا ہر وقت نزول برہان پر دیوبندی ہر وقت حرام کا سید بتاتے ہیں خیر سناؤں کے منہ اوں کی قبروں پر فرش تو بیفتا ہے دیوبند حرام ٹھہرا پر گنبد ہی چشتیوں کے دیوبندی مولوی کی قبر پر چید گاہ کے قریب ہی ہوئی ہے، اس پر فرش پیچھا اور کچہ جو لگایا گیا ہے۔ اس سے چارے پر اس نقد حرام کاری کا پوچھ کیوں ڈالنا گیا ہے پس جس صاحب کی مرضی ہو وہاں جا کر ملاحظہ کر لے دیوبندیوں کی قبروں پر تو سب کچھ جائز مگر امام حسین علیہ السلام کی قبر تک پر سب حرام ان خادجیوں کو خدا ہی سنبھالے۔

جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا
کی توہین و ہتک کا از حد درجہ خطرناک دیوبندی اقدام

ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سے چٹائی ہم اپنے ہو گئے۔

معاذ اللہ ایک دیوبندی مولوی
حضرت فاطمہ الزہرا کے سینے سے

واقعات ایسیرتھاوی ص ۱ ص ۳۷ مطر ۱

خوشے :- میر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ہے جسے دیوبندی حکیم الامت وغیرہ کے خطابات سے یاد کیا کرتے ہیں اور اسے رسول اللہ کے تمام کچھ اپنے جانتے سے بھی گریہ نہیں کرتے تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے مولوی فضل الرحمن صاحب تیار ہو گئے تھانوی معاذ اللہ خاتون جنت نے ان کو بیٹے سے لگایا اور مولوی صاحب خاتون جنت کے سینے سے لگ گئے اور درست ہو گئے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

مسلمانوں پر جس قسم کے ایمان کی قسم تھوڑی دیر کے لیے جتنے ایمان سے نوزکرہ اور کثرتِ جگہ کی کے مقامِ عورت کو بھی پاک و چوائس ہائی کے رب نے تطہیر سے عطا فرمائی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہ کو تکلیف دی۔ اس نے مجھے تکلیف دی۔ (مشکوٰۃ)

مسلمانوں کو کھروا اور دیوبند کے حکیم الامت تھانوی صاحب کی یہ جرات تو دیکھو کہ اس نے کس قدر دیوبندیت حضرت خاتونِ جنت کی عورت و فحش سے بناوٹ کی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیٹی کے شرم و عیاں پر اس قدر غلامانہ حکم کیا کہ معاذ اللہ! آپ ایک غیر محرم، یعنی آدمی کے سینے سے لگیں۔ اور وہ دیوبند یوں کا رسول بھی معاذ اللہ! آپ کے سینے سے لگا۔ (الامان والحفیظ)

مسلمانوں! خدا واسوچہ کہ مرنائی کاویانی لمبین نے تو پاک جرات کر کے جگر گوشہ رسول پر حکم کیا تھا کہ معاذ اللہ! مائی صاحبہ نے مرنائی کا سر پٹی بان پر رکھا مگر تھانوی تو اس بول کے پاک سینے تک کی بے حرمتی کی جرات کر گیا۔ دیوبندی تو خاندانِ نبوت کی جگہ کی اور جنگ (INSULT) میں مرنائیوں سے بھی بڑھ کر۔ مولوی فضل الرحمن صاحب نے تو یہ کہایا نہ میں مرنائی مسیحہ میں ہر گزئی اور نہ ان کی کوئی گناہ ہے جس میں یہ سودگی درج ہو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ تھانوی صاحب کا کھڑا ہواستان ہے اور خارجی بڑبڑوں کو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو دل میں بغض و کفر تھا، اُس کا راستہ لوگوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک نورانی صاحبزادی پر حکم کر کے اپنا بغض نکالا۔

علمائے اہل سنت و جماعت کے سرافراہ علی حضرت پر مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم فرماتے ہیں :-

تیری نسل پاک میں ہے پتھر پتھر نور کا

تو ہے میں نور تیرا سب گھرا نہ نور کا

سید الشہداء شہیدِ کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام پر دیوبندیوں کا نیریزانہ حملہ

جس نے اس حکم کا خلاف کیا۔ مثال اس کی اس شخص کے ہے جو فکر سے نہ چلے بلکہ اپنے آباء و اجداد کے طریقے پر خلافِ راہ ہدایت سوا سوچنے کے چلے حد مر اس کا منہ آجائے۔ اور وہی

معاذ اللہ حضرت امام حسین علیہ السلام غلامِ باطن کے اندر سے تھے

چلا جائے اور جو دوسرا شخص جو اس کے مقابلے میں بیسھ مکتباً ہو کر نہیں چلتا بلکہ شیوہ قیام کر چلتا ہے اور ملتی و جبر ہو کر اپنی حد و ہود نہ آجائے اور وہ نہیں چلتا بلکہ صراطِ سقیم کو دیکھ کر چلتا ہے ان دونوں شخصوں میں کون اھلِ دیوبند کا

سے کور کرانہ مرد و کرملہ تا بیعتی چون حسین اندر بلا

(ملفوظات مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی، ص ۳۹۹، سطر ۱۵۴)

خوش ہے۔ یہ تفسیر مولوی حسین علی صاحب اہیت (حق بنی مسکب کی کہ را ہے) خطا ہے کہ یہ حالت کفایت بیان ہو رہی ہے کیونکہ اس سے قبل ان السخا فزون الخاف عذروا، حالت موجود ہے، بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ مسکب سے مراد ابو جہل ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ سارے کافر و امیہ ہیں۔ دو کچھ تفسیر حقانی، مگر مفسر صاحب فہم کو امام دیوبند نے مسکب کا مصداق امام عالی مقام کو بنا کر اس کا رو بہ کار معاذ اللہ ابو جہل اور کفار سے ملا دیا جس کے نزدیک عالمگیر و عاقبت کے سامنے کائنات کی قسم و دانش ذاتی سے ادب سمجھائے اس ذات پاک پر کچھ رو ہونے کا حکم لگانا، بیگز گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بڑھ کر اور کیا جنگ ہو سکتی ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک بیویوں انوارِ مطہرات اہمات المؤمنین کے متعلق دیوبندی علماء کے ناپاک عقاید

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت حق تعالیٰ کا چالیس بیٹا تھا، فرمایا ان کی سادگی و سیداری اور سب سے نفی۔ یہ جیسا جہت تھا، مگر ایسی اچھی طبیعت کا آدمی کھڑی ہے۔۔۔ ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے اور کوئی صورت نہ تھی۔۔۔ نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھی تھی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لائے والی ہیں، اس سے میں یہ تعبیر کیا کہ جو نسبت بیکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی، وہ ہی نسبت ان کو ہے۔ (معاذ اللہ)

(افاضات البیہ تھاوی ج ۱ ص ۴۴ مطبعہ ۲۳)

خوش ہے۔ یہ مولوی اشرف علی صاحب کا لفظ ہے، چونکہ تھاوی صاحب امت دیوبند ہے لہذا الامت میں اس لیے ہم قاذوہ جہان ہیں اگر کیا کہیں؟ بہتر یہی ہے کہ نظریں تھاوی صاحب کے اس ناپاک نظریہ پر بخود کوڑے کے فیصلہ فرمائیں، تھاوی صاحب کا خواب میں امام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مکان میں آنے والی دیکھ کر کہتا کہ اس سے میں یہ سمجھا کہ عائشہ صدیقہ کی لڑکی کوئی عورت میرے ہاتھ سے نکلتی والی ہے اس سے بڑھ کر امام المؤمنین کی توہین کا اور کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے۔ اور تھاوی صاحب کی بے ادبی کا اور کیا مزید ثروت ہو سکتا ہے۔ فرمایا ابھی تو یہ ہے ورنہ واجہ امہات صحابہ میں اس ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں کافروں کی بائیں ہیں اور تھاوی صاحب ان کو دیکھ کر جو یہی سے تعبیر کرتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خلاص دن مجھے خلاص دیوبندی مولوی صاحب کی ماں خواب میں ملی تھی، تو میں نے یہ سمجھا کہ اس

جسے محبت میرے ہاتھ لگنے والی ہے۔ تو دوبندی مولوی جل اٹھیں گے مگر اتنا کہ کوئین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک پوری کو اپنی جود سے شبہ دیتے ہوئے انہیں کچھ خوف دیا۔ خالی اللہ تعالیٰ۔

پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ
امام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی مزار پر توہین کی مسجد قیام میں حاضر ہیں، وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہ
 بھی ہیں یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش۔ انہوں نے دریافت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھو گی؟ انہوں نے
 بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور، آئیے میں کسی سے کہہ کر یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں، اب بڑے غور اور برصرت سے ان کی
 طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت و شکل وضع دیکھیں چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے، یہ حضرت صدیقہ کیسے ہوئیں۔ (معاذ اللہ)
 (الحکم الامت مصنفہ عبدالعزیز بن ابی ذی مطبوعہ سادات اعظمیہ صفحہ ۵۵۹)

نوٹ ہے:۔ یہ خواب اشرف علی صاحب کے خاص حواری عبدالمجید آبادی نے لکھا ہے، اس میں اس نے تھانوی
 جی کی بی بی کو کماؤا اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو اور تھانوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص الیٰی مثل بنایا ہے پھر
 اس نے جب یہ خواب تھانوی جی کو لکھ کر بھیجے تھے تو وہ اس کی تمیز میں لکھتا ہے کہ تبین احصاف میں میری بی بی حضرت
 عائشہ صدیقہ کی وارث ہے۔ (غور باللہ) کہ حال ایک ہندوستانی عورت اور کہاں ذات پاک صدیقہ اور کچھ سی خواب کے
 متعلق تھانوی جی لکھتے ہیں:

دو یا تے حال کا بامشرقت میں سے ہونا محبت مشرعیہ سے ثابت ہے۔ اس لیے اس کو شرافت سمجھا اور اس پر
 مسرور ہونا فوہن فیہ ہے۔ (الحکم الامت مصنفہ عبدالعزیز بن ابی ذی ص ۵۵۹)

مسلمان ائمہ فرمایں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر ان کی کسی بیوی کے متعلق کہنا کہ (معاذ اللہ) حضرت
 صدیقہ مولوی اشرف علی کے گھر آئے والی ہیں، ایذا باللہ ایذا باللہ حضرت صدیقہ کی وہ ذات پاک جن کی سواری کی
 مبارک اونٹنی کے چار پر ہزاری بائیں قربان جن کی انہیں پاک کے صدقہ مسلمانوں کی حضرت برگی دوبندی انہیں دیکھ کر
 کہیں بیوی ہاتھ لگنے کی تمیز کر لیں خدا کی بناء ہم اس ناپاک نسبت کی کماؤ تھانوی جی کی کتاب اخلاص الیوم سے دے آئے
 ہیں۔ اب ایک اور میر کتاب کی عبارت ملاحظہ ہو تھانوی اپنی چوڑی شادی کے متعلق لکھتا ہے:

ایک ذکر صالح کو مکشوف ہو کہ احقر کے گھر (معاذ اللہ) حضرت عائشہ کے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے
 کہا، مائیں اور میں اسی طرف منتقل ہوا۔ اس میں سبقت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا حضور کا حسن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 بہت کم عمر تھیں، انہی قصہ یہاں ہے۔

(القطب المذہب تھانوی ص ۸۷)

تو جان دینی سے بڑھا آدمی نکاح کر کے کیا اپنی اس کو گھر میں آئے گا خواب گھر گھر اپنی بیوی کی بشارت سے تشبیہ دے سکتا ہے۔ یہ تو دیوبندی امت کے حکیموں کا ہی کام ہے (لا حول والاقوة الا باللہ العلیٰ العظیم)۔

ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں عطا اللہ شاہ بخاری کی گستاخی معاذ اللہ اہل ایمان المؤمنین دیوبندی ملاؤں کے دروازے پر مسائل اور فریادی بن کر آئیں اور بے دلیل کے امیر شریعت عطا اللہ شاہ بخاری سے تقریر کرتے ہوئے کہا،

آج مشق کیا کرتے آندا اور مولانا احمد سید بکری کے دروازے پر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ آئیں اور فرمایا ہم فتنہ سازی مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کھارنے ہمیں گایاں دی ہیں۔ اسے سمجھو ام المؤمنین عائشہ دروازے پر تو گھڑی نہیں۔

(سید عطا اللہ شاہ بخاری مصنفہ شورش کا شیعہ میں ص ۱۶۹)

ناظرین کو نوکرین کہ اہل ایمان جن کی عزت کا خدا حافظ ہیں کے دامن تطہیر کی تائید میں اللہ تعالیٰ قرآن نازل فرما کہ کائنات کی مخلوقات جن کے فیطن مبارک کے حصے سے مل ہیں دیوبندی ملاؤں کے شان گھرنے میں ازواج مطہرات رسول کی شان میں ایسی گستاخی کر کہ کھا بیت اللہ جیسے مسجد فرودش مندوستانی ملاؤں کے دروازے پر فریاد لے کر آئیں، ایسا ذبا شد۔ خدا کی پناہ۔

حضرات صحابہ کرام خلفائے راشدین، رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق دیوبندیوں کے پناہ کا عقیدہ

چونکہ کرسے اور چونکہ کرسے انقیسات اور جذبات سے عاری ہو کر محض خدا کے لیے اس کی رضا جوئی کے لیے اور اس کے نظام عدل کی برقراری کے لیے کرسے اسلام کی بزرگ ترین مطالبہ سے اور یہ اتنا بزرگ ہے کہ ایک مرتبہ صدیق اکبر کی جانب سے نفس متوسع

معاذ اللہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کافرانہ تکلیفیت

اور سرِ بالیت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چونک گیا مگر اسلام کی روح۔۔۔۔۔ اتنی سی غیر اسلامی حیثیت کو بھی برونشست نہیں کرتی۔ الخ

(ترجمان القرآن، ماری ایوان اعلیٰ، مودودی ص ۲۰۰ بابت دبیع اثنی عشر ص ۱۳۵)

خوش ہے۔۔۔ معاذ اللہ۔ دیوبندیوں کے نزدیک حضرت صدیق اکبر کے باطن سے باوجود اسلام سے شرف جو ملنے کے بھی غیر اسلامی حیثیت نہیں لگائی تھی۔ وہ صدیق اکبر ہیں کہ جن کے متعلق آپ ہر جگہ کے خلیفہ میں اور اہم بالصدقین ہم فاضلہم باحقق نہ کرتے ہیں مگر دیوبندیوں کو خلیفہ رسول پر حملہ کرتے ہوئے کچھ خوف نہیں آتا۔

لیکن دنیا تو پر بندھی کے آگے سر ٹک دیسے کی تو کڑی اور بزرگ انسان کو تمام ہر شے سے بچنے کی وجہ سے بڑی کھجی آہی ہے۔۔۔۔۔ غائب یہی وہ شخصیت ہے کہ کمالِ حقارت میں نہ ملے۔ جس نے ملتِ مصلحتوں کے وقت اضطراری طور پر حضرت لکھنؤ کو تھوڑی دیر کے لیے مطلوب کر لیا تھا۔۔۔ یہ غیر شخصیت کی زندگی جو سوسائٹی میں قائم تھا، (ترجمان القرآن، ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ، ص ۲۸۶)

فوشے۔ یعنی خلافِ حق سے بھی وہ پرانی شخصیت پرستی نکلی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر شخصیت سے مطلوب ہو کر اپنی اسلامی قانونِ خراب کر بیٹھے۔ (معاذ اللہ)

اس سے تو مسلم ہو کر کو وہی صاحبِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت دشمن ہیں۔ یاد رہے کہ دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس فاروقِ اعظم پر ہے جن کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ لو کان بعدی فی

لحان عمر۔

برسوں کی تعلیم و تربیت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سیدانِ جنگ (ترجمان القرآن، ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ، ص ۲۹۲)

نعموذاً یا صحابہ کرام کی کوتاہ بینی میں لائے اور باوجود اس کے ان کی ذہنیعت میں انقلابِ عظیم رونما ہو چکا تھا مگر پھر بھی اسلام کی ابتداء ہی ان کے ہاں صحابہ کرام جہاد کی سبیل اللہ کی اصل پرست کو سمجھنے میں بار بار غلطیاں کر جاتے تھے۔

حضرت خالد کی بے تمیزی

حضرت خالد جیسے صاحبِ فہم انسان کو بھی اس غیر اسلامی جذبہ کے خدو کی تیز شکل ہو گئی۔ (ترجمان القرآن، ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ، ص ۵۰)

صحابہ کرام کی خود غرضی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے تشرف سے جاننے کے بعد۔۔۔۔۔ تشریف ہی سادہ استحقاق سے بیکار ہو کر اپنی زبانوں کا مواضع بنائے۔ (ترجمان القرآن، ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ، ص ۲۹۱)

خوش ہے۔ مسلم ہو کر دیوبندیوں کے نزدیک کوئی صحابی بھی حضور کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر نہیں چلا۔ صحابہ کرام کے متعلق وہ نفس کا بھی نہ نظر ہے۔

سوال ہے: صحابہ کرام میں دوسروں کو دیکھنے والا نہایت دجاہلت سے خائف ہو گیا یا نہیں۔۔۔۔۔ الام۔

الجواب ہے: وہ اپنے اس کبر و کسب سے نہایت دجاہلت سے

معاذ اللہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والا شخص بھی یہ کاشی دہتا ہے

خارج نہ ہوگا۔ فقط (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳)

نوٹ ہے۔ حالانکہ علمائے اہل سنت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ:

جو حضرت یحییٰ بن عبد بن ابیہ و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو ان میں سے ایک کی گستاخی کیے اگرچہ صرف اسے نقد کر انہیں امام و خلیفہ برحق زمانے کے کتب معتبرہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ فرج و خویش کی تصریحات پر عمل کا فرض ہے۔

(رد المحتار صفحہ مولانا احمد رضا خان بریلوی ص ۱۱۳)

دیوبندی نوکرت، مہرجان، منہف، "تصدوی کے تصور عقل سے اپنے آئین میں سنی علماء کو بھڑکھڑا کر خود سے بڑا دیکر محاذِ اہل سنتی علماء میں رکے حامی ہیں۔ حالانکہ محاذِ توکل بالکل یکس نکلا۔ دیوبندی فقریہ نکالنے جاڑ کریں۔ (ملفوظات، فتاویٰ ج ۳ ص ۱۸۴) دیوبندی صحابہ کرام کو کافر کہنے والے کو پکارتی باتیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۴۱) دیوبندی گٹاؤں میں صاحب نام کرکریں اور بیٹیں (مشرقیہ محمود الحسن ص ۳) یہ سب پارتی بل کر بھی دیوبندی توپ کے خفیہ رستے اور شیعہ ہونے کی ڈگری بریلوی علماء پر لگا دی گئی

کے۔ بریس عقل و دانش سب بد گریست

حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شکل میں شیطان اگر صحابہ میں سے کسی کو خطاب میں دیکھے مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو۔ ابن حضرات کی صورت میں شیطان کہتا ہے۔

(فتاویٰ امیر تھانوی ج ۲ ص ۱۸۲، ۱۸۳)

نوٹ ہے۔ یہ دو دیوبندی اور دوسرے دیوبندی اتفاقاً بالکل متحد ہیں۔ اور ان کی آج کل کش مکش چندہ اور قربانی کی کھالوں کی جنگ ہے۔ اور اگر محاذِ نصرت کی دھنعت لگ کے پور پرنٹ کیا تو کل غریب گڑھے کی چوٹی پر بیٹھیں گے دوسرے دو تمام اہل اسلام کو جتنی و شرک کہنے میں یہ دو پارٹیاں مکمل طورہ وقاب دیکھ جاں ہیں۔ اس لیے ہم نے بعض مقامات پر محدودی اور بات کو بھی پیش کر دیا ہے۔

حضرات صحابہ کرام کے عداوت گرائے گئے تو دیوبندیوں نے یہ کہہ کر اپنی پشت ڈال کر خوشیاں منائیں ان سو دنے اسلحہ صحابہ کرام کی قبروں کو سدا کرنا شروع کیا تو ہندوستان میں مسلمانوں میں ایک جیساں سا پیدا ہو گیا۔ اکثر لوگ مذہباً قسطنطنیہ کے خلاف دیکھے، شاہ جی دھولوی، مظاہر اللہ شاہ، امیر شریعت دیوبند اور سب دیوبندیوں نے

ان لوگوں کا ساتھ دیا جو ابن مسعود کے حق میں تھے، وہ آپ نے عقاید کی بحث کو نافی و رد میں لگھا، یہی علماء دائرہ شہادت مسند شریک
مس دہم، یعنی دیوبندیوں نے حضرت عثمان غنی، عبدالرحمن بن عوف، حضرت فاطمہ الزہراء رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ شریک ہو کر
قرآن کے لوگوں سے پاش پاش ہونے دیکھ کر کھلی کے چرخ جلائے تھے، خارجیہ، رافضیہ کا نتیجہ تھا، یہ شاہ جی تمام اہل مسند
دیوبند کے متفقہ اہم ہیں (دیکھو علیہ الرحمۃ) مسند شریک کا نتیجہ ہے

ایمان کے متعلق دیوبندیوں کا ناپاک عقیدہ

ایمان کے دو چیزیں خدا کو خدا سمجھنا اور رسول کو رسول سمجھنا اور خدا کو خدا سمجھنا اسی طرح جو کہے
کہ میں کا شریک کسی کو نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اسی طرح جو کہے کہ میں اس کے سوا سنے
بے عمل مسلمان کا فرہیں کسی کی راہ نہ پڑے۔ اس پہلی بات کو توحید کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو شرک اور دوسری
بات کو تابع سنت کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو بدعت، سو ہر کسی کو چاہیے کہ توحید اور اتباع سنت کو خوب پکڑے
اور شرک و بدعت سے بچے کیونکہ وہ چیزیں اصل ایمان میں خلل ڈالتی ہیں اور باقی اہل ایمان میں خلل ڈالتے ہیں
(تقویمہ الایمان ص ۳۴، سطر ۱۰ و ۱۱)

دھوئے :- اس عبارت میں ایمان کے دو جز تھے توحید اور اتباع سنت، حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اتباع
سنت عمل کا نام اور اصل عقیدہ توحید کی طرح ایمان میں داخل نہیں ہے۔ اور اگر اس عبارت میں شرک و بدعت کو اصل ایمان
بتقدیمہ کہیں طرح شرک سے اصل ایمان جہادرتا ہے۔ اسی طرح بدعت سے بھی ایمان کا جزو جانتا ہے۔ حالانکہ دیوبندیوں
کا یہ نظریہ اصل سنت و جہاد سے خلاف ہے بلکہ مذہب خارجیوں اور معتزلیوں کا ہے، دیکھو عقاید کی سب سے
معتبر اور مشہور کتاب شریعت نقیہ میں ہے۔

الکبیرۃ لا تخرج العبد المؤمن لبقاۃ التصدیق اللہ، هو حقیقۃ الایمان
خلا فالمتحرکۃ حیث زعموا ان من ینکب الکبیرۃ لیس بمومن ولا کافر
وال قولہ، بنا علی ان الاعمال عندہ مجرد من حقیقۃ الایمان۔ ولا
تدخل احدی العبد المؤمن فی الکفر خلا فالنحواج فاحذر هذا هیول الی ادت
من ینکب الکبیرۃ بل الصفیۃ البیضاء کا خیر الخ۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ مذہب اہل سنت یہ ہے کہ کمال ایمان کا جزو نہیں، اعمال کو ایمان کا جزو قرار دینا غلط ہے
مستتر کہ مذہب ہے۔ جو باطنی اسلام کے نزدیک مگر ایمان صرف تصدیق ہے اور ظاہری بھی حالت بلکہ و اگر ان میں عمل الوسط

ہے (دیکھو شرح فتاویٰ زیر ملاحظہ) کہ دیوبندیوں کے نزدیک ایمان صرف خدا کو خدا ماننے اور رسول کو رسول سمجھنے کا نام ہے جس میں ان کے نزدیک ایمان کی حقیقت ہے نہ اختلاف کی ضرورت، اعتراف کی حاجت، توایہ ایمان، تو یہود و نصاریٰ نے بھی رکھتے تھے۔ لہذا اہل اہل کتاب بعد حقانیت اہل حقانیت سے انکار کیا۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ جاننا تھا خود امام دیوبند یہ اشرف علی تھانوی افاضات الیومید ۵ ص ۵۲ میں لکھتا ہے:

ایک صاحب مجھے پڑھے اس خط میں مستلحق لکھا کہ گاندھی موصوفہ ہے ہی، باقی رسالت تو اس کے متعلق سوال کرنے پر اس نے یہ کہا تھا، میں جانتا ہوں کہ جناب محمد رسول اللہ اللہ کے رسول ہیں۔

مقدس مذہب اسلام کے متعلق دیوبندیوں کا ناپاک عقیدہ

پس اگر اسلام مذہب اور مسلمان ایک قوم ہے تو یہاں کی ساری مشنریز میں کی بنا پر اسے افضل العباد اسلام مذہب نہیں کہنا چاہیے، اسے سے عقیم بھاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کسی مذہب کا اور مسلمان کسی قوم کا نام نہیں۔ لہذا

خوش ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ، یہی شگ مذہب اللہ کے نزدیک اسلام ہے اور یہی ان لوگوں کی بات و احادیث اس مشنریز کی موجود ہیں۔ تو ماذ اللہ خدا تعالیٰ نے بھی اسلام کو مذہب جاننے کی غلطی کی (مسلمانوں کو) (لوگوں کو)

اسلام سے گھر بہتر بدعت افضل۔ الخ۔

(تجدید اناس، مصنفہ ناتوقی، بانی دیوبند)

خوش ہے۔ دیوبندی حضرات فرماتے ہیں کہ بانی دیوبند کا یہ لفظ خلافت شریعت تو نہیں؟

گھر عسرفا عیب نہیں ہے۔

(افاضات الیومید ۶ ص ۶۵، ۳۱۳، ۳۱۴)

خدا نے کوئی نہ کوئی قانون علیٰ محمد پایا ہے۔ اور جب اس کی اطاعت کر رہے ہیں۔

(ترجمان القرآن، ابوالکلام آزاد، دیوبندی ۵ ص ۳۳)

دیوبندیوں کے نزدیک دھرم آریہ وغیرہ کا بڑوں کے تمام مذاہب سے ہے۔

ہشت کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

ان ہی حضرات کی برکت یعنی مقبولیت پر یاد آیا، حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ہشت ہے اور اس میں ایک طرف چھپرے کے مکان بنے ہوئے ہیں فرشتے تھے کہ میں نے دل میں کہا کہ اسے اللہ کیسی جنت ہے جس میں چھپری جس وقت مج کو دے سکے چھپرے نظر پڑے تو میرے ہی چھپرے تھے۔

(افانعات ایمہہ صفحہ نمبر ۱۶۱، سطر ۱۰)

نوٹ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے باگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الجنة من ذهب ولبنة من فضة وصلاح المسك الذخر وحبها وها الذل واليا قوت و تربتھا العرقون۔ (مشکوٰۃ مطبوعہ نور محمدی پریس ۱۹۰۷ء)

میں جنت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور کتنی عمدہ ہے اس کا گلہا ہے اور اس کے منکر پرستے موتی اور بات اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ مگر دیوبندی کہتے ہیں کہ جنت چیز چھپروں کا نام ہے معلوم ہو کہ دیوبندی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول متول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے ہوئے ہشت کے منکر ہیں اور جنت حشر منکر پران کا ایمان نہیں بلکہ ان کے نزدیک جنت صرف حدسہ دیوبند کا ہی نام ہے اور جو اس میں داخل ہو گیا وہ ہشتی ہو گیا۔ خواہ کھر کھرے یا کھراور۔

کیوں جناب؟

حضرت گنج شکر فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کا پناہ پناہ شریعت کے دروازہ مبارک کو ہشتی دروازہ کہنا گناہ بڑا ہے۔ مگر دیوبندیوں کو ہشت گناہ کیسے جان ہو گیا۔ حالانکہ مومن کی قبر کے متعلق تو خود حدیث شریف میں سے القبر روضة من رياض الجنة وکذا قالہ ص ۷۷ یعنی مومن کی قبر ہشت کا نام ہے تو اس کا دروازہ ہشتی کہلا سکتا ہے۔ مگر دیوبند کے بارے کوئی کس حد ہشت ہے؟

یہ عقاید دیوبندی امت کا ہشت اس کی حویں بھی ملاحظہ فرمائیے!

میں تو کہتا رہا ہوں کہ ہندوستان کی حویں حویں ہیں۔

ہندوستانی حویں حویں

(افانعات ایمہہ صفحہ نمبر ۱۳، سطر ۱۵)

نوٹ ہے۔ مرزا صاحب نے بھی اپنی امت کے لیے حویں بنائی تھیں تو قاضی صاحب نے بھی اپنی امت کے لیے

کوشش فرمائی اور ہندوستانی شاید اس لیے فرمایا کہ دیوبندی مذہب ہندوستان کے ہندوؤں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

روزانہ دس دس عورتوں سے مباشرت کا تھانوی نسخہ

ان عورتوں سے مباشرت کا اجماع
ہرگز ایسی مجموعہ رازدہ سالے خود سے تو اندک وہ نساں نام روز نو رسد گمراہ و اندک خود
بیرون تشریح تولد۔ زندگی ہیچ نہ مرے ۵ عدد۔ باب ہوش ۱۰ اور ۱۱۔ ورنہ گاہ گاہ
۵ تولد۔ شہد ۵ تولد۔ پرستور مجموعہ تیار سازندہ ہر روز چار تولد بخورند۔

(الطریقۃ والطریقۃ مصنف تھانوی ص ۶۳)

خوش ہے۔ تھانوی ہی نے اس بدیہی نسخہ میں ایک یا دو عورتوں سے دوبارہ جماع کرنے کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ وہ نساں
یعنی دس عدد عورتوں سے ایک روز کے بعد چھ یا سب مباشرت کا فرمان نہیں ترجیح فرمایا ہے جس کا تجزیہ پھر حرام محلی نہیں کیونکہ
حلال عورتوں کی کوہک وقت چار سے زیادہ کھینے کی شریعت میں اجازت نہیں تو ایک ہی دن میں وہ نساں کا کورس پورا کر لینا
بھی قابلِ تلامذہ ہے۔

سلسلہ لذت و جماع علی الدوام تشریح رکھنے کا تھانوی طریقہ

نیز لکھ کر دہ۔ تم تنگم مادی گرفتار ہا تم آئینہ بیاہ وین برقصیب طلا کردہ جماع مشغول شود انزال دکنہ زن
بستہ گردو۔

خوش ہے۔ اس بزرگ مذہب میں تھانوی صاحب نے سلسلہ جماع علی الدوام دہا کرنے کا طریقہ آئینہ ارشاد فرمایا ہے
اور آپ "انزال نہ کن زن بستہ گردو" یعنی کبھی انزال ہوگا ہی نہیں اسے فرمایا ہے میں کس منہیہ اور حکیم الامت نہ نسخہ تشریح
پر عمل کرنے والا ہوں ہر اسی عمل سے ہی مشرف رہے گا نہ انزال ہوگا کسی اور کام سے فرصت ملے کیونکہ آئینہ میں ہر اسی سے شاید
یہ سب ہدایات دیوبندی مذکورہ بالا بہشت اور عورتوں کی صلاحیتیں برقرار رکھنے کے لیے کی جارہی ہیں۔
دیوبندی عقاید کے برچندہ نوئے ذکر کر کے باقی بود طوالت ترک کرتے ہوئے اہل سنت و جماعت پلٹ کر اپنے دارے
دیوبندی حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ

گر ہر مرد و چشم من نہیں

نارزت کچھ کہ نامہ زینتی

اب دیوبندیوں کی ایک اور دنیا میں تشریف لے چلیے آپ کو دیوبندی روحانی دوکان کے پاس پستی ال کے چند

نوشے دکھائیں

باب (۵) پنجم

باب پنجم بزرگان دیوبند کا تصوف

(تصوف کا پہلا شعبہ اخلاقیات)

دیوبندی مذہب کے اماموں اور بزرگوں کی تہذیب و اخلاق۔

مولوی اشرف علی صاحب وغیرہ دیوبندیوں کے ملفوظات کے چند نمونے

محبت کے رنگوں نے حافظ حاجی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ حاجی نکاح کر لو۔
عورت کا فرج میٹھا تھا یا کڑوا؟

بڑا بیکار تھا کہ آتا میرے کو رنگوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سر سے کہتے تھے کہ بڑا مزہ ہے۔ ہم نے روتی لگا کر کھائی۔
ترہ فیکیں معلوم ہوئی نہ جیسی نہ گڑھی۔ رنگوں نے کہا کہ حافظ حاجی مارا کوسہ ہیں۔ آئی شب حافظ حاجی نے بیماری کو خوب زود
کو بکد دے دیا۔ تمام عداوتیں اٹھا اور بیچ ہو گیا۔ اور حافظ حاجی کو برا بھلا کہا۔ پھر صبح آئے اور کہنے لگے کہ
شیر دل سے دق کر دیا۔ حالت ہم نے مارا بھی کچھ مزہ آنا آیا۔ اوروں سے بھی ہوئی۔ تب رنگوں نے کنول کہ تحقیقت بیان کی کہ اگر
سے برادر ہے اب جو شب آئی تب حافظ حاجی کو تحقیقت معترف ہوئی۔ صبح کو جو آئے تو مونچھوں کا ایک ایک بال کھل
دیا تھا اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے۔ (افاضات الہیہ، نامہ ص ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴)

نوشہ اور فتاویٰ صاحب کے شمار الیہ دیوبندی بزرگ حافظ حاجی کو فیکیں وغیرہ نہایت اس لیے محسوس نہ ہوا جیسا کہ۔
دیوبندیوں کی اس خفایت کے متعلق لطیف اللہ دیوبندی یہ قانون فرماتے ہیں کہ جہول جس چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے
وہ بھی محبوب بن جاتی ہے۔

(عکاس حق ص ۲۷، مولیٰ لطف اللہ دیوبندی ص ۱۴، اسطر ۳۱)

شاگردوں نے کہا کہ حافظ حاجی نکاح میں بڑا مزہ ہے۔ حافظ حاجی نے کوشش کر کے ایک عورت سے
فرج سے روٹی نکاح کر لیا۔ بڑبڑ کو حافظ حاجی پہنچے اور روٹی لگا لگا کر کھاتے رہے۔

(تقدیر ساقی، افاضات الہیہ ص ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، اسطر ۵)

مزا مذی میں (۱) ایک شخص نے مجھ سے شکایت کی کہ ذکر میں جو پہلے مزا آتا تھا اب نہیں آتا میں نے کہا کیا

فوتی ہے۔ کیا اخلاق محمدی کا یہی نمونہ ہے۔ یہ سب تقاضا تو صاحب کے کرشمے ہیں۔

رشوت لے کر دعا کرنا حضرت جلال حق رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ بیوی تشریف لایا کرتے تھے۔ ماں سے دعا کے لیے عرض کیا کہ حضرت دعا فرما دیں۔ یہ مقدمہ میں مل جائے جس کی کامیاب ہو جائے۔ فرمایا کہ ہمارے حاجی کو بیٹھنے کی تکلیف ہے یہاں پر ایک سردی بخار دو۔ ہم دعا کریں گے۔ عرض کیا بہت اچھا حضرت نے دعا فرمادی۔ (انفحات الیومیہ ج ۱، ص ۱۸۸، سطر ۷)

شادی ہونے کے بعد مزہ میں نے اپنے بچپن میں ایک چھوٹی سی کتاب لکھی تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ کسی لڑکی نے اپنی پہلی سے دریافت کیا کہ شادی ہونے کے بعد کیا کرتا ہے وہ میں بھی بتاؤ۔ اس کتہہ شدہ نے جواب دیا کہ تم حسب مجھ جیسی ہو جاؤ گی۔ خود جان لو گی۔۔۔

بیابان و بی جیب تھمارا ہووے گا
جیب مزہ منوم مارا ہووے گا

(روزانہ الجہد - مغربی تقاضاوی مطبوعہ محبوب المطابع، ص ۱۳۵، سطر ۱۱)

چند و کمیں کی قصہ رام پور میں حضرت مولانا گنگوہی نے ایک واقعہ میں طلاق کے متعلق کوئی شخص نے وضاحت کر کسی عورت سے قرآن شریف کا ترجمہ کر کے اس کے خلاف یہ فتوے دے دیا کہ قرآن میں یہ لکھا ہے۔ حکیم فیہ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے یہاں کیا فرمایا وہ کہہ جانے چھو کیس کی۔

(انفحات الیومیہ تقاضاوی ج ۱، ص ۱۸۸، سطر ۵)

ہمارا ڈکریڈو بھڑوا ہمارا صاحب بوسے کر میں بالکل رنگا بھگوانا میں بھولوں اس طرح ایک شخص تو آگے سے میرے حضرت سہل کو پکڑ کر کھینچے رہا میں نے ان کی فوج جو اوردہ نہ نہو چکا تھے جاوے۔ بھڑو بسے بھڑوا۔ اور اس وقت میں تھائی اور حالت بیان کرو۔

(انفحات الیومیہ ج ۱، ص ۱۸۸، سطر ۱)

نگلے بدن ملاقات میں نے کہا میں تم ہاں کہہ دیتے اور واقعی میں تو اس حال سے بھی ان سے مل بیٹا کر بکریا کیا بڑوتا، میں انھیں بند کر کے مٹا کر لیتا۔ دھکے لگے کہ میں تو ڈر گیا کہ میں پتہ نہ کھینچے ہو کر نہ جہل کھڑے ہوں۔ (انفحات الیومیہ ج ۱، ص ۱۸۸، سطر ۱۴)

نوت وہ حافظ صاحب آؤر گئے۔ مولانا تقاضاوی صاحب نگلے بدن ملاقات کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ جب ان کے لیے شرعی احکام سنائے گئے اور یہ تقاضاوی کو مردوں سے نگلے بدن ٹٹنے کی سعادت اچھی نہ تھی۔۔۔ مجھے کچھ نہیں آتا | انھر نڈا اب تک ہیں اچھا ہے۔ آپ چاہے صلعت لے بیچے کچھ نہیں آتا؟۔

(اخلافت الیمریہ تھانوی ص ۱۲۳، سطر ۱)

فوتے۔ اگر تھانوی صاحب عالم میں تو یقیناً یہ چشم جیوٹی اٹھائی اور اگر چشم جیوٹی ہے تو زبان خود جہالت کا اقرار کر کے اپنے مریدین پر بلا ڈال دی۔

ایک اردو کی کتاب میں چند سیلیوں کی حکایت لکھی ہے کہ ان میں آپس میں برہمہ ہوا تھا کہ ہم **بیباہ کا مزہ** میں سے جس کی شادی پہلے ہوئی تو اپنے سب حالات ظاہر کر دے گی۔ کہ ایک ہوتا ہے چنانچہ ان میں سے ایک کی شادی ہو گئی تو اس سے سیلیوں نے دریافت کیا کہ پنا دہدہ پورا کرو تو اس نے جواب دیا کہ بس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

بیباہ یونہی جب تمہارا ہو دے گا

تب مزہ معلوم سارا ہو دے گا

(اخلافت الیمریہ ص ۱۲۴، ص ۳۳۴، سطر ۱)

ان مولوی صاحب نے کسی صاحب کا سلام بھی نہیں پہنچایا کہ لفظ شخص نے آپ کا سلام عرض کیا ہے، اس پر فرمایا کہ دیکھو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جب آپ کسی سے ملنے یا دس بالخصوص آپ کے کوئی دینی حاجت بھی رکھتے ہوں تو اس کے پاس کسی کا سلام پہنچانے کا کیا کیجئے، ان۔

روزنامہ تعمیر لغویات تھانوی مطبوعہ محبوب اللہ طابع دہلی ص ۳۹، سطر ۱۶

فوتے۔ کہیں جناب جب عزیزانہ سے حاجت طلب کرنا شرک ہے تو کیا تھانوی صاحب سے دینی حاجت رکھنا شرک نہیں؟ دیوبند تھانوی صاحب کی کسے سلام کو تو برا سمجھتے ہیں، جب کہ اس ملفوظ سے ظاہر ہے۔ ہاں البتہ دیوبندی نام دام شوق کے کر لیا کرتے ہیں۔ دیکھو اسی کتاب کی بحث ”دیوبندیوں کا بندہ دوں سے اتحاد“

ہمارے حضرت تین احمد صاحب بروز ایک جوڑا بلا کرتے تھے ایک رئیس حضرت کے واسطے ہر سال تین سو ساٹھ (۳۶۰) چڑھے بنا کر بھیج کر دیتے تھے۔

ہر روز نیب جوڑا

(روزنامہ تعمیر ص ۳۶، سطر ۱۵، اثرات المولات ص ۵۵، سطر ۱۵)

ایک رئیس صاحب یہاں آکر رہے تھے، انہوں نے وطن جا کر کہا کہ وہاں کی تفسیر کم کاغذ پر ہے کہ جس کو مقدمہ بازی سیکھنا ہو، وہاں چلے جاؤ۔

مستد میر بازی

(اخلافت الیمریہ تھانوی ص ۱۲۳، ص ۳۳۴، سطر ۱)

یہاں پر تو جو بہت ہی سے جانا ہو گا وہی تھمر سکتا ہے۔ وردہ اگر ذرا بھی عزت ہوگی، بزرگ نہیں تھمر سکتا۔ کون ذات

یہاں وہی تھمرتے ہیں جو بے حیاء ہیں

فوتے۔ کیا اخلاق محمدی کا یہی نمونہ ہے۔ یہ سب حق تعالیٰ صاحب کے کرشمے ہیں۔

رشوت لے کر دعا کرنا حضرت میاں جی رحمت اللہ علیہ تعالیٰ تعالیٰ تشریف لایا کرتے تھے۔ ان سے دعا کے لیے عرض کیا کہ حضرت دعا فرما دیں۔ یہ مقدمہ پہل میں ہمارے حق میں کامیاب ہو جائے فرمایا کہ ہمارے حاجی کو شیئے کی تکلیف ہے یہاں پر ایک سسروری بخوادو۔ ہم دعا کریں گے بولیں کیا بہت اچھا حضرت نے دعا فرمادی۔ (اخلافت الیومید رج، ص ۱۱، سطر ۱)

شاہی ہونے کے بعد مرنے میں نے اپنے بچپن میں ایک چھوٹی سی کتاب دیکھی تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ کسی لڑکی نے اپنی پہلی سے دریافت کیا کہ شادی ہونے کے بعد کیا ہوتا ہے وہ ہمیں بھی بتاؤ۔ اس کا جواب یہ تھا کہ جب مجھ جیسی مہ جانی خود جان لوگی۔۔۔

بیباہ ہوئی جب تمہارا بروسے گا
جب مزہ منوم سامرا بروسے گا

(مراۃ المیجر، لطائف تہذیبی، مطبعہ محبوب المطابع، ص ۳۵، سطر ۱۱)

چند کمیس کی قسطلام پور میں حضرت مولانا گنجی نے ایک واقعہ میں شلاق کے متعلق کوئی فتویٰ دیا تھا۔ کہ کسی عورت نے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ کر اس کے خلاف یہ فتویٰ دے دیا کہ قرآن میں یہ لکھا ہے کہ حکیم منیار الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے بیان کیا کہ فرمایا وہ کیا جانتے چند کمیس کی۔

(اخلافت الیومید رج، ص ۵۵، سطر ۵)

ہمارا اڈ کر پکڑو بھڑوا بھڑوا میں صاحب بوسے کریں بالکل بنگا چوکر انار میں لکھوں اس طرح ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کہنے پر سنا میں لڑکوں کی فرقہ ہو۔ اور وہ نہ شور مچاتا جاویں۔ بھڑو ابے بھڑوا۔ اور اس وقت میں تھائی اور صاف بیان کرو۔

(اخلافت الیومید رج، ص ۵۴، سطر ۱)

ننگے بدن ملاقات میں نے کہا میں تم ہاں کہہ دیتے اور واقعی میں تو اس حال سے ہی ان سے مل بیٹا گو بھیرا کیا بچتا، میں انھیں بند کر کے رکھا تو کہتا، وہ کہنے لگے کہ میں تو ڈر گیا کہ کیسے پتہ چلے گا۔

(اخلافت الیومید رج، ص ۵۴، سطر ۱۱)

فوت وہ حافظ صاحب تو ڈر گئے۔ مگر حق تعالیٰ صاحب ننگے بدن ملاقات کرنے کے لیے تیار ہو گئے کہ ان کے لیے شرعی احکام محافظ تھے ہاں حق تعالیٰ کو مردوں سے ننگے بدن ملنے کی عادت اچھی تھی؟

مجھے کچھ نہیں آتا الحمد للہ اب تک ایسا اعتقاد ہے۔ آپ چاہے حلف لے کر کچھ نہیں آتا؟

(افاضات الہیہ صفحہ ۳۹، ۴۰، ۴۱)

گوارا کرے۔

خوش ہے۔ جو دیوبندی حضرات تھانوی صاحب سے بیعت کرتے اور باطن نقاد بھون رہے وہ خود ہی فیصلہ فرمایاں کہ وہ اپنے "حقیت" کے ارشاد کے مطابق کیا جوئے رحمان اللہ وہ کیسا ہی باکرت مقام تھا کہ جہاں جہاں والے کا گھر ہی جنس ہو سکتا تھا اور پھر ظلم کہ تھانوی صاحب نے اس نقاد بھون کو مدینہ طیبہ کے قریب قرا سے دیا۔ (دیکھو افاضات الہیہ ج ۳، ص ۲۰۶، ۲۰۷) حالانکہ یہاں نقاد بھون میں تو حیا والا رہ نہیں سکتا تو کیسا ڈانڈ مدینہ طیبہ میں آیا کی ہے۔ حالانکہ مدینہ عالیہ میں تو بے جا جنس رہ سکتا۔

دیوبندیوں کی کثرت سے فخر ہے آستے ہیں۔ ایک ہی بھی نہیں لیا جاتا۔ اور گولیا بھی جاتے ہیں۔

(افاضات الہیہ ج ۳، ص ۱۹۹، ۲۰۰)

فوتے گھٹنے پر فیس جاتے

میں نے کہا بالکل سچی بات ہے۔ دونوں چیزیں ہیں حضرت مولانا گنگوہی کا اچھا ہونا اور میرا

(افاضات الہیہ ج ۳، ص ۲۰۵، ۲۰۶)

میں بُرا ہونا

کیا اس شخص کسی کو ذلیل سمجھے گا جو خود کو ہی سب سے بدتر اور ذلیل سمجھتا ہے۔

(افاضات الہیہ ج ۳، ص ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰)

تھانوی صاحب بدتر و ذلیل

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ایک لڑکا ہے اس کے مزاج میں تیزی اور غصہ بہت ہے۔ اس غصہ کا زور کے لیے ایک توفید دیجئے فرمایا اس کا کیا تعویذ ہوتا ہے کسی حلیم شخص کی صحبت میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس تہ پر سے تو امید بھی ہے کہ کسی واقعہ پر جاسے۔ اگر اس کا کوئی تعویذ ہوتا تو پہلے لکھ کر اپنے ہاتھ لگا دیتا اب پلٹنا سنانی کے اقتضام کی وجہ سے تو کچھ غصہ کم ہوا ہے مگر اب بھی ہے۔

(افاضات الہیہ ج ۳، ص ۱۹۳، ۱۹۴)

بھوکہ فیصہ کی آمد بڑے خوش سے ہوتی ہے۔

(اشرف المصبرات ص ۲۶، ۲۷)

غصہ کی آمد

خوش ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے جس طرح ایڑھ شد کو خراب کرتا ہے۔ (یعنی) نیز فرمایا کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے۔ (امام ابو داؤد) بیچ تو یہ ہے کہ ہمارے بزرگ ہم کو بگاڑ گئے کوئی اور پسند ہی نہیں آتا۔

(افاضات الہیہ ج ۳، ص ۱۹، ۲۰)

ہمارے بزرگوں نے ہم کو بگاڑ دیا

خوش ہے۔ بزرگوں کا ذکر ضروری کیا کرتے ہیں۔

تجربہ لریزہ ایک مولوی صاحب یہاں پڑھتے تھے وہ ایک رئیس صاحب کا نام لے کر روایت کرتے ہیں کہ آپ

کے متعلق ان کی یہ رائے ہے کہ سچکری میں میں نے کہا کہ میں تو اس سے بھی برا ہوں، مگر یہ سچکری کو از حد ویر خوش ہوتی گئے۔ اس میں خوشی کی کوئی بات ہے، میں نے کہا کہ میں نے سچکری کی بدنامی سے سچکری کی بدنامی نہ کی ہے۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۴۴، سطر آخر)

فوتی ہے۔ انہوں نے علی صاحب کے ہاں آنے والے ہی اثر لے کر جاتے تھے کہ

تبرک مستانہ بل را خوار کرد

باز دہان حضرت گرفتار کرد

(۱) ایک صاحب کا خط آیا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے وطن مبارک لکھا تھا کہ ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ہی اخلاقی تھے۔ (انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۱۲)

(۲) اس پر جواب دہ ملک و سخت کہا جاتا ہے۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۵۵، سطر آخر و ص ۵۵، سطر ۱۲)

(۳) مجھے ان باتوں سے سخت تکلیف ہوتی ہے، پھر لوگ بھی کو یہاں تک کہتے ہیں۔

(اثرات و افلاک ص ۵۵، سطر ۵)

بروقت لڑائی کا ہی معمول رہتا ہوں اور غلو میں بہت ہی نہیں لیں۔ میرے معمولات ہیں۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۱۱، سطر ۶)

ہاں جو داس کے کہ مرید ایک دنیا دار شخص تھے مگر سنا اور جو صلہ خدا لیکن آج کل اہل کمال تقریباً مغمور و نظر آتے ہیں۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۱۱، سطر ۱۰)

دیوبندی اُمت کے حکم متنازعی صاحب خود اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

اسلام سے محاورے میں بد وقت کو کہتے ہیں۔ اور میں انہوں نے علی بن ابی طالب سے جو وقت ہی سہا ہوں، میں

(ارشادات متنازعی صاحب سند انفاذات الیومیرہ ۱۵ ص ۲۴، سطر ۱۸)

(۱) میں فقیر نہیں، محنت نہیں، مجتہد نہیں، مفسر نہیں۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۱۱، سطر ۱۲)

(۲) ضرورت ہے کہ جو شیخ محدث بھی ہو، فقیر بھی ہو، صوفی بھی ہو، اس کی محبت اور تیار آج تیار کرنا چاہیے۔

در غلطی کا سخت اندیشہ ہے (انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۲۴، سطر ۲۴) عین متنازعی صاحب کا حال ہوا

مرید بد اعتقاد ہو گیا

میرے معمولات فلاں شخص سے ایک شخص کا نام جو خوش اعتقادی کے بعد بد اعتقاد ہو گیا تھا۔ پوچھ لیے جا رہے۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۲۵۹، مطبع)

بیوی کے لیے غارتگری

قیب کسی رنگستان من ہب امر
میں بیچ کی سسٹیں چھوٹا تھا کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا یہ نہ لایا کہ گھر میں سے کسٹے کے اوپر سے لگ گئی ہیں، میں نے یہ خبر سنی ہی غارتگری توڑ دی۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۲۵۹، مطبع)

بے سند حکیم الامت

مجھ کو مد سے سند نہیں ملی، مدرسہ سے وہی نہیں، ہم نے مالکی نہیں، کیونکہ یہ اعتقاد تھا کہ ہم کچھ آنا نہیں، پھر سند کیا مانگتے؟

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۱۸۶، مطبع)

تسلیم میں غیر حاضری

اور دریا ست بھی میں نے اس طرح ختم کی ہیں کہ ایک کتاب جماعت نے ختم کر لی اور میں زیادہ دیر قریع حاضر نہ ہوا۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۱۸۶، مطبع)

نہ تم پیر نہ میں مرید

ایک مرید صاحب نے مجھے خط لکھا تھا، آج تک کسی نے دیا نہیں تھا کہ وہ تم میرے پیر نہیں تھا، مرید پیر، خواہ مخواہ دنی کر رکھا ہے۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۱۸۶، مطبع)

میں پیر نہ تھا

بنگلہ میں یہ مول ہے لوگوں کا کہ وہ سے اور پیر نہ تھے میں نے منع کیا کہ پاؤں پکڑنا سب نہیں معاف کرنا سنت ہے یہی کافی ہے گردن مانے میں نے یہ کیا کہ جو میرے پیر نہ تھا، میں اس کے پیر نہ تھا۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۲۸۳، مطبع)

خوش

انہر پاؤں پکڑنا سب نہیں تھا، اعتقادی صاحب کے لیے ان کے پاؤں پکڑنا کیسے جائز ہو گئے۔ اور جو فضل شریک کردہ فتاویٰ صاحب کے لیے کیسے جائز ہو گئے؟

بیوقوف بادشاہ

بادشاہ کے بیوقوف اور ذہنی کے عاقل جس نے رسولانا فرما کر گلوں کی کاٹھنہ یاد کیا، ایک مرتبہ کہا کہ اگر مجھ کو سلطنت مل جائے تو حضرت مولانا محمد تقی صاحب کے ہند سے توجہ کر کے کے بعد کہا کہ حضرت مولانا محمد تقی صاحب کی نسبت کہا کہ ان کو جبریل ناؤں، اور یہ کہ سب کے ہند سے توجہ کر کے کے بعد کہا کہ میں بادشاہ ہوں، ایک صاحب نے کہا کہ یہ کہ حضرت مولانا کو تو وزیر اور خود بادشاہ توجہ کر کہا کہ کیا میں بادشاہ تو بیوقوف ہوتا ہے اور وزیر عاقل۔ اس لیے بادشاہ ہونا میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور مولانا کو وزیر پختہ کیسے۔

۱۱) غلط الیورہ تھانوی ۲۷ ص ۴۲ مسطر ۱۱

ناہل کو بادشاہی نہیں ملتی | پھر راجہ جسد آباد کن سنا شرف علی کی بدعتاوی کے سفل، شرف علی کے خلیفہ
راجہ شام جافلا جہ صاحب سے بھی تحقیق کی جیہڑا مٹھوڑا ہی اجہی طرح تحقیق کی آخر
بادشاہی کر رہے ہیں اگر اہل مذہب نے تو اللہ تعالیٰ کی سلطنت کیوں دیتے؟

۱۲) غلط الیورہ تھانوی ۲۷ ص ۴۳ مسطر ۱۲

خوش ہے۔ تب ہی تو دیوبندیوں کے پیشوا فرما لیں دیوبندی سلطنت قائم کرنے کی ہوس پوری نہ کر سکے، اگر بے وقت
مذہب کے مؤمن و مسلمان میں شاید دیوبندی سلطنت، بن لیتے۔ اور پھر سید عالم علی ائمہ علیہ وسلم نے والوں کو دیوبندی
کفریات نہ سناستے والوں اور اس کرنے والوں کو گولی سے اڑا دیتے۔
چھینٹ چھینٹ کر تمام اہل حق میرے ہی جیسے ہیں آگئے۔

۱۳) غلط الیورہ تھانوی ۲۷ ص ۴۴ مسطر ۱۳

دیوبندی تمام اہل حق | حضرت مولانا گلوچی و محمد اللہ علیہ سے پرچار کس وقت آپ کی کیا حالت تھی۔
رشید گلوچی کا قول کہ میں ذیل ہوں | فرما کر خدا کی قسم طلب پر اس وقت اس کا اشتہار تھا کہ اس سے بھی زیادہ
ذیل و متبر ہوں۔ ۱۴) غلط الیورہ تھانوی ۲۷ ص ۴۵ مسطر ۱۴

۱۵) غلط الیورہ تھانوی ۲۷ ص ۴۶ مسطر ۱۵

مختاوی کا اقرار کہ میں جاہل ہوں | ہم کو کچھ آتا نہیں۔
مختاوی کا اقرار کہ میں بیوقوف ہی ہوں | میں بھی بیوقوف ہی سا ہوں مثلاً تم کہتے۔
۱۶) غلط الیورہ تھانوی ۲۷ ص ۴۷ مسطر ۱۶

ذوٹ۔ دیوبندی کہتے ہیں کہ چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے انا انا جہت و رشد کہ
لندا میں چاہیے کہ ہم بھی حضور کو بشیر و نیکو کریں۔ اس مسئلہ کے الزامی جواب کے لیے رشید احمد گلوچی کے اپنے کو
ذیل اور مختاوی سکھاتے ہیں بیوقوف ہی سا اور بے علم کہنے کے خالہ جاننے کے ساتھ بندہ کو اس کو محرم و مطہر و مطہفہ و
آپ بزرگ کی یاد آگئی ہیں۔ ناظرین کی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ ہدیہ نظر کی جاتی ہیں۔

حکایت نمبر ۱ | تحریک شہر نبوت، ۱۹۲۷ء میں آغا فاضلین اور دیوبند میں کو ایک ہی جگہ رہنے کا اتفاق
ہوا تو ہمدان پور سٹیشن میں جہاں ہم لوگ رہتے تھے۔ وہیں دیوبندی بھی تھے۔ ایک روز
احمد علی لاہوری دیوبندی کا ایک سرچہ آویسوں کو جمع کیے ہوئے احمد علی کے رسالہ خطبات کو کوئی حصہ سنا رہا تھا اور اپنے ساتھیوں
سے کہہ رہا تھا کہ دیکھو یہ بڑی برائی مولوی بھی عجیب ہیں کہبتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی مت کہو۔ اس میں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے اولیٰ ہے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرستے ہیں کہ میں تمہارا اجداد ہی ہوں اور جب حضور خود بخود جاتی ہوئے گا ارشاد فرماتے ہیں۔ تو میں یہ لفظ کہنا کیوں گناہ ہے ؟

یہ ناچیز جاسوس دیوبندی کی سب باتیں سن رہا تھا کہ لہذا کہتے اس کے قریب جا بیٹھا اس دیوبندی کو علم تھا کہ ہمارے خادم آپ سچے ہیں میں گناہ کا صاحب یہ بتائیے کہ آپ دیوبندی ہیں کہنے لگا ضرور میں کہنے لگا کہ آپ کے مذہب کا مذہب ہے بڑا نامہ اشرف علی قوا ایک ہے علم آدمی تھا۔ وہ خود افاضات الیومیرج، ص ۳۴ میں لکھتا ہے کہ مجھے کچھ نہیں آتا اور شاید احمد لکھو ہی ایک ذیل کوئی تھا تو قرآن کے مستند ہو کر علمائے اہلسنت کو پیش کرتے کی کیا جرأت دیکھتے ہو۔ دیوبندی صاحب میری یہ بات سن کر مسکرائے کہنے اور کہنے لگے کہ آپ ہمارے دروگوں کی سب باتیں کر رہے ہیں میں نے کہا کہ کتاب دیکھیے آپ کی کتاب افاضات الیومیرج ص ۳۴ میں آپ کے پیش لکھی صاحب خود فرستے ہیں کہ میں ذیل ہوں۔ تو جب شکر ہی صاحب خود ذیل ہونے کا انداز فرماتے ہیں تو ہمیں ان کو یہ لفظ کہنا کیوں ہے۔ اولیٰ ہوا۔ نیز دیکھیے اسی کتاب افاضات الیومیرج ص ۳۴ میں یہ سطرہ ایں آپ کے پیش لکھی صاحب فرستے ہیں کہ میں بڑے بڑے حضرات ہی صاحبوں، تو جب تھوڑی تھوڑی باتوں سے دھوکہ دہنے کے انداز میں تو ہمیں یہ لفظ ان کو پونا کیوں منع ہوا اور کیوں ہے اولیٰ ہوئی۔ دیوبندی صاحب میں نے دیکھا ہے کہ آپ کو جب کوئی جواب نہیں پڑتا تو کہتے لگے کہ صاحب وہ حضرات تو وہ حضرات ہیں جو دل چاہے تو انھیں دوا دیں مگر ہم کو نہیں کہہ سکتے اور ذیل لکھیں، اگر ہم کہیں گے تو واقعی ہے اولیٰ ہوئی۔ میں نے کہا۔ بھائی اللہ! آپ کے پیش لکھی تو وہ لکھیں اور آپ ان گناہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں اولیٰ کہیں۔ اور پھر ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے تو افعالہ الفاظ کا کرنا ہے اولیٰ نہ ہو پھر وہ نہیں ہوتے۔

دوسرا دفعہ اسی ختم نبوت کے نام میں پیش آیا۔ جب کہ ہم لوگ ہماولہ منوکی و سرکشت جبل میں مجوس تھے

حکایت نمبر ۲

اشرف علی قوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک خاص مرید دیوبندی مولوی بھی تھا اور اس کے پاس کتاب کے نام اسی سے کریم شکر کے تعلق معصوم پروردہ ہے۔ کہ مولوی اشرف علی نے اسی پروردہ کو، تحریک کشمیر پر ایک خلافت کو کہا جاتا تھا کہ ہے اور ان رضا کاروں کو جو جیلوں میں جاتے ہیں، حرام کار کیا ہے لکھتا ہے:

تحریک کشمیر

۱۱) کشمیر پر جو جتنے جارہے ہیں ان کے متعلق ایک صاحب مجھے فرماتے تھے کہ ان جنہوں کے جانتے کا جائز یا ناجائز ہونا ایک بات ہے۔ مگر نافع بہت ہے۔ میں نے کہا جی ہاں غرضاب بھی

نافع ہے۔ میسر (۱۲) میں نافع ہے۔ (۱۲) افاضات الیومیرج ص ۱۵ سطرہ ۱۵

(۱۳) جنہوں کا جیل جانا، دھوکہ پڑنا اور خود کشی کے مراد ہے اور خود کشی سے کسی کو فائدہ پہنچے تب بھی تو باوجود وجہ فائدہ ہونے کے جائز نہیں۔ (افاضات الیومیرج ص ۱۵ سطرہ ۱۵)

(۳) اگر تحریک رہنما کا ذکر کیا جاسے، پھر غفلت کوئی چیز نہیں رہتی۔ اس لیے کہ جتنی جس قدر میں سب کو بتا رہی تھی کہ کھڑکڑہا کر رہی ہے۔ (انفاخت الیومیر ۱۵ ص ۵، سطر ۱)

(۱۱) زمانہ خلافت میں ان لوگوں نے احکام اسلامی کی ذرہ بذر پروا نہیں کی۔ جو انہیں کھجور میں آگیا۔۔۔ ہزاروں مسلمانوں کو بلا وجہ گویا۔ یہ نفسانی اغراض بھی بری بلا ہیں۔۔۔۔۔ عدم قدرت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ فعل یا اثر نہ ہو پھر احکام کو پامال کر کے کامیابی ہوگئی تو وہ مسلمانوں اور اسلام کی کامیابی منظور رہی ہوگی۔ (انفاخت الیومیر ۱۵ ص ۱۳، سطر ۱)

(۱۲) تحریک خلافت کے زمانہ میں لوگ جانتے تھے کہ جس طرح ہم نے قاعدہ اور سبب اصول چل رہے ہیں۔ نہ قرینت کی مدد کا قیض نہ احکام کی پروا۔ اسی طرح یہ بھی شرکت کرے۔ میں نے کہا اگر تہذیبی مداخلت کی جائے تو ایمان جاسے۔

(انفاخت الیومیر ۱۵ ص ۲۵، سطر ۱۰ و ۱۱)

مولوی ارشد علی صاحب کی ان باتوں پر دیوبندی مولوی بحث کرتے رہے۔ کوئی گفتگو اس وقت سے تو جابجا کر رہی تھی۔ ختمِ نبوت میں شامل ہو کر جہوں میں آنا بھی حرام تھا۔ کوئی کہتا کہ نہیں صاحب! یہ اجتہادی مسئلہ ہے۔ بہر حال تہذیبی مداخلت کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر جب وصافہ و ناظر ہونے کا مسئلہ باقی رہتا ہے تو مولوی نے غارت خانہ وہ دیوبندی صحابہ میں معلوم ہوئے پر میں نے حالت کے ہو جانے کے بعد ان سب دیوبندیوں کے رو بہ رو اپنی مآذ پر لائی تو ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ نے فارغینوں کو ہم آئی ہے میں نے کہا کہ چونکہ یہ مولوی صاحبان چاہتے ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے اپنے اکابرین کے گزشتہات کے حامی ہیں اور نماز میں بھی منافقت کرتے ہیں اس لیے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اس نے پوچھا کہ وہ منافقت کیا ہے؟ میں نے اسی وقت اس مآذ پر جانے والے دیوبندی سے پوچھا کہ ان صاحب ایک نماز میں اسلام علیکم ایسا اللہ ہی پرستے ہیں حضور صلیہ اسلام کو دل میں حاضر کر کے یہ سلام دل سے پڑھتے ہیں یا نہیں، وہ قزاقوں، شاگرد صاحب، جو تہذیب پرست نہیں رہتے۔ یہاں اگر دل کو کسی اور طرف متوجہ کر کے حکایت کرتے ہوئے نماز جانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے ان کی مآذ اور صلے کر کے رد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حق قدر دشمنی ہے کہ ان کو سلام نہ کیا گیا کہ وہ نہیں کہتے تو ایک دیوبندی مولوی بولا کہ ہم تو گاہ بگاہ اسلام علیکم ایسا اللہ ہی کی بجائے اسلام علی اللہ ہی پڑھ لیا کرتے ہیں تاکہ آپ سلام کا خطاب دیتے کا شبہ ہی نہیں پڑے۔ میں نے کہا یہی ہے صاحب! اور اس سے بھیجے۔ ان کا سلام ہی اور ہے تو وہ صاحب ممانہ کچھ کہنے کہ دیوبندی تو پتے نہ رکھیں۔ جو کہ نماز میں بھی قریب کا رہی سے باز نہیں آتے۔ اور کداسی ایک بار کہ میں علی علیہ حضرت قبلہ تہذیبی مداخلت کے بعد صاحب جواد کی تہذیب و عورتانہ گئی صاحب! وہ بھی موجود تھے اس لیے اسی اہمیت کی بحث کے دوران میں مسئلہ حاضر و ناظر و علمِ حضرت سیدنا علیہ وسلم کے متعلق بحث چھڑ گئی۔ ایک مولوی دیوبندی مولوی نے کہا کہ مسئلہ حاضر و ناظر و علمِ غیب کا کوئی ثبوت نہیں۔ میں نے

آپ کا یہ علم سرمد محل اور غلط ہے۔ اسلامی دنیا کے تمام علماء کرام و کارین ملت کا یہی مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے وہ علم نبوت عطا فرمایا ہے کہ آپ علی حیثیت سے ہر چیز کا حاضر و ناظر ہیں۔ اور درجائے ہندوستان کے ہی علماء کو سنے لیجئے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی اسی اچتیا کے سلام کے واسطے میں لکھتے ہیں۔

عاضر و ناظر کے متعلق مولوی عبدالحی لکھنوی کا فیصلہ ۔۔۔

میرے والد و اساتذہ (مخدومان کو حجت نصیب کر کے) اپنے
رسالہ ذرا ایمان بزارۃ ثناء حبیب الرحمن میں فرمایا کہ اچتیا
میں اسلام علیک، ابوالحسن مصطفیٰ عزم و شطاب کا
لازم ہے کہ اچتیا میں محمد پروردگار میں ساری ہے اور ہر
بندے کے باطن میں موج و غاص و غافل ہے اور یہ ضروری
حالت نماز میں پوسے طور محل جاتی ہے تو حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر کبر اسلام خطاب کرنا حاصل ہو گیا
اور بعض اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ بندہ جب اللہ کا شاکس
مشتوق ہو جائے تب تو اسے حرم الہی میں داخلے کی اجازت
مل جاتی ہے اور اس کی بصیرت نمود ہو جاتی ہے۔ تو وہ
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر لقب حرم
الہی میں اور توجہ ہو کر عرض کرتا ہے۔ السلام علیک، اسے
میرے پیارے آقا نبی آپ پر سلام ہو۔ صلی اللہ علیک و علی
آلک یا رسول اللہ۔

وقال والذی العلم واستاذی
المقام ادخلہ اقلہ ف دار السلام فی سلسلہ
نور الایمان بزمیارت امام حبیب الرحمن السور
فی خطاب الشہدان الحقیقۃ السعدیۃ
خانہ اساسیۃ فی فعل موجود و حاضریۃ
فی باطن کل عبد و انکشاف هذه الحالة
علی الوجه الآخر فی حالت الصلوات
فحصل محل الخطاب و قال بعض اهل المعرفة
ان العبد لما مشرت بتبارک الله فحانہ اذن
فی الدخول ف حریم الالهی و نمود بصیرتہ
و وجد الحبیب حاضر فی حرم الحبیب
فاقبل و قال السلام علیک ایھا النبی

(السخاوی شروح الوقایہ ص ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰)

مفسر ذوق و عذرا لعلی صاحب لکھنوی ملو و علیہ عینیا کی کا پتھر

اور یہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے وہ ایسا عالم ہیں کہ جن کے متعلق آپ کا پیشوا الشرف علی نقوی لکھا ہے۔
مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نہایت ہی حسن صورت، حسن یرت، حسن اخلاق کے جامع تھے معلوم ہوتا تھا کہ
نواب زادہ سے ہیں۔ ان کے خواص سے معلوم ہوتا تھا کہ شب کی عبادت میں، دوست تھے۔ دن کو امرات کو بغیر
کشت کام کی دوسے دماغ ناوقت ہو کر مگی کا مرض ہو گیا تھا۔ لکھنوی ہی عریض کرا کام کیا یہ سب تا مہر نبی ہوتی ہے

(انخاف الیوم ص ۵ ص ۱۸۰، ۱۸۱)

حضرت شیخ عبدالحق نے شہداء الکلمات سے اس ام اور صدیق حسن خان امام فیضی کے لئے سبب اختتام ۲۵ ص ۲۰ پر کسی سلام کے تمام میں حضور کو حضور کا نام ہے اسناد امام حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی حضور کے علم غیب کی وہ حاضر و ناظر کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

علم غیب و حاضر ناظر کے متعلق شاہ عبد العزیز کا فیصلہ

زیر کار و مطلع است بوزنوت بدو تیرہ مرتبہ برین خود کو کہہ دو کہ امام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چہیت و چاہیہ کہ مال از قرتی تجرب نادرہ است کلام است پس اوی شہداء گناہی شمارا دو درجات ایمان شمارا دو کال یکک وید شمارا دو اعلاص و ذائق شمارا دو الم

انتہی مرتبہ پانچ پندرہ مرتبہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی معلوم ہے کہ اس ۱۵ ص ۲۰

اور شاہ عبد العزیز صاحب وہ ہستی ہیں جن کے متعلق آپ کا امام اشرف علی بنی ملکتا ہے۔

(۱) رعایت مصالح کی وجہ سے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کا فیض عام تھا۔

(انعامات الہیہ تصانیف ۲ ص ۲۰۰ ۱۵ ص ۲۰)

(۲) حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ بخار چڑھا ہوا تھا، غار کا وقت آگیا، آپ نے لکڑی پر نظر کی وہ بخار اس پر منتقل ہو گیا۔ وہ لکڑی کھڑی کا چپ دی گئی۔

(انعامات الہیہ تصانیف ۲ ص ۲۰۰ ۱۵ ص ۲۰)

اور عارف باللہ حضرت بلہ حاجی امداد اللہ صاحب مددہ کی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حاضر و ناظر و علم غیب کے متعلق حاجی امداد اللہ صاحب کا فیصلہ

(۱) الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عجیبہ خطاب بعض لوگ روایتیں دہلی کلام کرتے ہیں یہ انصاف مندرجہ پر مبنی ہے۔ لہذا الخلق والا مہر عالم ام مقید بحکمت و طرف و بعد و غیرہ نہیں ہے۔ پس اس کے جائز میں شک نہیں۔

(شفا المداویہ لغزوات حاجی امداد اللہ صاحب مددہ ۱۹۶ ص ۱۱۶)

(۲) لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ بل جی میں جس طرف نظر کرتے ہیں، اور یافت وہ لوگ

غیبیات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیث اور حضرت عائشہ کے مکالمات سے خبر متعلق

اس کو دل پہنچنے والے کی سمجھتے ہیں، غلط ہے کہ کوئی علم کے واسطے تو جہ ضروری ہے۔

رشتہ امادہ ص ۱۵ ص ۱۱۶

اور حاجی امداد شاہ صاحب وہ بزرگ ہیں جو سب دیوبندیوں کے مرجع و ماوے میں اور آپ کا اہم شرف علی گشت ہے:-

وہ شخص اچائی امداد شاہ زماں کا مجدد تھا، اہم تھا، مجتہد تھا، صاحب حق میں حضرت کے کلمات کی نظیر

مشکل ہے۔ (انعام الہیہ ص ۲۲۹ و ۲۳۰)

اور ملک ہندوستان و پاکستان میں مسئلہ نقشبندیہ کے سب سے بڑے پیشوا و اصل باللہ شیخ الشیخ سیدی اختر

میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرف سے پوری مستان اللہ بغیر مائت ارشاد فرماتے ہیں:-

حاضر ناظر کے متعلق پیشوائے نقشبندیہ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

ایک مرتبہ صاحب زادہ صاحب مظہر العالی نے حضرت قلم سے دریافت فرمایا ایک رسالہ لکھا ہے کہ یا رسول اللہ پر صفا جان کر ہے تو قلم میں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور علی الصلوٰۃ والسلام حاضر ناظر ہیں۔ (مختصا) اور کھو کتاب اولیائے نقشبندیہ شریانی مطلقہ لا پور ص ۳۰، مہضہ محمد امین شریقی مریض خاص قبلہ و کبر حضرت پیر سید محمد صالح شاہ صاحب حضرت کرناؤار۔ (مشتا اللہ بغیر ضائدہ العالم)

معلوم ہو کہ جین علی و شریانی عتیدہ ہے کہ انحضرت علی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں بندہ نے جب یہ جوابات پیش کیے تو وہ دیوبندی مولوی مسرت ہو کر یہ کہنے لگے اور ملا جواب پر کہ ایک دیوبندی کہنے لگا کہ یاں معلوم ہو تا ہے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ امداد اس پامان لانا کوئی فرض تو نہیں، میں نے کہا آپ کا یہ کہنا بھی غلط ہے۔ مسئلہ حاضر ناظر تمام امت محمدیہ کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے۔ دیکھو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

حاضر ناظر کے متعلق استاذ اہل حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا فیصلہ

دو چہ نہیں اختلاف و کثرت مذاہب کو دیکھئے امت است یک کس را دریں مسئلہ خلافی نیست کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات ہے شاہرہ مجاہد تو ہم تاویل و باقی است براہل امت حاضر ناظر و مقرران حقیقت و متوجہان انحضرت را مفیض و مراد است۔

الما کتاب و الارساکی بر مشیر انبار الایثار و تصنیف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی:-

مطہرہ مبنائی ص ۵۵ (سطر ۱)

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی وہ مقدس اور عالم ہستی ہیں کہ جن کے بارے میں آپ کا اہم مولوی شرف علی صاحب بھی

لکھا ہے:-

(۱) حضرت شیخ بہار علی تھٹھ دیوبند بڑے شیخ ہیں۔ ظاہر کے بھی اور باطن کے بھی ہیں۔

(افادات الیومینہ، ص ۶۳، سطر ۴)

(۲) بعض اولیاء اللہ جیسے گزرسے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دیوبندی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب حضور کی کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ بہار علی تھٹھ دیوبندی ہیں۔ کہ یہ بھی اس دولت سے شرف منہ کئے اور صاحب حضور کی تھے۔

(افادات الیومینہ، ص ۶۴، سطر ۱)

شیخ صاحب کے ارشاد سے صاف واضح ہو گیا کہ عقیدہ حاضرناظر تمام امت محمدیہ کا مستغفر اور اعلیٰ مرتبہ ہے اور اس پر ایمان لانا دین کی ضروریات سے ہے اور جس طرح عقیدہ ختم نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا گناہ عاصی اہل اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح عقیدہ حاضرناظر کا منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلق خدا اور علم غیب کا منکر بھی اسلام سے خارج ہے اور جس طرح تمام شہادۂ اسلام قرآن و حدیث کے عقیدہ ختم النبوت میں اختلاف کرنے سے عقیدہ ختم نبوت مختلف نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بعض تمام شہادۂ اسلام دیوبندیوں و فقہیوں کے اس عقیدہ میں اختلاف سے اسے بڑا مختلف نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اور پھر اعلیٰ مرتبہ ہے کہ دیوبندی اور بہت مہرت اپنے قلبی بناد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کی وجہ سے آپ کے حاضرناظر ہونے کے منکر ہیں۔ درحقیقت خود دیوبندی اپنے نو فریب کو ہر جگہ حاضرناظر سمجھتے ہیں چنانچہ قدرت دیوبندیہ کا بیچ رشید احمد گنگوہی اپنے مریدین کو کھانتا کہ تاہر اپنے اور اپنے سب دیوبندی پیشواؤں کو ہر جگہ حاضرناظر ہونے کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مرد کو یہ یقین کر لینا چاہیے کہ شیخ کی روح ایک ہی جگہ بند نہیں ہوتی تو میرے جس جگہ بھی ہو اگرچہ شیخ کے جسم سے دور ہے، لگاس کی روح سے ہرگز دور نہیں ہے پس ہر واقعہ کے حل میں شیخ سے امداد مانگئے کیونکہ وہ ہر حال میں شیخ کا محتاج ہے۔
(امداد السوگ)

وہ مرد یہ یقین داند کہ روح شیخ عقیدہ ایک مکان نیست پس ہر جگہ مرید باشد و قریب یا بعد اگر از شخص شیخ دور است، اما از روح حاضیت او دور نیست چوں این امر محکم داند، ہر وقت شیخ را یاد دارد و ربط قلب پیدا آید و ہر دم تنفید بود و چون ہر دم در محل واقع تھا شیخ کی بود شیخ را بہ قلب حاضر آوردہ و بسان حال حال کند۔

تأملین انصاف تو فرماؤ کہ مسلمان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضرناظر سمجھیں تو مشرک اور دیوبندی اگر اپنے

سیدنا و سابق کلام الہی مشککہ کا خطاب کفار سے ہے تو کیا کوئی ناپاک انسان بھی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کفار کی طرح کہنے کی جرات کر سکتا ہے۔ نوح: یا شہدین ذاک۔

باقی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ہوتا تو اس کے متعلق دیوبندیہ کے حکیم الامت کا اضطراری فیصلہ بھی سنی بیچے چنانچہ شرف علی گٹھنا ہے:

فتد جاہدکم من اللہ فوس کتاب میں یہ حدیث ہم اللہ الہ یہ ایک تفسیر ہے جو میں نے ذکر کی کہ نور سے مراد حضور ہیں اور اس تفسیر کی ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی فتد جاہدکم رسولنا فرمایا ہے (الی قولہ) تو یہ حدیث یہ اللہ کتاب کے زیادہ مناسبت ہے اور رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مناسبت ہے۔ (الی قولہ) دوسرے ہم فتد جاہدکم جو ہاں من، دیکھو واقرولنا البکہ خود را مہبت میں انزلنا کے بھی رسول ہی مراد لے گئے ہیں۔ الخ۔

(رسالہ انوار اشرف علی تھانوی مطبوعہ دہلی ص ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶)

اور یہی تھانوی اپنی کتاب نثر الطیب کے ص ۸۰ پر فصل اول نوحدہ کی یاد دہ کرنا جابر ان اللہ فتد خلق قبلہ الاشیاء ونبیہ من نورہ وراہب اللہ فی قلوبہ وورقانی شریعہ وراہب من اولہ وراہب من کو بیچ مان چکا ہے اور کشیدہ احمد لکھنوی لکھتا ہے:

وایس جاہدست کہ حق تعالیٰ و نشان حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نور شہا از طرف حق تعالیٰ نور و کتاب میں و مراد نور ذات پاک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم امت الخ۔

(اداء السلوک مصنفہ شہداء احمد لکھنوی ص ۸۵، ۸۶)

حدیث اول ما خلق اللہ نوری جو کہ حدیث جابر ان اللہ تعالیٰ فتد خلق قبلہ الاشیاء ونبیہ من نورہ الحدیث (رقۃ نقۃ ص ۴۴) کی ہی روایت بالحق معلوم ہوتی ہے۔ مدارج النبوت جلد اول ص ۱۰۱ اور سب کے معتمد امام زمانہ نقی کی مقبول عالم کتاب ذوقانی شریعہ مواہب اللدنیہ ج اول ص ۲۰ پر جو جسے اوریہ عظیم اور منقذ علیہ حدیثیں اس حدیث پر اتنا دفرما ہے ہی اور غیر منقول کے مستبر شہداء مولانا شہداء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور مانا ہی پڑا چنانچہ وہ لکھتا ہے:

ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں (فتاویٰ تائیدہ حصد اول ص ۴۲) ہم کہتے ہیں کہ ہمارا بھی عقیدہ یہی ہے۔ باقی یہ کہ ہم اہل سنت حضور کو نور قدیم یا خدا کا جزم کرتے ہیں یہ محض افتراء اور صریح ہتھان ہستے جس کا بدلہ لقیامت میں دیوبندی اور باطنی پائیں گے۔ ہم تو یہی کہہ دیتے ہیں کہ لعنہ اللہ علی الکاذبین۔

اور انگلی صاحب فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۳۲ پر حدیث اول ما خلق الله تعالیٰ زرقاً فی شریح مرابیب اللہ ربنا
ص ۱۴ کو صحت مان چکے۔ جب دیوبندیوں کے یہ دونوں پیشوا بھی حضور علیہ السلام کو قوربان رہے ہیں اور دیوبندیوں کا مشہور
پیشوا مفتی شوکت علی کشمیری اپنے رسالہ چٹائی میں اس شر کو تسلیم کر کے لکھتا ہے۔

کیسے شانِ اجسمدی کا چین میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر پتھر میں محمد کا نور ہے

(چٹان ۳۲، ماہنامہ رشیدیہ ص ۴۷)

تو دیوبندیوں کو کچھ تو اوصاف بھی کرنا پڑا ہے۔ مگر وہ دیوبندیوں کا قرآن اور حدیث پر ایمان نہیں، تو انہیں کم از کم اپنے
گروؤں کو فیصلہ تو مان لینا چاہیے کہ یہ ماننے والے دیوبندی بھی مشرک کہلاتے ہیں۔

اور دوسرا یہ کہ مگر وہ عالم علی اللہ علیہ وسلم کو یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم اسیوں کو مگر لائق نہیں کہ ایسا
عالم یا لفظ آپ کے لیے ہر وقت بولنے کا سبب بن جائیں تو ایک دیوبندی کہنے لگا کہ اے صاحب! جب حضور صلی اللہ علیہ
وسلم فرماویں کہ میں بشر ہوں، تو ہمیں ان کو بشر کہنا کیوں گناہ و سبب ادبی ہوا۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے پیر پلان یا شرف علی کی
بات بھی نہیں مانتے۔ وہ پیشوا صاحب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب اور شیخ صاحب اس آیت کو مستثنیٰ نہات سے کہتے ہیں
تو وہ دیوبندی شخص سے کہنے لگا کہ آپ جانے حضرات کا نام ہے ادبی سے کیوں کہتے ہیں میں نے کہا بندہ نے کون
سی بات بھی کہی ہے؟ کہنے لگا کہ آپ مولانا شرف علی کو تو شرف علی کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ دیکھیے صاحب آپ
کا مرشد امام شرف علی خود لکھتے ہیں:

(۱) اب یہ صاحب اس جواب سے کہ خواب میں کیا کہا ہے۔ یہ سمجھیں گے کہ یہ (اشرف علی) لفظ ہے مگر ہمیں اختیار
ہے۔ ملا ہی ہونا تو میری چیز ہے۔

(انفاقات الیومیہ متناوی ۲ ص ۱۴، ۱۵ ص ۶)

(۲) مولوی کے سختی میں، مولانا والا، اللہ والا۔ یہ لفظ مولانا کے لفظ سے افضل ہے۔

(انفاقات الیومیہ ج ۲ ص ۱۴، ۱۵ ص ۶)

(۳) میں بھی بے وقوف ہی سا ہوں۔

(انفاقات الیومیہ ج ۲ ص ۱۴، ۱۵ ص ۶)

دیوبندی کہنے لگا کہ صاحب! اتنی ملا کا لفظ تو برا نہیں، مگر چونکہ یہ لفظ عالم یا نسب ہے اور حضرت نے اسے اپنے لیے
تواضعاً فرمایا ہے اور اب چونکہ یہ لفظ مولانا ہی محض ہے اس لیے اب اگر ایسے عالم کو ملا کہیں تو سبب ادبی ہوگی۔ میں نے کہا کہ
اے صاحب! اگر باوجود ملا کا لفظ اچھا ہوئے کے اور اشرف علی کہنے اپنے لیے لفظ ہے وقوف و ملا کے خوب سمجھنے کے
اگر ہم کہیں تو سبب ادبی ہے اور ہمیں کتنا متنع ہو مگر انحضرت رحمہ اللہ علین، شیخ المذنبین، مکرکارہ و عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لفظ بشر تو آپ نے تواضعاً فرمایا ہے۔ پھر اسے کہنے سے آپ کی سبب ادبی نہ ہو۔ اس ترجیح پر دلیل

کیا ہے۔ دیکھو نام خالقِ عالم ربوبی فرماتے ہیں:

قال ابن عباس علم الله وسوله المتواضع

(تفسیر طائیف علی حاشیہ تفسیر بخاری ج ۱ ص ۸۷)

دیوبندیوں کا اقرار کہ حضور کو بشریت نہیں

اور پھر خود اسے دیوبندیوں کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف لفظ بشر سے یاد کرنا یا حضور کو توہین ہے۔ دیکھو مولوی محمد شفیع لکھتے ہیں:

افیا ولیم السلام کو حضور صا سرور دنیا کو صرف لفظ بشر سے یاد کیا جائے بلکہ بشری افضل البشر سے ذکر کرے زیادہ برتری ہے کہ سنت اللہ کے مطابق حضور علیہ السلام کو انقابِ عالم سے یاد کرے۔ الام۔

(مکمل ایمان، مسند مولوی مفتی محمد شفیع مرگودھا ص ۱۷، سطر ۱۸)

کیا اب بھی کوئی گستاخ و دیوبندی حضور کو ذکر کرنا اپنا وظیفہ دینا کر سکتا ہے اس دیوبندی فیصلہ سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضور کو صرف بشریت حضور کی ہے اور یہی ہے۔ بندہ کے ان محروقات کے بعد دیوبندی پرست چھاپچی مقلد

بھڑی لاکھ پھجاری ہے گواہی تیری

حضور خود تو واقع فرما سکتے تھے مگر انہما اننا ہشدر اللہ تعالیٰ نے کیسے تو ارضا فرما دیا۔

(رسالہ نوری بشری)

ایک سوال

اگر یہی قانون ہے تو بتائیے کہ تمہارے مولوی محمد قاسم کے متعلق تمہارے منگے جس صاحب نے یہ الفاظ کس قیمت سے کہے ہیں۔ "دنیا میں اس سے زیادہ ذلیل و خوار کوئی ہستی نہیں ہے۔"

(اردو اخبار طائر ص ۲۵ سطر ۳)

منگے کی کہانی الفاظ کو نافرمانی کے حق میں تھا تو صاحبِ تراش پر محمول کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

منگے کی صاحب کے جواب کا نشان کا فیض حال تو اس سے معذور ہونگے۔ اردو اخبار طائر ص ۲۵ سطر ۱۸

نافرمانی صاحب خود تراش کر سکتے تھے منگے کی صاحب نے کیسے کہ دیا۔ ساھو جوا ایک خیر خواہ تھا۔

(ایک مولوی صاحب) کہنے لگے کہ آپ انبار و غیرہ نہیں دیکھ سکتے اس لیے اچھا ہے میری ہنری ہے میں نے کہا کہ شیک ہے آپ اخبارات سے واقعات کا اقتباس کہ میرے پاس بھیج دیا کریں۔ مجھ کو معلومات حاصل ہو جائیں گی خبر ہو جاؤں گا کہنے والے کو کہہ کر یہ بیان احتیاط کے خلاف ہے۔ میں نے کہا میری احتیاط آپ کی احتیاط کہنے لگے کہ آپ کی ہیں میں نے کہا میری

الزامی جواب

اعتقاد کے کچھ خلاف نہیں ہے۔ اگر ایسا خط بکرو گیا تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے کسی کو جھوٹا ہی کہا تھا کہ میرے پاس یہی کرو میری دشمنی میں بھیج دیا۔
(انفادات الیہ میرزا ۵ ص ۱۳۳، سطر ۸)

جس کا ایک جھوٹ ثابت ہو جس کی ایک روایت بھی کبھی غلط پاتا ہوں اس کو غلط لکھانے کی ضرورت میں شہاد کر لیتا ہوں۔
(اشرف المجلدات ص ۱۸، سطر ۱)

خوف :- دیوبندی حضرات دوسو بیس کرپہیں تیار کر آپ کے تھانوی صاحب بھی کذا میں کی ضرورت میں شامل ہو گئے، یا ان کو سب کچھ صاف ہے۔

بدقیر می سادی دینا سے بدقیری سیکھ کر آتے ہیں۔ اور مجھ پر رشک کی جاتی ہے۔

میں تو جو شے بہر دل کے بہر دل کو بھی جو حقیقت تو تو ذکر کرتے ہیں، شیخ سے سو حقیقت کی اجازت
عزت خفی سے منہ کرتا ہوں۔ ہاں سو حقیقت کو شیخ نہیں کرتا۔
(اشرف المجلدات ص ۲۶)

خوف :- معلوم ہوتا ہے کہ اشرف علی کے پاس بدقیروں کے علاوہ کوئی شریف آدمی جانا ہی نہ تھا۔ ایک قصہ بھائی کا ایک تہہ دوست بیان کرتے ہیں کہ ایک امام بھگت نے سجدہ سو گیا۔ اور لاہور کوئی سہو نہ تھا۔ گوئل سنے پوچھا کیا بات ہو گئی تھی، کہنا ہے کہ ایک پٹھی لکھی گئی (یعنی حقیقت سی جو خارخ ہو گئی تھی)۔
(انفادات الیہ میرزا ۵ ص ۱۸۳، سطر ۴)

میں میرٹھ میں فوجندی دیکھنے گیا میں ایک سر تہ طالب علمی کے زمانہ میں میرٹھ میں فوجندی دیکھنے گیا۔ شیخ ابھی بخش صاحب کے یہاں والد صاحب ملازم تھے۔ میں ابھی بخش صاحب کے برادر زادہ شیخ غلام علی الدین نے مجھ سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب فوجندی میں جاکے کیا ہے میں نے کہا کہ جو حقیقت عدا سنے والا ہوا اس کو غلطیاں تھیں۔ اس لیے کہ اگر وہ کسی کو منع کرے گا اور اس پر یہ سوال کیا جائے گا اس میں کیا خرابی ہے۔ تو اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی خرابیوں کو بے دھڑک بیان کرے گا۔ یہ سن کر وہ بہت ہنسے۔ کہ مجھ سے مولوی لوگ اگر گنہ بھی کریں، تو اس کو دین بنا لیتے ہیں۔

خوف :- تھانوی جی نے گنہ کا کیا خطرناک دروازہ کھول دیا۔ کہ نہ کرو۔ شراب نہ پو۔ جو کبھی ملوث کرو۔ غرضیکہ دنیا بھر کے بکرہ داروں سے منہ کالا کر کے چھ کر دینا، کہ بھائی اگر تم خود درستے تو لوگوں کو اس پر گناہ کی

حقیقت کیسے ہوتے۔

محمان نوازی کا نمونہ

دیکھیے ایک بزرگ نے قرآن مجید کو سنے دیا اور مولانا رشید احمد صاحب نے محانت بچھو نادیتا تو درگاہ اس کے متعلق سوال کرنے پر بھی ناگوار کی گاہدار

فرمایا۔

ناجا تر بھی جاتا تر

راہنما فتاویٰ الہیہ تھانوی ج ۷، ص ۱۵ (سطر ۱۰)
علامہ اس کو دیکھتے نہیں مگر کسی خاص صورت میں کوئی ایسا فعل جو عام طور سے ناجا تر بھی جانتے رہ وہ جا تر بھی ہو جاتا ہے۔
راہنما فتاویٰ الہیہ تھانوی ج ۷، ص ۱۶ (سطر ۱۰)

رُوح کی پرستش پر عدم گناہ

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مدت تک روح کے نوکر تو تھی لیکن کچھ اُس نوکر کی پرستش کرنا نہ کر سکا میں ان گناہ نہ ہوا ہوں جس کی وجہ سے میرے اُفتوت خداوند کتاب ذکر الموت میں سخت حدیث مصیبت اچھی طرح بھی مرقوم ہے۔

راہنما فتاویٰ الہیہ تھانوی ج ۷، ص ۱۶ (سطر ۱۱)

دیوبندیوں کو گناہ کی ترتیب

۱۔ جس کی توحید کامل ہوتی ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت نہیں کر سکتی۔ (تقریر ایمان ص ۲۳)

۲۔ خاص حق کو معذرت دے بہتر ہے۔ مستحق شکر ہے۔

۳۔ آدمی کتنا ہی گناہوں میں ڈوب جائے اور محض بے حیابی بن جائے اور دنیا مال کھا جائے میں کوئی قصور نہ کرے اور کچھ جھلٹی برائی کا مستیہ نہ کرے تو بھی شکر کرنے سے اور اللہ کے سوا کسی اور کو ماننے سے بہتر ہے۔

(تقریر ایمان ص ۲۴)

خود سے بہتر چنگ دیوبندیوں کے نزدیک توحید کے ٹھیکہ اور صفت وہی ہیں کیونکہ مسلمان تو توحید و رسالت دونوں کو ماننے میں اس لیے ان کا گناہ نہ تھا، بدکاری، چوری وغیرہ گویا دوسرے مسلمانوں کی حج نماز وغیرہ سے بھی زیادہ نشان رکھنا ہے یعنی دوسرا مسلمان نماز پڑھ رہا ہو اور دیوبندی وہابی ہے حیاتی یا شراب میں مشغول ہو تو دیوبندی کا یہ فعل دوسرے مسلمان کے فعل سے زیادہ اچھا ہے۔ (اگرچہ نہ ہوا اور پھر شریعت کے نزدیک کافری جو بھی اسماعیل کی حیثیت کو بے نقاب کر گیا کیونکہ مذکور بھی مشغول ہو گیا کہتا ہے؟ دیوبندی حضرات جہاں تک مکمل ہے جا اور پر لیا مال کھا جائے والا بھی گناہ کیا تو شریعت میں ایسا انبیاء و ائمہ کا فعل ہے۔

مرزا خاں لیا، آپ کو سلطان گرد بنانا تھا کہ نادرہ نہ لایا۔

آمدہ نہ لایا

راہنما فتاویٰ الہیہ تھانوی ج ۷، ص ۱۶ (سطر ۱۵)

ناجا بلیت

میں قاضی سے نہیں کتا واقعہ ہے کہ طبعی ایاقت تو کبھی حاصل ہی نہیں ہوتی۔

(افاضات الیومیرہ تہذیبی ۱۲ ص ۴۹، سطر ۱)

بدر مزاج پیر | اب بتلائیے، میری کیا خطا ہے۔ اس پر مجھے لوگ بد مزاج کہتے ہیں، دیوبندی ہی کہتے ہیں۔ پھر اگر بد مزاج کا ہے کیا۔ (اشرف المصالحات ص ۸۴، سطر ۲۴)

دیوبندیوں کے مریدین کے اعتقاد کا نمونہ | ایک شخص نے جو قاری مشہور تھے۔ یہ استغفار کی تلقین حضرت یونس علیہ السلام سے دہا اپنے دلی میں سمجھتے تھے۔ کہ سب سے زیادہ فاضل اور عادل میں ہوں۔ حالانکہ اخیر صاحب (دیوبندی مذہب کے) بزرگوں کے صحبت یافتہ اور توحضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے مرید تھے۔

(افاضات الیومیرہ تہذیبی ۱۲ ص ۴۲، سطر ۶)

حقیقت | بعض علماء نے کہا کہ اس سے حقیقت جاتی رہے گی، میں نے کہا چاہے، اسلامیت جاتی رہے۔ مگر حقیقت نہ جاسے۔ (افاضات الیومیرہ ۱۲ ص ۴۲، سطر ۲۲)

اپنا نام بھول گیا | ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے ایک مرتبہ خط لکھ کر اپنے دستخط کرنا چاہا۔ مگر اپنا نام بھول گیا۔

(افاضات الیومیرہ ۱۲ ص ۴۸، سطر ۱)

حکیم الامت کے سر پر گھڑی | ایک دیوانی شخص بدیشہ پھر کپڑا لیا جو ایک گھڑی کی صورت میں تھا جس میں وقت ٹپک ٹپک کر رہا تھا، اس نے خاک کے خطوط پر گھڑی لکھ دی۔ مجھ کو نگوار ہوا۔ میں نے منہ سے کہا کہ میرے سر پر کدھ سے اس نے اس گھڑی کو اتھا اور میرے سر پر کدھ اور اس کو تمام کر گھڑا ہو گیا۔ تاکہ گرنے نہ جائے۔ (افاضات الیومیرہ تہذیبی ۱۲ ص ۴۰، سطر ۲)

حکیم الامت کے منہ پر تھپڑ | ایک مرتبہ ایک لڑکا چھوٹا سا جس کی عمر تقریباً پانچ یا چھ برس کی ہوگئی اپنے باپ کے ساتھ میرے مکان کے دروازے پر کھڑا تھا۔ میں نے اس کی باتوں میں ہاتھ دے کر دروازہ کی چوکی پر کھڑا کر دیا اور اس سے کہا کہ تیرے پر تھپڑ مار ساس نے میرے ہی منہ پر چپٹ لگا دیا۔

(افاضات الیومیرہ ۱۲ ص ۴۸، سطر ۱۲) دیکھو خود ان را روئے باید

دین فروش | اس پر اس نے مل کر خدا کا خوف کرو۔ اس قدر دین فروش مت ہو کہ میں چھاپ چھاپ کر تلافی لگایا۔ اور پھر بھی نہ خفتا نہیں سیک کہ تب سمجھنے کی در خواست کی اس پر بھی روپیا لٹا جاتا ہے۔

(افاضات الیومیرہ تہذیبی ۱۲ ص ۴۱، سطر ۴)

شیطان بھی صاحب نسبت ہے

حضرت مولانا محمد رفیع نقوی نے یہ واقعہ سن کر فرمایا اگر کچھ کو یہ معاملہ پیش آتا تو میں یہ کہتا اگر اگر تم شیطان ہو تو کیا ہوا۔ نسبت تو اب بھی قطع نہیں ہوئی اس لیے کہ شیطان بھی نواں ہی کا ہے۔

۱) اخلاعات الیومیہ تقریباً ۲۵ ص ۵۴۴ سطر ۱۱ (واحدہ نمبر قدس قادیان ص ۲۴۲)
نوٹ: یہ شاید دیوبندی شیطان کو اپنا صاحب نسبت بزرگ ثابت کرنے کے لیے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دین العلم ہاتھ میں۔ (دیکھو جہد کتاب برابین قلم مصدقہ گنگوہی ص ۵۱ سطر ۱۱)

مشورہ ہے تاکہ کوئی بزرگ ستم ان کی تباہی ہوئی۔ پہلے شب خلق اگر نہ کیوں نہ انا دوسرے مسر پر عورت کا پا جامہ جاتے۔ ملی البصیح چونکہ مردہ باہر آئے تھے تو اندھیرے میں غلطی سے گامہ سمجھ کر

جوزی کا پا جامہ سے لپیٹ لیا۔ باہر نکلے تو پراگمحل ہوا۔ ۱) اخلاعات الیومیہ ج ۲ ص ۵۴۴ سطر ۱۱

نوٹ: اگر اشراف ملنے نظر نہیں کیا کیونکہ وہ بزرگ کون تھے مگر بزرگ دیوبندی ہی ہوں گے۔ کیونکہ دیوبندی مذہب میں ہر وہ مسلمان جو دیوبندی نہ ہو، بزرگ نہیں ہوتا۔ بلکہ دیوبندی اس کو بدعتی اور شیطان کہتے ہیں۔ خود اشراف علی اکھتار ہے۔

۲) اہل بدعت اور بدعتی غیر انسانی کی بدعت کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان کی۔

(عزید البیہ ج ۲ ص ۵۴۴ سطر ۱۱)

نوٹ: ۱۔ انہوں نے غلام احمد قادیانی کو بھی ایک روز پا جامہ عورت کا زیب کر دیا تھا۔

معمول یہ ہے کہ میں عورت کو اور بعض کو تو سفر میں بھی مہر پر لیتا ہوں۔

۱) اخلاعات الیومیہ ج ۲ ص ۵۴۴ سطر ۱۱

عورتوں کو مہر پر لے کر کا شوق

میرزا آغہ ہے کہ ایک کتاب پڑھنے میں مشغول ہو گیا جس سے عھر کی اذان دستا

دی اور بادل تھا۔ روشنی کا اندازہ نہ ہوا۔ اور اس بنا پر عھر کی نماز کا بھی وقت نکل گیا۔

مغرب کے وقت اپنے گمان میں عھر سمجھ کر مسجد میں گئے۔

۱) اخلاعات الیومیہ ج ۲ ص ۵۴۴ سطر ۱۱

خود مختار بھون ہی کا میرزا آغہ ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت گھر کا راستہ بھول

۱) اخلاعات الیومیہ ج ۲ ص ۵۴۴ سطر ۱۱

گھر کا راستہ معلوم نہیں

۱) حضرت علامہ اور شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے سوا علمائے دیوبندی نے

انجن خدام الدین کے سالانہ جلسہ ۱۹۳۰ء میں آپ مرحوم عطا اللہ شاہ

دل بچیک امیر شریعت دیوبند

سے بیعت کی، اسی جلسہ میں آپ کو ہر شریعت منتخب کیا گیا۔

(کتاب بے عطا اللہ شاہ مصنفہ نئی شریعت کنہری لاہوری ص ۴۴ و ص ۱۹۷ مطرا)

(۲) آپ (مولوی عطاء اللہ شاہ) کی سب سے بڑی کمزوری حسن ہے جس کے معاملہ میں آپ دل چاہیکہ واقعہ کو

میں۔

(مید عطا اللہ شاہ مصنفہ شورش ص ۵۰ مطرا)

(۳) شاہ جو مقبول بلے صحتی تو پر بھیجے گئے تھے اب آپ انہیں لاکھ کیے لاکھ کیے قبلہ جگہ گاہ میں ہزاروں لوگ امیر شریعت کی راہ دیکھ رہے ہیں، لیکن امیر شریعت گروہ پیش کے حسن پر نقد و نظر فرما رہے ہیں اور اُنھیں کانام نہیں لیتے۔ (منشی جی کا خط تحریر ہے)۔

(کتاب مید عطا اللہ شاہ ص ۱۵ مطرا)

بخاری صاحب کے متعلق ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیں خدارا ہر کا یہ شعر مشہور ہے۔

ہک فضل پری روکی شریعت، غلنی نے کل رات نکالا میرے ٹوسے کا دیوالہ

میں دین کا پیلا بول، دھونیا کی ہے عورت اس شورش کے خرسے میں میرا گرم سالہ

(ظفر علی خاں ص ۶۶)

دیوبندیوں ایک صاحب تھے دیوان بی اللہ دیوانوں نے حضرت مولانا محمد رفیع صاحب سے بیعت کی درخواست کی، مولانا نے فرمایا کہ گنگوہی جاکر مولانا درمیشیا احمد گنگوہی سے بیعت ہو جاؤ۔ عرض کیا میں بیعت ہو گیا ہوں۔ اور جہاں جہاں آپ فرمائیں گے، وہاں جا کر بیعت ہو جاؤں گا، مگر دل سے بیعت ہوں گا آپ ہی سے۔ یہ کہنا تھا کہ ہے اس تعلق اور محبت کا آخر حضرت مولانا محمد رفیع صاحب نے بیعت فرمایا۔

(انفاضات الیومیر تقاضی ص ۵۱ مطرا)

اس چند حویں صدی میں ایسے ہی پیر کی ضرورت تھی، جیسا کہ میں ہوں لہذا

(انفاضات الیومیر تقاضی ص ۵۲ مطرا)

ایک شخص کسی مکان میں اندر سے کنڈی لگا کر کسی عورت سے زنا کر رہا تھا، لوگوں نے دستک دی۔ تو اب اندر سے کتاب کے گویاں یہاں جگہ گاہاں، یہاں خود ہی آدمی پڑا آدمی پڑا ہے۔ دیکھ لیجئے کیسا سچا آدمی ہے، جھوٹ نہیں بولا کیسی ذہانت کا جواب ہے۔

(انفاضات الیومیر ص ۵۰ مطرا)

رمضانہ خاں صاحب، ایک باہنسی پڑا کار کھیل رہے تھے کسی نے کہا حضرت! میں آپ نے فرمایا

(اردن خاں تقاضی ص ۲۳ مطرا)

اب کے ماہوں تیری

خوشدہ۔ جو بات کی خدا کی قسم واپس بات کی۔

گھسے کا ذکر | تو ہم کے عقیدہ کی بالکل حالت ایسی ہے۔ جیسے گھسے کا عضو مخصوص، بڑے تو بڑے ہی جلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پڑی نہیں؟ اور اسی عجیب مثال ہے (افاضات الیورین ص ۳۳) سطر ۵۔

نوٹ:۔ مثال سے مثال بیان کنندہ کے تقدس فکر کا اندازہ خوب معلوم ہو رہا ہے۔
 (۱) ایک زمانہ میں (ایمر شریعت) دیوبندی مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو شطرنج کھیلنے کا شوق تھا جو رفتہ رفتہ بڑھ گیا۔

(۲) عطاء اللہ شاہ ص ۵۲، سطر ۹

(۳) ایک زمانہ میں کبوتر پالنے کا بھی شوق تھا، اسلام میں کبوتروں کی بکری رکھتے تھے۔

(۴) عطاء اللہ شاہ ص ۵۳، سطر ۸

نسیب پر استرا | یہی حالت فطانت کی حضرت مولانا شری رحیم اللہ علیہ کی تھی، ایک مرتبہ نالی آیا۔ اس نے سترہ ویرہ کو قتل کیا، مگر جب جاسمت بنائی شروع کر دی، تو سترہ لب پر لگا تے ہی فرمایا کہ بڑائی ہے۔

(افاضات الیورین ص ۳۳، سطر ۱۲)

خود سے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کے نام گنگوہی نے اپنی کوئیں سترے سے جدا پٹ کے تمام دیوبندیوں کو بیٹھ سکایا ہے کیونکہ گنگوہی نے لب پر استرے کا پھیرا ہی اس نام کو واضح کر رہا ہے کہ وہ کوئیں منڈا تھا۔ اور اگر کل کے دیوبندی بھی بڑے شوق سے کوئیں منڈا کرتے ہیں۔ حالانکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کیست جنتا من سلق الشوامہ یعنی جس نے کوئیں منڈا دیں وہ ہم مسلمانوں سے نہیں۔

(فتح الطالبین مصنفہ عوث الاعظم ص ۱۱۱، القادر جیلانی مکتوبہ ص ۱۶)

لہنگا اٹھا کر موت دیا | ایک شخص کسی مکان پر اس کو دیا فٹ کرنے آیا، تو اس کی بیوی نے بی بی جی ہوئی تھی، زبان سے کیسے بولے اور بتلا ضرور تھا۔ اس لیے کہا تو سب نہیں لہنگا اٹھا کر اور موت کر

(افاضات الیورین ص ۵۳، سطر ۱۳)

اور اس پر کوئی اندیشہ۔

بے اجازت سید پیر | بعض لوگ کہہ گیتے ہیں کہ اہل ترائی آپ کی کتاب ہے۔ آپ اس کی اجازت دے دیں۔۔۔ میں بچہ دیا ہوں کہ مجھے خود کسی عامل کی اجازت نہیں۔ کیا ایسے شخص کی اجازت دینا کافی ہو سکتا ہے۔

(افاضات الیورین ص ۵۳، سطر ۱۴)

موذی اور بد فہم مرید | اس پر بھی وہ شخص جب کچھ بولا تو فرمایا، اوسے اب بھی خاموش رہنا ہے۔ موزی جواب کوئی نہیں دیتا۔۔۔ چلی آجھ چلتی، بد فہم شے بھلاستے قلب کو سکھار دیا۔

(افاضات الیورین ص ۵۸، سطر ۸)

سببِ بُرا کہتے ہیں

دوست کرتے ہیں شکایت بغیر کرتے ہیں ٹھک
کیا قیامت ہے مجھی کو سب برا کہنے کو ہے!

روايات اليوميه تقمانوى ج ۳ ص ۵۸، م ۱۶)

قسم کا ہی قصہ

میں تو کہتا تھا کہ تمہاں کیا توان دینے والوں کو فہم کا خط ہے یا مجھ کو فہم کا ہی قصہ ہے، تو اس حالت میں مجھ کو خط
 زندہ اور سہل زندہ میں مناسبت نہیں ہو سکتی۔

تراثات الیومیہ معانی ۴۴ ص ۵۷۵۔ سطر ۱۸)

ایک صاحب بصیرت و تجربہ کہا کرتے تھے کہ ان دو فرزندوں کو اپنی قوت معلوم نہیں۔۔۔ یہ ایسی بات ہے جسے کہ مشواہد کہ بھروسہ نہ کرنا چاہیے۔ قوت معلوم نہیں۔

الاقسام اليومية ص ٥٠ ص ٢٥٠ مطبوع

حادثہ میں بیسے پیش لڑنے کے لیے ایک صاحب مخلص احمد دست بھڑا ہوا تھا جس نے ان کے ساتھ ان کا نام لیا۔ ایک سب سے پیش لڑا تھا۔ قانون ہمارے لیے کوشش کر کے بیسے پیش خاتون میں وہ نہیں سکا۔ مگر وہ ان سے بہت غصہ سمیت کا حلقہ اور ان کی طرف سے ایک سب سے پیش لڑا تھا۔ مگر وہ ان سے بہت غصہ سمیت کا حلقہ اور ان کی طرف سے ایک سب سے پیش لڑا تھا۔ مگر وہ ان سے بہت غصہ سمیت کا حلقہ اور ان کی طرف سے ایک سب سے پیش لڑا تھا۔

(افاضات السوييه تقانوى ج ١٢ ص ٩٨ نم سطر ٩)

حضرت امروہی خلیل احمدؒ کے ایک ذاکر شغل خادم ایک مدرسہ میں ملے سہ تھے۔ ان کو امر دے کے تعلق ہوگا۔ کاس کی صورت دیکھئے نیز جن دنہ اتفاق۔

(تذكرة الخليل ص ٣٣٣، مسطر ٥)

دیوبندی مذہب کے اماموں کی خصوصی حرکتیں تصوف و عرفان کا ظہور

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی حکمتیں

فرقہ دیوبند یہ کہ مجروحہ اعظم و قطب الاقطاب حکیم الامت کے کارنامے

ایک روز ایسا ہوا کہ مجافی پیشاب کر رہے تھے۔ میں نے ان کے سر پر عیثاب کرتا شروع کر دیا۔

بھائی کے عمر مرثیہ

ایک مرتبہ میرٹھ میں میں اپنی کنش صاحب مرحوم کی کوٹھی میں جو مسجد ہے، دہلی سے اس نمازیوں کے جوئے چرایے

جوتے کی ہوئے (واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

بم لوگ والد صاحب کے پاس رہتے تھے، تین چار پائیاں براہِ رنجی ہوئی تھیں۔ والد صاحب چار پائیاں باندھ دیں اور ہم دونوں مہائیوں کی، میں نے رشتی سے کہ سب کے پائے ملا کر خوب کس کر باندھ دیئے اور لیٹ کر سو گئے پھر والد صاحب بھی اگر لیٹ گئے، اتفاق سے باہر سے آئی، تو والد صاحب اٹھ گئے اور۔۔۔ اپنی چار پائی گھنٹی اب وہاں قیڑ چار پائیاں ایک ساتھ چلی آ رہی ہیں۔ بے حد غصے ہوئے اور فریاد کیا کہ ایسی کج کنش کرتے ہیں۔

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۲)

میں وہ روز سے بھر کھڑے ہو کر پناہ سے تھیں چلتے ہوئے کئی چیز کے کھانے سے بہتر نہیں کرتا، اگر کبھی اسلامی سلطنت جو مائے نواز اللہ سے ڈال دھیری شہادت قبول ہوگا۔

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

ایک صاحب مئے سیلکری کے ہماری سوتیل والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور سادہ عمارت کے کھانے میں کتنا دل دیا، اور میرے والد صاحب نے ان کو ٹیکے کے کام پر رکھ دیا تھا، ایک مرتبہ کمرنٹ سے گری میں ہو گئے پناہ گھر آئے اور کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے گھر کے سامنے بازار ہے۔ میں نے مڑ کر پرے ایک کھیت کو پہنچنا سا پھر کھڑا کھانا کی دکان کی دکان میں رکھ دیا پچاس روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے۔

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

جہاں اس قسم کی کوئی بات شوخی رہے سیائی، کی ہوتی تھی۔ لوگ والد صاحب کا نام لے کر کہنے لگے ان کے ڈکوں کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔

باب کی بدنامی کا سبب

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

ایک روز سب ڈکوں اور لوگوں کے جوئے جس کے ان کو براہِ رکھا ادا ایک جوئے کو سب سے اگے لگا جوئے نام (دہرا بک نام تھا، اور پٹنگ کھڑے کر کے اس پر پٹری سے کی چھت بنائی، وہ مسجد قادی۔)

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

کا دستہ عظام کی گندنا مش دلی
گرد و آلودہ است لعنت بر ولی

دلی این است

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

نوشے۔ چاہتے بھائی کے سر پر شہاب کرنے کا مجرم کار ہو۔ وہ اگر گڑا ہو کر اولیائے کرام کو مشترک و بدعتی کا فخر بنائے اور انہیں کرام علیہم السلام کی تین کرے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم پانچوں اور دنیاویوں جیسا بنائے تو کیا تعجب؟

یہی کی خاطر نماز توڑ ڈالی میں بھی کی سنتیں پڑھنا تھا کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا ہوا غریب لاکھ گھر میں سے کھٹے کے اوپر سے لڑکھی ہیں میں نے یہ خبر سنتے ہی خود نماز توڑ دی۔

(شرف المصروفات مطبعہ مدائنہ عین ص ۱۴۱)

نوشے۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں اگر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے تو یہ خیال محمدی اپنے گھر سے کے خیال میں برابر شہاب جھانسنے سے بھی کم نہیں درجہ ہے۔ چنانچہ دیوبندیوں کا اقول امام لکھتا ہے:-
"گوچنا جب رسالت باب پاشند پچھنیں مرتبہ ہر ترائے مستغرق در گاہ فرخوداست"

(مراد متقی فارسی مستشرقین ص ۵۸)

اباہل دل ان دیوبندیوں کی قلبی تفاوت کا حال ملاحظہ کریں۔ ہر ایک طرف تو یہ مجرب و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عندئیں حضور کے گھر سے سے بدتر یا میں اور دوسری طرف ان کے متناہی صاحب اپنی بیوی کے لیے سر سے نماز ہی توڑ دے۔ تو اس کے تصوف میں ذرہ فرق نہ آئے۔ کیوں نہ ہو۔

نقطہ رہائی اپنی پسند اپنی اپنی

لوٹا کیوں جھانکا، ملفوظ شریف لوٹا حضرت والا متناہی صاحب (فارغ ہو کر حوض پر شریف لائے تو یہ ایک مرید اس جگہ پر پہنچے اور پوچھ کر لوٹے کو جھانکا۔۔۔۔۔ اس پر حضرت والا نے مراندہ فرمایا کہ تمہاری اس حرکت سے اذیت پہنچی تم کیوں وہاں پر کھڑے تھے اور بعد میں میرے آنے کے لوٹے کیوں جھانکا؟۔۔۔۔۔ فرمایا تو پھر لوٹے کیوں جھانکا؟ لازم کیا لوٹے کو تو نہیں جھانکا۔ منہ یا کہ تم کو اندھا بناتے ہو۔۔۔ میں نے خود جھانکتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔ عرض کیا کہ قصور ہوا۔ فرمایا اب کتا ہے قصور ہوا قصور (یہ ملفوظ پر از فضیلت دیکر لوٹا دو متعین میں مشکل پورا ہو سکتا ہے۔ یہ میں ملفوظات کو لوٹا کیوں جھانکا؟۔

(الانکبات المیرات ص ۴۴۲ سطر ۵)

عند تہ قبول میں نے عرض کیا کہ قصور ہوا۔ فرمایا اب کتا ہے قصور ہوا قصور، جب اچھی طرح ستایا گیا جب سے زبان میل گئی تھی۔ اب تاویلیں کرتا ہے۔ اور اگر ان ہی ایسا ہے کہ سب تاویلیں صحیح ہیں تو یہ امام کس کے پاس کیا جواب ہے۔ یہ فرماتے ہوئے حضرت والا نماز مغرب پڑھانے کے لیے عید پر شریف لے گئے

(انکبات المیرات ص ۴۴۳ سطر ۱)

جو عزت قبول نہ کرے وہ شیطان ہے

جس سے عزت کی جائے اور وہ عزت قبول نہ کرے وہ شیطان ہے

(اخلاص الیومیت ص ۳۹۴ سطر ۲)

خوشے: یہاں پر سبب ایسا م تاویل منظور نہیں۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعین کو جسے چھوڑ پائی کفر و عبادت کی دیوبندی تاویلیں کرنا خوب جانتے ہیں۔

ابو جہل کے کفر کا اقتدار کھنڈا فرض ہے۔ باقی رہا میں سو میرا نہ کفر منصوص سے نہ اسلام۔

(اخلاص الیومیت ص ۴۲۲ سطر ۲)

نہ کفر نہ اسلام

شیخ دیوبند مدیہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی

ہندوؤں سے مذہبی و سیاسی اتحاد کا ٹکڑا میں دیوبندیوں کی شرکت کا بانی

گاندھی کی بے محمود حسن کی بے
حضرت مولانا دیوبندی اور وہ مولوی صاحب ایک مورث ہیں جسے اللہ تعالیٰ مسلمان بھائی
میں موجود تھے جس وقت حضرت مولانا کا نور چلا تو ایک اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اس
کے بعد گاندھی جی کی بے مولوی مسعود جی کی بے کے نعرے بلند ہوئے۔

(اخلاص الیومیت ص ۲۵۵ سطر ۱۳)

قسط لگائے، اڑتھی کو کندھا دیا
مگر افسوس تو مسلمانوں کی حالت پر ہے کہ انہوں نے دوست دشمن کو نہ
پہچانا، مسلمانوں کی قوم بہت بھولی ہے زیادہ تو دھوکہ عام مسلمانوں کو اسے

یہودیوں کی وجہ سے ہوا۔ یہ ناما جنت اندیش مسلمانوں کی کشتی کے ناکھڑے بنے ہوئے ہیں مسلمان کی باگ ان کے ہاتھوں میں سے
انہوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کو تباہ اور برباد کیا۔ دیکھ بیٹے خدا ذات اور واقعات اس کے شاہد ہیں جسے ہند
کے نعرے لگاتے تھے ملک، شیشانی پر لگائے۔ ہندوؤں کی ارضی (جگہ) کو کندھا دیا، ان کے مذہبی عقائد کا انتظام
مسلمان والدینوں نے کیا۔ یہ تو ایمانی نقصان ہوا۔ اور جانی سنئے ہزاروں مسلمان ان قصوں کی بدولت موت کے گھاٹ اتر
گئے، ہجرت کر گئی ہزاروں مسلمان بے خافاں ہو گئے، مکان جا بیداد غارت ہو گئیں۔ اچھ پھر عام کے لیے نام نہاد علماء کی
شرکت فریادہ نقصان کا سبب ہوئی۔ جب علماء ہی پھسل گئے وہ سرور کی کیا شکایت۔

(اخلاص الیومیت صفحہ ۷۷ سطر ۱۹)

چوں کھڑا کعبہ بر خیزد کجا مذہب اسلامی

(اخلاص الیومیت ص ۷۷ سطر اوپر)

۵

کفر

گنگوہی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع وہی میں تشریف فرما تھے حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذوالعیت جاو حضرت نانوتوی کچھ شرم سے گئے مگر حضرت نے سچ فرمایا، تو ادب کے ساتھ حجت لیٹ گئے حضرت بھی اسی چار بائی رلیٹ گئے اور مولانا کی طرح کوکروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا۔ جسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو خشکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فریاد تھے کہ یہاں کیا کر رہے ہو۔ یہ لوگ کیا کہیں گے حضرت نے فرمایا۔ لوگ کہیں گے۔ کہنے دو۔

(اشرف المصنفین ص ۶۶) اور ان ٹھٹھانہ نانوتوی ص ۳۵ سطر ۱۱

ازن و شوہر مخفی جماع
قاسم صاحب عدوس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے جس طرح زن و شوہر کو ایک دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچتا ہے۔

(تذکرۃ المصنفین ص ۲ س ۲۸۹)

قرب جہان دہر جہان
ان میں جو رابطہ ہے ہم نے تو نہ کھانا نہ قریب جہان پر ہے ان کے تعلق کا عار ایک صورت میں نظر آتے ہیں کہ کدو کس ایک حقیقت ہے کہ ہر چیز کے پھول و دونوں

دھندہ مرثان، مصنفہ جو حسن دیوبندی و دیوبند، ص ۱۲ سطر ۳۲

حقتہ حلق
مولانا محمد قاسم کے والدین اسماعیل حقتہ بہت پختہ تھے۔ جب نہ روت بونی فرماتے مینا قاسم حقتہ بھرے مولانا کی یہ حالت تھی کہ فوراً حکم کی تعمیل فرماتے۔ باوجود اس کے کہ مرید اور شاگرد سب موجود ہیں کچھ پردہ نہیں۔

(رافعات ابیرہ نقادین ص ۳۵ سطر ۱۱)

خوشے:۔ یہ دیوبندیوں کے اماموں اور سب سے بڑے بزرگوں کی روحانی تہذیب ہے۔ میں دیوبندیوں کی خدمت میں عرض کر دوں گا کہ یہ تہذیب نہ تو ہم سے کہہ دیا جائے جیسے دیکھ رہا

دیوبندی عورتوں کیلئے دیوبندی تعلیمی کورس تہذیب و اخلاق کامیاب
دیوبندی عورتوں کے لیے مخصوص تعلیمی کتاب بہشتی زیور مصنفہ اشرف علی تھانوی کی تعلیم کا فائدہ
نوجوان لڑکیوں کے لیے ذکر اور خصلتوں کے دلکش تصورات

کتاب بہشتی زیور صرف لڑکیوں کے لیے لکھی گئی ہے | مدت دو ماہ سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو بہشتی لڑکیوں کے

علم و فن کو اردو ہی میں کھل نہ پو، اعز و مسکھلا یا حاسے (مبشری ذیورسلط سطر ۱۲) آخر تک کہ میں میں طرح پر ہوا خدا کا نام کہ اس کو شروع کر دیا۔ (دس، سطر ۹) اور اس کا مسرت مذاق قسوان کے مبشری ذیورسلط کا لگا۔ (دس، سطر ۱۰) پھر انکھوں سے دیکھنے لگوں کہ دوس میں علم عام سے یہ کتاب داخل ہو گئی ہے (دس، سطر ۱۲) ۱۶ میں قصہ خائوکیں ل دیکھ کر خوش ہوں اور مضامین کتاب میں ان کو زیادہ رغبت ہو۔ (مبشری ذیورسلط سطر ۱۶) ۱۷ میں

بہشتی زیور کے مضامین

ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں پتلا اور آگے سے موٹا ہو جاوے۔

زیرِ ذکرِ سیئہا موشا

(بهشتی زید - بهشتی گوهر مرزج) ص ۱۳۴، سطر ۲۲)

خود ہمیشہ نفسانی مجال خود ہو، مگر عضو تاسل میں کوئی نقص پڑ جائے اس وجہ سے حجاب بر قدرت نہ ہو۔ اس کی کمی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ صرف ضعف

زُیُودِ ذِکْرِ میں ضعف یا دھیلہ این

(بیشتر از پیرامون و از ۱۳۳۳ تا ۱۳۳۷)

اور وہیلا کن جو۔

دوسرے یہ کہ خواہش بدستور ہے مگر عضو مقصود میں فتور پڑ جائے جس سے مجامعت

زبور مجامعت

زمینشنی زیورج ۱۱ ص ۱۲۶، مسطر ۶۴)

پر لوری قدرت مند ہو۔

نصیب کا ادھر کو چڑھ جانا، اس مرض سے چنگ بھی ہو جاتی ہے۔

زیرودخصم

المبشّي (زبورج ۱۱ ص ۱) مستطرا منطوقه لاهورم

دھڑکتے رہے۔ وہ بڑی کڑی جہاد میں حصہ لے رہے تھے۔ ان کے دل میں ایک ہی بات تھی کہ اللہ کی رضا ہو۔ ان کے دل میں ایک ہی بات تھی کہ اللہ کی رضا ہو۔ ان کے دل میں ایک ہی بات تھی کہ اللہ کی رضا ہو۔

کنارہ پولس سے دونا ہوا عشق

(انفاذات ایرومیستج ۵ ص ۱۱۱ سطر ۵)

مرغز بڑھتا گیا جوں جوں ہوا کی

سنگ اٹھا کر اور موت کراس پر کھینچا نہ کر سکتی۔

لہنگا اٹھا کر

رانا خات ابوميه ۵۵ ص ۱۱۹، سطر ۷)

نوٹ: مفصل عبارت درجہ بندیوں کی تفسیر میں ملاحظہ ہو۔

سب سے پر دلگی کی اجازت

ایک انگریز نے سوال کیا تھا یہ سچ اپنی ملیہ کے مسلمان بچے تھا کہ ہم ہندوستان آنا چاہتے ہیں اور ہماری میٹھی بھرا ہوگی۔ اور وہ پردہ دگر سے لگی میں نے کھنکھو دیا کہ آپ (افاضات البیویہ ج ۳ ص ۲، سطر ۱۱۱ اور ۱۱۲)

کیے لیے اجازت ہے۔

خود میں جو رہیں

میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستان کی خود میں جو رہیں ہیں۔ (افاضات البیویہ ج ۳ ص ۲، سطر ۱۱۵)

خودوں سے نظر باندھی

ایک مولوی صاحب نے اپنے ایک خادم سے اپنا ایک واقعہ بیان کیا۔ اس نے خادم سے مجھ سے رہائش کی کہ میں نے ایک ہسلی کا کرایا کیا۔ جب ہسلی شہر کے کمرے

پہنچی۔ تو وہاں اس نے ہسلی دالے کا مکان تھا وہاں اس نے ہسلی کو روکا۔ اس کی بیوی اس کو کھانا دینے آئی۔ وہ ہسلی بیان اس قدر پیش کیا تھا کہ شاید ہی کوئی اور وہ دوسرا ایسا ہوا اور وہ ایسی حسین کہ شاید ہی کوئی اور دوسری ہو مگر میں اس وقت اس کو دیکھ رہا تھا کہ یہ نظر کفر کرتا ہے یا نہیں۔ (افاضات البیویہ ج ۳ ص ۲، سطر ۱۱۷)

تصوف کا دوسرا شعبہ تعلق بالشیخ (روحانیت)

دیوبندی مذہب کے اماموں کی اپنے روحانی شیخ سے اتحادی و بغاوت

دیوبندی مذہب کے اکثر اماموں نے فقیہانہ کو دیکھ کر غلام میں اپنی شہرت و محبوبیت اور اپنے عقاید باطلہ کی تبلیغ کے لیے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سے منہ قضا نہ جمعیت کا خیال اس قدر پھیلایا ہے کہ اکثر غلام ان سانس کو انہوں نے حاجی صاحب سے جمعیت ہوسے کہ دھوکہ دے کر ہی وہاں جمعیت اور دیوبندیت کا شکار کیا۔ مگر یہ جمعیت وغیرہ محض فریب دھوکہ دی گئی۔ درحقیقت امام دیوبندی دکنی حضرت حاجی صاحب کے غلام اور ایمان دار و خدا و تعالیٰ کے رشتہ دار کے دشمن اعدان کے حدود پر گستاخ و بے ادب تھے۔ سب سے اوّل عقاید کو ہی لیے لیے۔

مسئلہ علم غیب نبوی و حاضر و ناظر

مشرع ہند حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ (۱) لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں وہاں قدرت و اوراک فیضات کا ان کو ہر تہا ہے۔

(استقامت امداد، مغلظات حاجی صاحب ص ۱۱۵ سطر ۱۲)

(مغلظات ہند و کتاب امداد اللہ صاحب صفحہ ۱۲۱ مغلظات ہند و صفحہ ۱۲۱ سطر ۱۲)

دعا رہا شہرہ کہ آپ کو کسے علم ہوا۔ یا کون بڑے کیسے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ نصیحت مشہور ہے۔ آپ معینی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کے علم و دعائیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے اس کے آگے یہ ادنیٰ سی بات ہے۔

وفیصد ہفت مسئلہ مصنف حاجی صاحب بطور محتاجی تھیں ہم اسطر (۱)
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب کا مطلق مالک قرار دیا اور یہ عقیدہ رکھا
کہ آپ کو علم غیب تمام کسب و کار کے لیے ہے۔

نام نہاد مرید دیوبند لوگ کا عقیدہ

(۱) فتاویٰ رشیدیہ، مصنف رشید احمد گنگوہی، جلد ۱ ص ۱۴۱ (اسطر)

(۲) مخلوق پر علم غیب کا اطلاق سوا ہم شریک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا۔

دعوتِ ایمان فتاویٰ ص ۱۴۱ (اسطر)

مسئلہ آئے غائبانہ یعنی انبیاء و اولیاء کو غائبانہ پکارنا فدا ہے یا رسول اللہ

(۱) (۱) الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ بیحد خطاب رحمان میں
یعنی لوگ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ کو دوسرے پکارنا شریک ہے

حاجی صاحب کا عقیدہ

یہ اتصال معنوی و مستعمل و اتصال مدعا کی پریشانی ہے۔ لہذا المخلوق والحمد للہ عالم امر عقیدہ محبت و طرف و قریب و بعد و غیرہ
جنہیں ہیں اس (نہ لے غائبانہ) کے جواز میں شک نہیں۔

(۲) (۲) علمتہ حاجی صاحب مندرجہ شام امرا ویر ص ۹۶ (اسطر) (۳) اور اذیۃ حق شرف مل تھا نوی ص ۵۹ (اسطر)

(۴) غلط یا بیشعبد بعد القادریہ جیلانی کا کہیں اگر شیخ کو متعجب متعجب خدا کیسے تو بخیر انی اللہ شریک ہے۔ ہاں اگر وہ سبیل و

ذریعہ جاسنے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن پر کر پڑے کچھ بہت نہیں۔

(۵) (۵) فیصد ہفت مسئلہ مصنف حاجی صاحب ص ۱۴۱ (اسطر)

جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ بھی گناہ ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ
کر کے کہہ کہ وہ دوسرے سے سنیے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کو شریک ہے۔

دیوبندیوں کا عقیدہ

(۶) (۶) فتاویٰ رشیدیہ، مصنف رشید احمد گنگوہی، نام دیوبندی مذہب ص ۳۵ ص ۱۶۰

(۷) (۷) درہ گزنیاء شیخ عبدالقادر جیلانی مشیت اللہ شام ہے۔

(۸) (۸) فتاویٰ رشید احمد گنگوہی، امام دیوبندی مذہب ص ۲ ص ۱۳۴ (اسطر)

مسئلہ غیر اعتقاد مجلس میلاد شریف

۱) شریب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں۔ بلکہ دوسرے بات کہ اگر مجلس حاجی صاحب کا عقیدہ منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(خط نہایت سادہ ۵ سطر)

۲) ایک حضرت حاجی صاحب کے یہاں جو محفل میلاد شریف ہوتی تھی یہاں میں محافل کے اندر ہندوستان میں یا ملک مغلیہ میں حضرت حاجی صاحب کو شرکت کا اتفاق ہوا ہو گا۔ ان محافل میں تو اعلیٰ اور کثرت روشنی اور استعمال خوشبو و اہتمام فروشی و جاتے نشست و اکر کا لیند و کھانا اور قیام با تخصیص عند ذکر الاولاد اور اہل خانہ ہر خاص و عام کا نہ تھا، نہیں ضرور پڑتا تھا۔

(خط دیوبندی میرے حاجی صاحب نام اشرف علی تھانوی مندرجہ بالا درجہ اولیٰ اور مطلعہ مدنیہ مصنف اشرف علی ص ۲۰۱)

۳) مولود شریف تمام اہل عربین کو مستحق ہیں۔ اسی قدر ہمارے واسطہ حجت کافی ہے۔

(شہان احمدیہ ص ۷۸ سطر ۱۵)

۱) عقد مجلس اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اسے تمام دینی اہل میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۸۵ سطر ۱)

۲) یہ مجلس بدعت ضالہ و گمراہی والی ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۵ سطر ۳)

۳) اعتقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۵۸ سطر ۳)

۴) کا پیر میں حبیب میں اول اقل گیا۔ تو چند صاحب کی زناشیں پر یہاں (دعوت) کیا اور اس میں مولود و حیات ہونا قولہ خلاف ثابت کیا۔

(انعامات ابوسیدہ ص ۱۱۲ سطر ۵)

۵) ایک بار جب کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں بیٹھ رہے تو مولود

حاضر تھے۔ حضرت حاجی صاحب کے پاس مولود شریف کا بلا دیا۔ حضرت مولانا سے پوچھا کہ مولود صاحب کیلئے مولود نے فرمایا کہ حضرت میں نہیں جاتا کیونکہ میں ہندوستان میں لوگوں کو متین کی کرتا ہوں۔ اگر میں یہاں شریک ہو گیا۔ تو

و اس کے لوگ کہیں گے وہاں بھیلے شریک ہو گئے تھے۔

(انعامات ابوسیدہ ص ۱۱۲ سطر ۱۱)

۶) اگر کوئی امر اس کو سے کہنا ہے کہ اگر کسی شرکت کیوں ہوتی اس کا کیا جواب دے گا۔ میں نے کہا ہر گز کسی شخص صاحب

کی ضرورت نہیں۔ وہ صاحب دین کا جو ہر سے اکابر دیوبندیوں نے حضرت حاجی صاحب کے مولود میں شریک ہونے

کے متعلق سکھار گناہ ہے وہ جواب یہ سکھایا ہے کہ حضرت حاجی صاحب کو عوام کی حالت کی زیادہ خبر نہیں، اہم کو خوب ہے۔ پس میں یہی جواب دوں گا۔ (سبحان الشہد)

(انعامات الیومینہ ص ۳۲۰، سطر ۸)

(۷) ایک زمانہ مندر یہ اس طرح گذرا کہ عمل مولویں اہل اسلام اکھلافت کرتا رہیں جس وقت حج کر گئے، تو واجات میں کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ نرمی کی ضرورت ہے اس لیے بعض اوقات عمل میں بھی ان کی موافقت کرتا رہا۔ ایک زمانہ دوازدہوی میلاد شریعت و قیام کرنے پر گزرا اس کے بعد بجز سے وہ پہلا روپیہ مبارک دیا گیا ہی طریق مانع ہوا یعنی پھر بھر کر گئے، اسی پر اٹھلکھڑا شک قائم ہوا۔

(۱۰ انعامات الیومینہ ص ۳۲۰، سطر ۱۱)

(۸) اگر میلاد کے بارے میں کسی کا بھی عقیدہ غراب نہ ہو اور گاہ کی باتوں کو اس سے نکال دے جسے بھی غلطی یا نیکو سے جانوں کو ضرر نہ سندھ کی تو ایسی بات کو چھوڑ دینا چاہیے۔ (منشی زبور ص ۶۵، سطر ۴)

مسئلہ نمبر ۲: قیام میلاد شریعت یعنی میلاد شریعت میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا

حاجی صاحب کا عقیدہ (۱) قیام میں لطفت و لذت ہوتا ہوں۔

(فیصلہ مفت شدہ ص ۵ سطر ۱۱۰، درج ثلاثہ ص ۱۹۶، سطر ۱)

(۲) بعض اہل کھڑے ہو کر پڑھتے جاتے ہیں۔ اگر بیٹھ کر پڑھیں وہ اشرف ص نہ ہو گا۔ اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھا جاتا ہے (۱) اسی طرح کوئی شخص ملل کو لکھ کو ہیست کنٹر اندر وہ جو جب بعض برکات یا اثر کا اپنے خیر سے یا کسی صاحب بصیرت کے ذوق پر سمجھے اور اس معنی پر قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اشرف ص بدون قیام نہ ہو گا۔ اس کو بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔ (فیصلہ مفت شدہ ص ۵، سطر ۸)

(۳) وقت قیام کے اتفاق و تولد کا ذکر ناچاہیے اگر احتمال شریعت آوری کیا جائے تو کوئی شافعیہ نہیں کہ کوئی عالم متبعہ زبان و مکان سے کہیں عالم احمد و نول سے پاک ہے پس عدم ذکر فرمانہ و استہارہ برکات کا عید نہیں۔ (مغزوہ حاجی صاحب مندرجہ احوال الشافعیہ شریعت علی تقاضی ص ۵۴، سطر ۸) (و شہادہ احوال ص ۱۹۲، سطر ۸)

(۱۱) بدعت و قیام میلاد میں اشراف ہے کہ اس سے طہنت پیدا ہوتی ہے۔ نقل بالکل ظالی ہو جاتی ہے۔ اس لیے اہل حق پر عزت نشانات سے نیا دیکھ کر کہتے ہیں میرے ایک دوست مولوی صاحب کے کسی بدعتی نے کہا کہ تم جو بولیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کو کھڑے ہو کر

کرنے سے منع کرتے ہو تو ذکر رسول کی تعظیم سے منع کرتے ہو۔

(افاضات الیومین ۶ ص ۲۸۲، ۲۸۳ مطر ۱۲)

(۲) ایک شخص کا کہنا ہو کہ اس خط آیا تھا۔ اس میں دریافت کیا تھا کہ یہ مہینہ میلاد النبی کرنا کیسا ہے؟ میں نے جواب میں لکھ دیا کہ خیر القرون میں اس کی کوئی نظیر پائی جاتی ہے، یہ اس لیے لکھا ہے کہ اگر برکت لکھو تو تو لوگ بدعت سے گھبرائے ہیں۔ (سب سے بدعت ہی)

(افاضات الیومین ۲ ص ۵۳۹، ۵۴۰ مطر ۱۱)

(۳) الحاصل قیام دست برد بختو راعی راضی کے واسطے ترک ہوا۔

دراہین قاطعہ سنہ ضعیف احمد دیوبندی و صدر قریبہ احمد گنگوہی علیہ السلام دیوبند ۱۲ ص ۱۸ مطر ۱۱

(۴) بیعت تو یوں کیجئے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مجلس میں تشریف لاتے ہیں اور اسی وقت سے یہ اس پیدائش کے بیان کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس بات پر شریع میں کوئی دلیل نہیں اور جو باجہا شریع میں ثابت نہ ہو، اس کا یقین کرنا گناہ ہے۔

(مبشری زیورہ سنہ قادیانی ہام مذہب دیوبندی ج ۲ ص ۵۲)

مسئلہ مذہب و عرس بزرگان دین کا فقرہ

(۱) جب منکر ٹیڑھ قریب آئے ہیں، تو متوالان الہی سے کہتے ہیں: خد کھومت اللہ عرس حاجی صاحب کا عقیقہ

عرس کرے تو کوئی ساگنہ لازم ہو، مولانا محمد اسحاق صاحب فقرہ فرم گئے دن بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے۔ بادشاہ نے جو کچھ سونے کے کنگے پہنے تھے، اسی سے بزرگ کر لیا اور جب تک مولانا بیٹھے رہے، ان کو لب بٹھا دیا۔ اس مجلس میں سرور شاہ تین بڑھی جاتی تھیں۔

(شامل امدادیہ حاجی صاحب ص ۳۱ مطر ۱۱)

(۲) لفظ عرس یا خواہ عرس ہمیشہ سے کہ خد کھومت اللہ عرس یعنی مذہب صالح کے ساتھ ساتھ ہے کہ عرس کی طرح اگر کم کر دینا حکومت متوالان الہی کے حق میں وصال محبوب حق ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی عروسی ہوگی اور ان کو یہ سب مسئلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں، باجم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قریب راجہ کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچا جائے، یہ نعمت ہے، تعین یوم میں زمان میں یوم و قاتل کو محقر کرنا اس میں امر از عجیب ہیں ان کا اظہار ضروری نہیں۔

(فیض مفت مسلح حاجی صاحب ص ۱۸ مطر ۱۱)

(۳) ایک دفعہ میں حضرت عبدالقدوس کے عرس میں انیلہ آیا ختم عرس کے دن میں اور مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی دو مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی اشرف احمد صاحب گنگوہی تشریف میں ایک دست کے گل میں اس پر ختم ہوئے۔

دشنام ادا یہ ص ۲۰۴ سطر ۹

(۱) اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے۔ نہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے۔
ایسے امور سے منع کرنا نیز کثرت سے باز رکھنا ہے۔
(دشنام ادا یہ ص ۲۰۴ سطر ۱)

(۲) برہمنوں اور بری رکھوں کا بیانیہ قبول پر حرم و حرام سے انکسار ہو گا۔ چنانچہ جلالنا
عورتوں کا وہاں جانا، چادر میں ڈھان، (یہ سب بری رکھیں ہیں)

دیوبندیوں کا عقیدہ

(مشیق زیور ص ۱۱ سطر ۳)

(۳) اور طریقہ متینہ لاس کا طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ لہذا بدعت ہے۔ (فتاویٰ شیعہ ص ۱۰۰ سطر ۱)

(۴) جو شخص ایسے افعال، انکس و غیرہ کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور حاکم کفر ہے۔

(فتاویٰ شیعہ ص ۱۰۰ سطر ۱)

(۵) ہر بدعت گمراہی و دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

سوال :- بدعت و دوزخ میں سے جانے والے کچھ کام بتاؤ؟

جواب :- لوگوں نے ہزاروں بیعتیں نکالی ہیں چند یہ بتائیں یہ ہیں

”پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، وحوم و حرام سے لڑنا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا
گویا انکس کو سنے والے دوزخی ہوئے“

(تعلیم الاسلام مصلحہ مفتی ذہب دیوبندی برائے کتابت شدہ دیوبند ص ۱۰۰ سطر ۱)

مسئلہ نمبر ۶: نذر انبیاء و اولیاء

(۱) نیاز کے دو معنی ہیں ایک قرب و ہندگی اور دوسرے خدا کے دوسرے کے واسطے
حاجی صاحب کا عقیدہ
جہیں جہت بیکر جائز اور حرام کے اور دوسرے خدا کی نذر اور شائبہ خدا کے
ہندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے، نوک انکار کرتے ہیں اس میں کیا خرابی ہے؟ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان
عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے۔ ایسے امور سے منع کرنا نیز کثرت سے باز رکھنا ہے۔
(دشنام ادا یہ ص ۲۰۴ سطر ۹)

(۲) منہلی کے نزدیک جبرائیل کے دیکھا کتاب ایجاد اسلام تھا جو انسانی جب ختم ہوئی تو کچھ دھوا گیا اور بعد حاکم
کچھ حالات مصنف کے بیان کیے گئے۔ بطریق تدریجاً زخم زخم سے جاری ہے۔ اس زمانے میں لوگ انکار کرتے ہیں۔

نہیں تو سالہا سال گزر جائے جس کو بھی خیال ہی نہیں آتا، اسی قسم کی تصدیق میں راقی قلم آپس آپ کے مصداق بننے کے تخصیص ہوں، تو کچھ مصداق نہ نہیں (۱) اقام اور گیارہویں حضرت عثمان الاظم قدس سرہ اور دوسرا میسواں پہلے مشن تھی، سالیانہ (۲) اور (۳) وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ عبدالحق مددوی دہشتہ علیہ اور سنی حضرت بولعی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور حلائے شہزاد ایچہ طبرانی ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں، دینی مصداق و پیر کا درجہ سے متاثر کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

(فصلہ ختم مسند مصنفہ حاجی صاحب ص ۸۱، سطر ۱)

(۲) جب شہسوی شریعت ختم ہو گئی، بعد از شہسوی شریعت بنائے کا دیا ایشاد دہرا کہ اس شریعت پر کولانا دوم کی بنیاد بھی کی جادے کی گیارہ گیارہ یا سورہ اخلاص پڑھ کر کیا کی گئی اور شریعت میں شاعت شروع ہوا۔

(شہادہ مولوی، ملفوظات حاجی صاحب، ج ۱، صفحہ ۱۲۹)

(۱) کھانے پر خمر پڑھنا اہل بنو سے مشابہت سے (موسمۃ الهند)

دیوبندیوں کا عقیدہ

اس کا نام ایصال ثواب دھیں، لہذا اس کا دینا اور لینا اور کھانا حرام ہے۔

(متمم رسالہ اہل حق و صوفیہ فی الدین، ص ۱۲۹، ترجمہ فی الدین ص ۱۲۹، ج ۱، صفحہ ۱۲۹)

(۱) سطر ۱۲۹

(۳) یہ تین باتیں اور گیارہویں، قاتل علی الطغام سے مبنی پوچھی قلندر و پیغمبر، بدعت ضلالت ہیں۔۔۔۔۔ اور جو بنام ان کا پانچوں کے ہے تو داخل ماحول لغویہ و لغویہ میں ہے اور گیارہویں وغیرہ، حرام ہے اور ایسے فتاویٰ قاسم و جوب کھنکے ہیں، ان افعال دیکھارہویں ختم و پیغمبر، کو کھنکے کی گنا چاہیے۔

(فتاویٰ شریعت نوح ص ۸۸، سطر ۱)

(۲) اسی قسم کی تدریسا و دینا شرک ہے، اس کا کھانا، خمر و دیگر کی طرح حرام ہے۔

(جواہر القرآن، ملام خان دیوبندی ص ۸۸، سطر ۲)

(۳) جو مال صدقہ کرتا ہے اور کتبہ کو ثواب اس کا روح کو نکلتا ہوں، یہ سب عبادت غیر اللہ کی ہے، اس کو کھانا استعمال کرنا حرام ہے۔

(تفسیر تفسیر مصنفہ مولوی حسین علی دیوبندی ص ۸۸، سطر ۱)

قوس۔۔۔۔۔ مولوی شرف علی صاحب لکھتے ہیں کہ بکرا جو بڑوں کے نام پر دیا جاتا ہے، اگر ثواب مراد ہو تو جائز ہے۔

(جواہر القرآن)

(۵) ایسے مجبور و مسموم یا غیر کا بدعت ہو گیا اور شہسوی و کھانا بدعت ہو گیا۔

(مرآۃ القاری، تفسیر جلیل الامام چارم دیوبندی مذہب ص ۱۱۹)

دیوبندی مذہب کے اماموں اور مولویوں کا اپنے پیر مرشد حاجی انداد اللہ صاحب کے لیے ادبی گستاخی کرنا

لنگوہی صاحب نے یہی فرمایا کہ ان مسائل (اسلامی) میں حضرت حاجی صاحب کے قول پر عمل کا فائدہ (رحمانی صاحب، کوہم سے خوشی سے کرنا) کرنا چاہیے مگر ہم آپ کے قول پر عمل کریں، حضرت لنگوہی رحمۃ اللہ علیہ میں انتظامی فنان بڑی زبردست تھی۔ جس کو بعض بدعتوں نے غفلت سے تعبیر کیا۔

(افاضات البریہ ص ۳۵، ۸۵، ۸۶)

حضرت حاجی صاحب نے لنگوہی صاحب سے فرمایا کہ جو کچھ دنیا میں دے دے چکا، مولانا نے دل میں کہا کہ کیا دیا، میں تو عید اپنے لئے تھا دوسرا اب بھی ہوں۔

جیسا آیا دیا، ہی گ

(افاضات البریہ ص ۳۲، ۱۶۱، ۱۶۲)

علمی باتوں کا حاجی صاحب کو کیا پتہ ایک مرتبہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم اور حضرت مولانا لنگوہی صاحب حج کو شریفین سے ملے تھے جہاں میں ایک مسئلہ میں لنگوہی ہو گئی، جب کچھ فیصلہ نہ ہوا تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے فرمایا کہ اب گفتگو ختم کی جاوے۔ اس کا فیصلہ حضرت رحمانی صاحب، فروغی صاحب، حضرت مولانا لنگوہی صاحب نے فرمایا کہ حضرت قاسم صاحب کے امام ہیں۔ ان علوم کا فیصلہ حضرت طرح فراہم کیے ہیں یہی بحث ہے۔ پورا اسے چکا نہ تھی، حضرت لنگوہی کی حضرت مولانا محمد قاسم نے فرمایا کہ اگر حضرت ان علوم کو نہیں جانتے، تو ہم نے فضول ہی حضرت سے تعلق پیدا کیا، ہم نے تو حضرت سے تعلق ہی ان چیزوں کے ساتھ کیا ہے، پورا اسے عاشق نہ تھی، اس عاشق نہ مالیت کا، عوض نہ منظر پہنچ کر حضرت کے سامنے مسئلہ پیش بھی نہیں ہوا مگر حضرت نے خود کسی تقریر میں پورا فیصلہ فرمادیا۔ (مسند غیب بھی ثابت کر دیا)

(افاضات البریہ ص ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰،

خود مرشد تھے۔ کچھ لوگ بھی جی سے اعتقاد و محبت نہیں رکھتے۔ لیکن مولانا اس سے زیادہ کے پیار سے تھے۔ ایک بار خدمت میں حضرت حاجی صاحب اکبر بھی عرض کر دیا تھا کہ آپ کے سب خاندانوں سے اس بات میں کم ہوں۔ آپ شکر گوئی و سب کے آپ سے محبت ہے اور اعتقاد و محبت لائق کو کچھ بھی نہیں اور یہ اس واسطے ذکر کیا تھا کہ لغاتی پانچا بکر دول۔

(امداد الفتاحی مستشرق نو ص ۱۸۰، اسطر ۱۵)

ہمارے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ اللہ اکبر دستِ محکم تھے۔ کبھی ہی کوئی بد حال ہو جس پر کچھ کم فتنوں نے لگا دیں۔ وہ اس کے فعل کی بھی تاویل فرماستے تھے۔

نام نہاد مریدیوں اور دیوبندیوں کے فتووں سے حاجی صاحب کا انکار

(امداد الفتاحی، مصنف مشرق علی شہانوی ص ۱۶۳، اسطر ۱۱)

دیوبندی مذہب کے اماموں اور مولویوں کا مذہب اپنے بزرگوں اور تمام اہل اسلام کے مذہب کے مخالف ہے

مولوی اسماعیل شہید سوتہ تھے۔ چنانچہ تحقیق تھے، چند مسائل میں اختلاف کیا اور ملک پران خود مسل شیخ ولی اللہ وغیرہ پر انکار فرمایا۔

باقی دیوبندی مذہب مولوی اسماعیل دہلوی مذہب اپنے مشائخ و اصناف کا سخت مخالف تھا۔

(دشنام اعداء، ص ۱۵۸، امداد الفتاحی مستشرق نو ص ۱۸۰، اسطر ۱۵)

شاہ عبدالقادر صاحب نے مولوی محمد یعقوب کی معرفت مولوی اسماعیل صاحب سے

رفیق بدین پر جا ملا۔

کہہ دیا تھا کہ تم رفیق بدین چھوڑ دو۔ اس سے خواہ مخواہ فتنہ ہو گا۔ جب مولوی محمد یعقوب صاحب نے مولوی اسماعیل صاحب سے کہا کہ میں نے مولوی محمد یعقوب صاحب سے فتنہ کیا تو پھر اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔ من تملک بفسق حسد حساد احتی خلیہ اجرو ما فی شہید کیونکہ جو کوئی مسلمان مرتد ہو گا تو دنیا کر کے لگا دوام میں ضرور شورش ہو گی۔ مولوی محمد یعقوب صاحب نے عبدالقادر صاحب سے اس کا جواب بیان کیا جس کو سن کر شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا: تم تو سمجھتے تھے کہ اسماعیل عالم ہو گیا مگر وہ تو ایک حدیث کے بھی معنی نہیں سمجھتا۔ یہ کہ تو اس وقت ہے کہ جب کہ سنت کے مقابل خلاف سنت ہو۔

اور مخالف ذہب میں سنت کا مقابل خلاف سنت نہیں بلکہ دوسری سنت ہے۔ (دواور اعداء، ص ۱۵۸، امداد الفتاحی مستشرق نو ص ۱۸۰، اسطر ۱۵)

اشرف علی دہلوی صلیوہ دیوبندوس ۶۹، سطر ۱۸

رشید احمد گلوہی کا اپنے مشائخ سے اختلاف
یہ واقعہ ہے کہ حضرت حاجی صاحب کے شریب اور حضرت
مولانا رکن دہلوی کے مسلک میں کسی قدر اختلاف تھا۔

(افسانات، سپرین ۲۴ ص ۸۰، سطر ۲)

حاجی صاحب کو ان کے اعتقادات میں محدود سمجھو اور ان سے اتفاق و مخالفت رکھو

حاجی صاحب کا ارشاد | جب شیعہ شریعت ختم ہو گئی، بعد ختم حکم شریعت بنائے گا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا دوم
کی نیازی بھی کی جاوے گی، مگر وہ گیا رہا سورۃ اخلاص پڑھ کر کیا لگی گئی۔ اور شریعت بنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ کہینا
کے دو مسئلے ہیں، ایک بچہ و بزرگی اودہ و اس کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ ناجائز و شرک ہے اور
دوسرے خدا کی تہ اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچا یا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں، اس میں کیا خرابی ہے۔ اگر
کسی عمل میں عوامین غیر مشروع لاجی ہوں تو ان عوامین کو دوسرے ناچاہیے، مذکورہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے لیے
اور سے انکار کرنا غیر کفر ہے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولوی و شریعت اگر بوجہ اسے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعلیم
قیام کسے تو اس میں کیا خرابی ہے۔ جب کوئی ایسے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں، اگر اس
سورہ عالم و عالیاں زور دے قدام کے ائمہ گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا؟

(امداد اشتقاق ص ۸۹)

اشرف علی دہلوی کی انکار
اقول :- یہ حضرت رحابی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کا اجتہاد ہی تحقیق ہے۔ فقہ حنفی
میں اس میں تفصیل ہے کہ اس عمل کی مطہریت بالذات کے وقت

توس حکم ہے، اور مضمون عوام کے لیے اصل سے بھی منع کر دیا جائے گا۔ آگے تفسیر لیا، اسی تحقیق اجتہادی پر ہیں۔
جس میں تفصیل مذکور کا قائل متفق نہ ہوگا، مگر چونکہ حضرت کا اجتہاد بعض علماء کے موافق ہے اس لیے حضرت کو
محدود رکھا جائے گا۔

(امداد اشتقاق مصنفہ دہلوی ص ۹، سطر ۱۵ و فرہ)

نوشے :- عزیز کے کچھ کہ اشرف علی نے اس قدر چالاک سے حاجی صاحب کے اعتقاد اور فرماں کی تردید
کی ہے۔ ہر شریعت میں حاجی صاحب کو فقید، مفسر، محدث کہتا ہے اور کہا اپنی بداعتقاد پر پھر اس کے حاجی صاحب
کو فقہ حنفی کی تفصیل سے جاہل مانا اور حاجی صاحب کے اعتقاد کو جو راباہل اسلام کے خلاف ثابت ہو گیا، مگر یاد رہے

کھانا دینی جن کو بعض علماء کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے وہی جو رابل اسلام میں سرگرمیوں کا میزنگ اپنی ہی دنیا کو فائدہ دینا ہے۔
 گناہ ہے یہی محتوی کا حال ہے کہ دیوبندیوں کے علاوہ سب پر بعض علماء چڑنے کا قول ہے ضد در کیا۔
 گناہ اٹھنا ہے یا دلی یا رکاز رکعت دراز میں

حاجی امداد اللہ صاحب سے دیوبندیوں کا اختلاف ہی تھا

البتہ یہ امر کہ اکثر مواقع میں یہ مفاسد موجود ہیں یا نہیں اس میں حضرت (حاجی صاحب) اور علامہ (دیوبند) کا اختلاف ہے۔
 رہا اور انرا راز شرف علی نقاشی، ص ۱۹۸، مسطر ۱۱

دیوبندیوں کے تحریر کردہ محقرات سے حاجی امداد اللہ صاحب کی مخالفت

سوال۔ میری نظر سے ایک تحریر مولوی احمد حسن صاحب کانپوری و خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب کی گذری ہے جس میں مبالغہ بہت شدہ مضامین ہیں۔ حضرت صاحب کی بابت یہ الفاظ تحریر تھے، مفت مکد میں جو خیمہ راز شرف علی کی طرف سے لگایا گیا ہے اس کی عجم رضا حضرت کی طرف سے شدت سے مولوی محمد شفیع صاحب سے بنایا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شہناوہ اس امر کا کہ خیمہ تار سے خلاف ہے۔
 جواب ہے۔ ٹکی ہے، حضرت کی خدمت میں خیمہ اس طرح اور ایسے عنوان سے پیش کیا گیا جو کہ حضرت کو محض نیکو کام نظر آعمال یا مع انقیاد المباح حمیلہ نسو دم المصاحف کا ہو گیا ہو۔ اس بنا پر اہل علم و تحقیق ماننے کی کو ضرورت نہیں ہے۔

رہا اور انرا راز شرف علی ص ۲۰۰، مسطر ۵، ص ۲۰۱، مسطر ۱

نوٹ ہے۔۔۔ تھانوی صاحب سے اس جواب سے دو مرتبہ بحث ہوئے، ایک تو یہ کہ خیمہ بہت شدہ مبالغہ تھا جو خیمہ دیوبندیوں نے انشرف علی سے لکھوا کر شائع کیا ہے حاجی صاحب اس خیمہ سے ہر طرح بزار تھے اور دوسرا یہ کہ دیوبندی مذہب کے یہ بڑے بڑے مولوی جو اپنے کو اہل فاضل و مجدد کہلاتے تھے، اپنی بد اعتقادی چھپانے کے لیے اپنے مرشد پر جھوٹے فتاویٰ الزامات لگانے کے بھی گریہ نہیں کرتے تھے جبکہ مولوی انشرف علی صاحب کے خیمہ سے ثابت ہے۔

دیوبندی مولوی اپنے مُرشد حاجی امداد اللہ صاحب کے عقیدہ کو کفر و شرک اور
حاجی صاحب کو مُشرک اور کافر بتاتے ہیں

حضرت حاجی صاحب کے خلفاء میں باعتبار اختلاف بعض معتقدات و معمولات معلوم کے دو فریق ہیں اور ہر فریق
علما کا ہے جن میں ایک فریق مولوی احمد حسن صاحب کا پوری اللہ شاہ بعد الحق تھا برکی مولوی عبد السميع صاحب برکی
و غیر وہاں ہے، جن کے معتقدات و معمولات مثل حضرت حاجی صاحب و دیگر معتقدین صوفیہ کرام پنجابیان مسلک شیعہ
صاہرہ قدوسیہ میں آمد و سہرا فریق مولوی رشید احمد صاحب و مولوی اشرف علی صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم
و غیر وہاں ہے جو ان معتقدات و معمولات کو بدعت و ضلالت بلکہ اس سے بھی زیادہ بدتر کہتے ہیں کہ نوبت بشرک و
کفر پہنچا سکتے ہیں۔

(رضو دیوبندی مندرجہ بالا ائمہ اور اشرف علی ص ۱۶۷، اسطر ۷ و مندرجہ کتاب بیابان الصدور تھا نوی ص ۲۰، اسطر ۳)

حاجی صاحب کی غلط تحقیق (حاجی صاحب نے) ایک کچھ کر لوگ ان مقاصد سے بچتے ہیں گے یا پچھ جاو
سے اجازت دے دی، سید اختلاف فی الواقع مثل اختلاف نہ ہوا بلکہ

ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جی چوکتی ہے۔ (صالح اللہ)

(پرواز انوار اشرف علی مطبوعہ دیوبند ص ۱۶۷، اسطر ۱۸)

مقام اس کو شرک سمجھتے ہر تو پھر مُشرک سے بیعت ہونا کہاں جائز ہے۔

(انافات الیومیر ص ۶، ص ۱۶۹، اسطر ۸)

مشرک سے بیعت کہاں جائز

۶
 بسم

باب ششم

دیوبندی فقہ کے مسائل

اس محمان کے قائم کرنے کی اس لیے چند اہل ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی کہ ایمان و اعتقاد اصل ہے، اور اعمال فرع اور جب ایمان و اعتقاد کے لحاظ سے دیوبندیوں کا مسائلوں سے الگ ہونا ان کی ذمہ داری نہ تھی بلکہ وہ ایمان و انصاف کی عدالت میں اپنے جرم کی صفائی سے عاجز آجاتے ہیں تو پھر مرقم کے متفقہ کثرت استعمال کر کے اہل حق کو بہ نام کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں چنانچہ جس طرح غیر متعلقہ چیز کو ہی فقہ اختلاف و حدیث پر جا ملا نہ اعتراض ٹھہرا کرتے ہیں، اسی طرح اپنے اکابرین و مریدین کے کہنے کو کفریات کی صفائی سے عاجز آکر اب دیوبندیوں نے بھی غیر متعلقہ کی طرح فقہ اختلاف کے مسائل کو کتب اہل سنت و جماعت سے نقل کر کے ان کو بڑے رنگ میں اچھال کر رکھا ہے۔ اہل سنت کو بہ نام کر کے اپنی محافل امت کو خوش کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ چنانچہ تحقیق المذاہب "د" دیوبندی مذہب" وغیرہ میں دیوبندیوں نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی کتب سے نقل کر کے لکھا ہے کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ گناہی اپنی نمازیں اپنی یا بے گناہی عورت کے فرج سے اندر کی طرف نظر کرے تو نماز خاں مد نہیں ہوتی۔ الخ وغیرہ۔۔۔۔۔ ایسے شرعی مسئلے نقل کرنے کے بعد دیوبندی صاحبان فرماتے ہیں کہ ہندوؤں میں ایک فرقہ ہے "وام ہارگی" وغیرہ وغیرہ اور پھر جوبیسے ہیں، تو خوب دل کی آگ نکال لی۔ حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ شریعت اسلامیہ ایک جامعہ شریعت ہے جس نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کو اسلامی طرز پر نبھانے کی ہدایت کی ہے۔ مگر دیوبندی مولوی صاحبان کی جانست تو دیکھیں یہ مسائل جن کے بیان کرنے پر شریعت علماء پر یہ "وام ہارگی" ہونے کی دگر دی کر دی گئی ہے، یہ مسائل تمام کتب اسلامی فقہ حنفیہ میں موجود ہیں، اگر فقہ اسلام کے مسائل بیان کرنا "وام ہارگی" بنانا ہے، تو پھر شریعت میں وقت خرچ کرنا احتیاج ہے کہ یہ مسائل کو تو دیوبندی مولوی بطریق اولیٰ "وام ہارگی" کہیں گے اب ملاحظہ کیجیے کہ یہ مسائل کسی نے وضع کیے ہیں یا کتب سلفہ فقہ سے ہی لیے گئے ہیں رصاحب مرقی العلاح فرماتے ہیں:

(ولا تخطل مصلوۃ) بنظرہ الف ودرج المطلقۃ او لاجنبیۃ یعنی فرجہا الداخل

بشودۃ فی المختار (مراقی الفلاح، ص ۸۱)

یعنی اپنی یا بیگانی عورت کے امدونی فزنہ کی طرف بنبوت نظر کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی یہی مسئلہ بیان کرنے کے بعد علامہ ابن عابدین نماز نہ ٹوٹنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ واما النظر والفکر فلا یفسدہا النہ یعنی نظر و فکر معصومہ نماز نہیں مٹتی یہاں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ نظر کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی باقی رہا کہ کیا یہ فعل جائز ہے یا گناہ؟ یہ ایک دوسرا مسئلہ ہے جس کو غلام فقہانے اسلام گناہ فرماتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے بھی بیان فرمایا کہ یہ فعل ہر طرح گناہ ہے اب دیوبندی حضرات علامہ ابن عابدین کے فقرہ لو نظر اوف فخرج المصلحة کے لفظ نظر کا ترجمہ کر کے فزوں کہ اس کا معنی نظر کی سب سے یا نہیں باقی قصد نظر کرنے کا معنی گھر دینا یہ دلائل العلوم دیوبند کا ہی معنی ہے۔ عورت کے فزنہ کے تحت لینے کے ٹیکس یا گڑے سے معلوم کرنے کا دیوبندی تجربہ اسی کتاب کے باب دیوبندیوں کے تصرف میں ملاحظہ ہو۔

تنبیہ الابصار میں ہے :-

وینظر الرجل من عورہ وامتہ الحلال الیٰ فرجہا

اور علامہ شامی فرماتے ہیں :-

وعن ابی یوسف سألنا اباحیفة عن الرجل یس فرجہ امرأۃ لہ الخلع و اس جوارت

یعظما لاجورہ

(فتاویٰ شامی ج ۵ ص ۲۴۲)

اب دیوبندی حضرات بتائیں کہ کیا سب مراقی الفلاح و علامہ شامی و صاحب تنبیہ الابصار رضی اللہ عنہما کو خود امام ابوحنیفہ اور ان کے تمام تلامذہ و جمیع ائمہ خافت کی سب کے سب بقول شہر معاذ اللہ "وام باذی" سے تعلیق نہ کھینچتے تھے

ج۔ مردان چہ نہیں گنتہ

مگر دیوبندی عرض چونکہ اب ہر طرح لاعلاج ہو چکا ہے۔ لیکن سب کے کتب خافت سے تسکین نہ ہو۔ اس لیے ذرا گھر کو ملاحظہ فرمائیں۔ فقہائے دیوبندی مذہب بھی ملاحظہ ہو،

سوال :- ل۔ جو شخص نماز کی حالت میں کسی اپنی یا سب سے گافی عورت کے فزنہ میں نظر کرے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی یا نہیں؟

مگر مرد عورت یہ نیت تعلق ذابک دوسرے کی بزرگاہ کو دیکھ سکتے ہیں؟ الم

الجواب ہے لہذا نماز نہیں ٹوٹی، بلکہ (نظر کرنا) جائز تو ہے اگر مرد اپنی ہی، مگر مکروہ ہے، لہذا مختصر حسب ضرورت۔ کتبہ قبیل احمد حجازی مفتی، شریفہ نیلا گنبد لاہور، ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ (ہندہ) کے پاس فترتے قلمی محفوظ ہے۔

(محرر)

آپ کے فتاویٰ صاحب کے سوال میں نظر کر کے کا لفظ ہے، اتفاقاً لفظ پڑے کا لفظ نہیں ہے
کیا فتاویٰ صاحب نے بھی قصداً لفظ کر کے کی اجازت عطا فرمادی اور آپ فتاویٰ صاحب فرمایوں کہ امت دیوبندیہ
کی یہ سب فتاویٰ برادری بھی یکہ، وام ہاگی سے تعلق رکھتی ہے یا نہ اور جناب کو واضح ہو جائے کہ دنیا میں انسان موجود
ہیں ہر جگہ دیوبندی بھی شاعری نہیں، آپ کی چالاکیوں کو خوب سمجھنے والے بھی موجود ہیں اتنا عرض کر دینے کے بعد مناسب
معلوم ہوتا تھا کہ آئی گزارش کر کے بس کر دی جاتی کہ یہ مسئلہ والا سودا گہی آپ حضرات کو متکا پڑے گا ماحرہ
بدم گفتی و خورسندم و عاک اندھ کو لکھتی
جواب شیخی زبید لب محل شکر خارا

مگر چونکہ اب امت میں لگی ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے، دیوبندی امت کے لیے ان کی خود سے
واجب العمل فقہ کے ہندو نے بھی عرض کر دیے جائیں، تاکہ دیوبندیوں کے امتی خوری عمل فرما کر دین و دنیا میں سرفراز
ہو کر فلاح دارین حاصل کریں چند ہندو نے بطور مشیت توناز خواہ سے ملاحظہ ہوں،
وہی کست ہوں، جو کچھ مسلمانوں کے آئینہ
سوال: مذکورہ جگہ کی سخت ضرورت ہے اور اس کی ذوجہ لکھتے ہیں
اصل دیوبندیوں میں مشیت زنی کا رواج
اس صورت میں وہ کی کرے گا۔

الجواب: بی بی کی ساق وغیرہ سے لڑکر نکال دے یا اس کے ہاتھ سے خار نکرا دے۔

راہدہ اتفاقاً و لیسے فتاویٰ ص ۲، ۱۶۳، مسطر ۱۱ مطبوعہ مجتبیائی

نہایت معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کو بالکل جیسی ہے کہ ایام ہمارا میں اپنے عورتوں سے مشیت زنی کرائیں
کیا یہ ایسی ہی خلاف کیا کرتے ہیں۔

مولانا رفیع الدین صاحب فرماتے تھے، ایک دن مسجد میں حاضر
ہوئے کھانے کے لیے کھانے کا صفایا ہوا حضرت رانا توڑی اجڑے ہوئے متاثر فرما رہے تھے فرمایا
کہ آئیے میں نے عرض کیا: میرا قورہ ہے، پھر فرمایا: آئیے میں کھانے بیچے گا۔

(راہدہ اطلاع ص ۲۲۲)

جو رطوبت کثرت ذات رحم سے سائل ہوتی ہے جس کو اصل سائل نے پوچھا ہے
فرج کی رطوبت پاک ہے۔ پس اسی رطوبت متاثرہ ملووی دہلوی والہی و المذبی و المذبیہ بالعلاب

امام صاحب دھامین مختلف ہیں اور ہوا کے اصل جواب میں قول باطنارت پر غور فرمائیے دیا گیا ہے۔

(راہدہ انوار فتاویٰ ص ۱۲۳، مسطر ۱۲۱)

فوسے :- حالانکہ تمام فقہاء کو امر فرماتے ہیں کہ یہ رطوبت نجس ہے (دیکھو فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۱۱۶) میں سبے اہل الشراہم جیسا کہ اتفاقاً تو یہ رطوبت پر قیاس کر کے کہ غدد کی جاندار رطوبت کو پاک کر دیتا ہے۔ دلو بہنی فقہاء کی ہوا کشیدہ ہے۔ کیونکہ فتاویٰ صاحب سے یہ رطوبت کے متعلق سوال ہی نہیں کیا گیا بلکہ اندیشہ سے والی رطوبت کے متعلق ہی دریافت کیا گیا ہے۔ (دیکھو نوادر النواہد)

گندگی والا پانی پاک

سوال :- تالاب دھڑے سے سمیت زیادہ قریب ہی ہے۔ اہل بستی کو اس کے طرلوں سے جو انہیں میں بول و بردار بھی اتفاق جو تھامے۔ برسات میں اگر ٹرینڈ ہوا اور باہر ٹوٹ

پتھوں کو بھی دیکھا کہ اس صورت میں طاس سے پانی نہ نکلا جائے۔ الخ۔

الجواب :- یہاں ایک مسئلہ ہے اگر یہ باہر نکلا ہو۔ فقہائے کرام کے اختلاف ہے کہ رشید احمد رضوی نے رشید بیچ ہندوستان میں حضرت مولانا گیسوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص کا دُؤں کا رستہ ڈال دیا جو کہنے آیا۔۔۔ کہ کہنے میں انہیں کھانا ہوں۔ فرمایا اچھا یہ تو کتنی بھگتا ہے۔ اسی سے یہ نافرمانی دیکھو۔۔۔ چنانچہ اس نے ایک کوئی نام نہاد فقہ پر کھڑی دھڑکتی دھڑکتی اس کا ایک حشر و ترس کو کھل دیا کہ اسی کھانا لیا کہ مالوہ۔

(اناضات اليرميه تقانوني ٢٦ ص ٤٤٢، سطر ٥١)

پیشاب کے مل جانے سے بھی
پانی پاک ہی رہتا ہے

انگریزوں سے مقدار میں پانی جمع ہوا اور اس میں بخوری سی مقدار میں
پیشاب ڈال دیا جائے تو وہ بگ بگ رہے گا۔

(اخلافت ایسوسی ایشن، ۱۹۸۴ء، صفحہ ۵)

دیوبندی عقل کے فتوے سے (معاذ اللہ) اپنی ماں سے نہ کرنا بھی جانتے
اور اپنا گوشت نہ کھانا بھی جانتے

ایک شخص نے کہا تھا وہ اپنی مال سے بدکاری کر کے کتنا... گئی کسی نگہا۔ اسے خبر نہ تھی کہ یہ حرکت ہے تو کیا
 ہے، کہ جب میں سنا ہی اس کے اندر تھا تو اگر میرا جیڑو اس کے اندر چلا گیا تو خرچ کیا جو؟ یہ حکم بھی حقیقت سے ہو گیا
 ہے، ایک شخص نے کہا کہ میرا بھائی تھا اور سن کر کہنے پر کہ میرا بھائی تھا تو پھر کوئی میرے ہی اندر چلا جاوے تو اس
 میں کیا فرق ہے۔ تو ان چیزوں کو عقل کے گوشے سے جان کر رکھا جاوے گا۔ (افسانہ السیرہ ج ۳، ص ۶۴، مطبوعہ ۱۹۸۱ء)

فوت ہے۔ فقہ قرآن علی الطعام کے بدعت ہونے کے متعلق فقہانوی صاحب فرماتے ہیں :-

”بدعت کی باتیں خود صحیح طور پر عقل کے کبھی خلاف ہیں“

(الکشاف فی البیان فقہانوی ج ۲ ص ۴۴۳ ۱۲۲ سطر ۹)

پھر لکھتے ہیں کہ :-

عقل ایک فطری چیز ہے و

والکشاف فی البیان ج ۲ ص ۴۴۳ ۱۲۲ سطر ۹

یعنی طعام پر قرآن پڑھنا تو دیوبندی عقل کے فتوے سے ناجائز مگر ماں سے زنا کرنا اور گنہ گنا ہر طرح جائز سکھوں میں بھی ایک فرقہ ہے نام ”ماں تن“ ایسی ماں سے زنا کرنے والے جیسا ہی تباہ عقل والوں کے مذہب سے فساد اسلامی کو محفوظ رکھے۔

عقل کے فتوے سے گونہ گنا اور ماں سے زنا جائز کہنا ہر مرام پر عقلی ہے۔ ماں کے ساتھ زنا اور گنہ گنا کھانے کو بے عقل ہی جائز کہہ سکتا ہے۔ عقل قطعاً ایسے تباہ فتوے نہیں دے سکتی کہ بیکہ عقل ایک نورانی ہے۔ اصول فقہ کی مستند کتاب نور الایضاح بحث بیان شرط الرادی میں ہے

فالعقل والحدوس فی بدن الادھی یعنی بیکہ طریق بلیغ ازبہ من حیث

یعنی المیہ۔ دہلے آل حواس

تو بتائیے کہ نور بھی کیا ماں کے ساتھ زنا کو جائز کر سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں۔ البتہ گناہ مرام عقل و ضلالت ہے۔ نیز دیکھئے عقل کے بارے عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

دہم مرفزون عالم سوز دا

عقل مروت سے جان افزو دا

وقت موسیٰ بر طریق نیستی

گفت ز روشن گوئی نیستی

بندہ عقل است بی نان و شوا

لا عقل است پس جاں دا فدا

گفت من بظلم رسول خدا لجلال

حجۃ اللہ ام ماں از ہر ضلال

عقل دیگر بخشش یزداں بو

چشمہ دکن دریاں جاں بو

علامہ سرخسین نقل فرماتے ہیں :

ان الله لما خلق العقل وقال له اقبل فاقبل ثم قال ادبر فادبر فقال له

ما خلقت خلقا اكرم منك بك اعطى وبك اخذ

(التبصرة لاسفر ائمتہ ص ۱۲۲)

خود خداوند کریم نے کتاب جمیع عقل کی ضرورت اور اس کی اقدار کا بار بار ارشاد فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :-

انا انزلنا قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

فتدینکم لکم الذی یات لعلکم تعقلون

پہلی الذکر آیت کریمہ کے لعلکم تعقلون کے تحت شیخ میلان جیل علیہ الرحمۃ جمل حاشیہ جلالین میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ای فتدینکم لکم الذی یات لعلکم تعقلون

میرا حال قتل ایک نور علیہ السلام ہے عقل کی شرافت و عبادت پر ایسا جاہلانہ حکم کرتے وقت خدا ہمارے
معاذ فی جہنم کی عقل کمال گئی۔ واقعی حضور عارف رومی نے فتاویٰ جی جیسے لوگوں کے بارے میں فرمایا:

عقل را باشد و خاستے علم با تو نداری عقل رو استے خربا
چونکہ عقلت نیست نیاں میر ترست و مغن و باطل کی تدبیر ترست

گوہنہ کھانے کیلئے خنزیر بننا پڑے تو خنزیر بن کر بھی گوہنہ کھا لیتے ہیں

فرمایا کہ جو سوے لوگوں نے کہا کہ اگر علما و عیال ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ، انہوں نے عقل پر ہرگز کوہنہ کو کھانا
پھر یہ صورت آدمی ہو کر کھانا کھا یا اس کو حفظہ رب کہتے ہیں جو واجب ہے۔ (حاشیہ) تو انہوں نے عقل پر خنزیر کو کھانا
گوہنہ کھا لیا۔ اول اس مستتر میں کی بناوت کے سبب اس تکلف و تصرف کی ضرورت پڑی و رد جواب ظاہر ہے کہ
یہ اتحاد و توحید حقیقت میں ہے و اگر احکام و آثار میں

(امداد الفتاویٰ حصہ مولوی شرف علی تھانی و مطبوعہ تھانویہ ص ۱۰۱ اسطر ۱۶)

نویسے۔ دیوبندوں کے نزدیک موصوفت مولوی ہندی دہانی ہیں باقی اہلسنت کو یہ شرک ادا ہے جی کہتے ہیں۔ موصوف
نہیں سمجھتے، خدا صاف واضح ہے کہ وہ کھانے کے لیے خنزیر بننے والا ہے خنزیر مولوی ہو گا یا دہانی ہو سکتا
ہے کہ اس نے فتاویٰ کا کدوہ خنوسے کاغذی جواز گوہنہ خوری ٹھہ کر اپنے حکم الامت کی عقل کے مطابق اپنی عقل ماننے
کے لیے یہ شرعی کیا ہو۔ واقعی خوب ترقی ہے کہ مولویوں میں جب ترقی کرتے ہیں تو فرشتہ سیرت ہو جاتے ہیں مگر یہ ہم نامہ
موصوف ترقی کرتے ہیں تو خنزیر بن جاتے ہیں۔ باقی انسان سے خنزیر بدل جاتا اس تصرف پر دیوبندی ایمان بھی قابل تعجب
ہے۔ کیونکہ دیوبندی شیخ الحکیم غلام غفران اور لاٹھوری ملاں دہانی کی طرف سے ہمیں بتا گئے کہ خدا کو ایسے اختیار ثابت کرنے
کے لیے لیس لکھ من الامور فی آیت کے سوا کوئی فقرہ ہی نہیں جانتے کہ دیوبندی مولویوں کو خنزیر بننے

کا اختیار حاصل ہے۔ ہم نے تو یہ سنا ہے کہ شیطان ایسی صورتیں بنالیتا ہے مثلاً یا طین الانس۔ عباد الخافضات
”بندگان دیو“ کو بھی یہ فیض حاصل ہو چکا ہو۔ تھانوی صاحب کی زبان فیض ترجمان قریبی کلمہ ہی ہے۔ باقی کیا فرماتے
میں علمائے دیوبند! بیچ اس مسئلہ کے۔

مسئلہ: جس بنگرانہ موعود کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانسنے
واسے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانسنے واسے کو

گندگی خر کو کھانا ثواب

کچھ ثواب ہوگا۔ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

الجواب :- ثواب ہوگا۔ فقط، رشید احمد۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۳۰، مسطر ۱)

نوٹ ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے:

من یا كل الخراب وقد سماه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستأ-

لئى كونه ناسق كوكب كھا سكتا ہے۔ دیوبندی کہتے ہیں کہ ہم کھا سکتے ہیں۔

عن عائشة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحية فاستق-

والمقرب فاستق والخناسة فاستق والخراب فاستق فقیل الفاسر ای کل الخراب

قال من یا كلہ بعد قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستق

(ابن ماجہ شریف ص ۲۴۱)

یہ تو دیوبندیوں کی مبارک غذا ہے اور ضرر کے پانی کے متعلق آپ مذکورہ بالا فقرے رشیدیہ کے نوٹ سے
پڑھ ہی چکے ہیں کہ گوشت والا پانی پاک ہے تو پانی گوشت والا اور غذا گوشت والا، اب ایسی غذا اور طہارت کے بعد طہارت
علمائے دیوبند کی عبادت بھی ملاحظہ فرمائیے۔

عورت کے لیے نمازی توڑ دی
امت دیوبندیہ کے حکیم الامت کی حریت کا نمونہ

(اشرف المبررات تھانوی ص ۱۱، مسطر ۱)

نوٹ ہے۔ جو حضرات علمائے گوشتدار اسے پانی سے وضو فرمائیں اور گوشت خور کو کوسے کھائیں اور نماز میں بھی جڑوں
کے پتی پھاری سینے دیں، ان کے علم و فضل کا کون متاثر ہو سکتا ہے، حالانکہ انہیں دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ اگر
نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال بھی آجائے تو پل اور گدھے کے خیال سے بھی بدتر ہے۔ (ضابطہ مستقیم)

سوال :- شخصے باگ ویش سالہ قیدی تختہ صدر و سپہ
 نہ مارو۔ آں کا ویش ماچہ کردہ شود۔ الزم
 الجواب :- غلام شدہ کہ عند الامام کل او دشربا ہیں
 او ہمہ جا بڑلا کر اسفست است پس در صورت سنوہ از شان ہیہ چہرے تعرض نہ کردہ شود۔ چوں مالک او گوارہ نکند۔
 ۱۱۔ وجیب ۱۳۲ھ

(امداد الفتاویٰ معصفہ مختار نوی صاحب ج ۳ ص ۱۵۵ مطرا)

فوتے :- فتاویٰ صاحب نے چہارست شامی سے نقل کیا ہے اس میں وقالا حقوق ایضا صاف موجود ہے
 اور مختار نوی صاحب صاحبین کے قول سے مطلقاً جہد و قبی فرما کر جو انوں سے زنا کا دوازا کھول رہے ہیں۔ حالانکہ یہی
 صاحب چٹاٹے و غیرہ کی خبر و فروخت کے متعلق یوں فوتے دیتے ہیں :-
 ان اشیا کی خرید و فروخت امام صاحب کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک ناجائز۔ پس خرید و فروخت
 نہ کرنا احتیاط ہے۔

(امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۵۲ مطرا)

اب ملاحظہ فرمائیے کہ یہاں تو احتیاط صاحبین کے قول پر ہوا اور جے چار سے پہلے بان حیوانات سے نہا میں
 کھلی ڈگری عدم تعرض کی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نامزد نے ایک گائے خرید لی اور پھر نہ بیوی کی ضرورت نہ دودھ کی
 کمی۔ ان کے ناپاک خوں کا یہ عالم، اللہ بچائے ایسے حکم الامت منقول ہے۔

نماز تحریم میں ایک استدلال یہ کیا گیا تھا کہ بدیشی پتھر ہینڈاس سے غلام ہے
 اس میں سود کی چربی استعمال کی جاتی ہے میں کتابوں کو اگر اس روایت

سُور کی چربی والا کپڑا پین لو

کو صحیح مان لیا جائے تو نامزد سے نامذہب لازم ہوگا کہ بدون وجہ سے اسے صحت پہنوائے کیسے کہ وہ مالکِ عالم ہے۔
 "افاضات الیہ یہ مختار نوی ج ۱ ص ۱۶۱ مطرا"

۲۔ کہتی کا اگر کچھ ضرر ہو تو وہ پاک ہے۔ (فتاویٰ دیوبند ص ۲۱۰)
 فوتے :- مختار نوی صاحب کا یہ فرمان کہ "نامذہب سے نامذہب نظر نہ کرنا ہے کہ اولاً تو دیوبندیوں کے نزدیک سود کی چربی
 والا کپڑا دھنا کوئی ضروری نہیں، مگر کوئی مجبور بھی کرے تو باقی صہا کرین کیا کریں۔

تفسیر میں کہ چٹے معلوم ہو چکا ہے کہ دیوبندیوں کی غذا گوشت نہ تو کھاتی گوشت والا دلی میں گدھا اور حبیب دیوبند
 کے حضرات شیخ احمد شوق کا یہ اس بھی سود کی چربی والا ہو گیا۔ پس پھر تو مکمل حکم الامت ہو گئے۔ واضح مذہب
 میں سود کی چربی پاک تھی اب دیوبندیوں کا فوتے بھی غلام ہو گیا۔ پھر سود کا بھیو مٹا تو طیب ہی خزانہ دے
 چکا گیا۔

دیوبندیوں کو باجا (دیگر) اور
گراموں میں جاتا ہے

۱۱۔ اگر شبہ کی وجہ سے کوئی گرام سے (گراموں یا جا میں حکایت صحت بذریعہ آلات
الوجہ) حرم ہے تو وہ بھی منہی ہے۔ اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ فیہ لم یسہل
لیکے کہ کسی غلطی میں جہاں خود ای کی صورت مخصوصہ منقوہ ہو۔

(حوادث الفتاویٰ تتر خاصہ اعداد الفتاویٰ تہجدی مطبوعہ تھانہ بھون ص ۱۵۱، مسطر ۱۰)

۱۲۔ پھر ممکن ہے کہ باجا (گرام) میں استعمال فی اللہ کے اس کو باجا سمجھا جائے۔ پس اس کو حرم سے مطلقاً کسی کو دخل نہیں۔

(حوادث الفتاویٰ مجدد ص ۵۲، مسطر ۱)

۱۳۔ اگر کہا جائے کہ اگر استعمال کرنے والے کا مقصد بھی تعمی (لہو و لعب) کا ہو، اگرچہ من اپنی و یگاہہ دل کو استعمال
کے لئے جن میں اس وقت جہاد محفوظ ہو۔ تو کیا اس میں بھی حرمیت کا حکم نہ ہوگا۔ جہاں لائقہ قصد تعمی کا ہے۔ جواب یہ ہے کہ تعمی
حرام نہیں۔

(حوادث الفتاویٰ ص ۵۲، مسطر ۱)

۱۴۔ دوسرے کو جس چیز کو ان بزرگ نے آلودہ سمجھتے تھا وہ آلودہ سمجھتے ہی نہیں۔

(انفکات الیوم ص ۱۵۱)

(جیل) میں بھی کبھی کوئی بھی کوئی منہی جس میں اختر علی خان گھڑا بجاتے۔

صوفی اقبال خاں بھی گرامان دیتے۔ سید عطاء اللہ شاہ غزل گاتے۔ مولانا
احمد سعید شیعہ مجلس بن کر دیتے۔ اور مولانا داؤد غزنوی اور عبد العزیز جال دیتے

(عطاء اللہ شاہ مصنف مفتی شورش کشمیری دیوبندی مدرسہ اسلامیہ پٹنہ ص ۶۷)

مفصل حوالہ آگے آ رہا ہے۔

حلال طعام بوجہ فاتحہ پڑھے جانے کے
دیوبندیوں کے نزدیک حرام ہے

اس میں نہیں طعام نہ خوردہ شود نہ حایو بیلیک الخ
حایو بیلیک

(اعداد الفتاویٰ اشرف علی ہدیم ص ۵۸، مسطر ۱)

یعنی یہ مشبہ ہے اس لیے نہ کھاؤ۔

مولانا قزوینی کو حرام کے طعام سے جیسے نفرت منہی دیے ہی اس کا
احساس بھی بہت جلد گزرتا تھا۔ مگر دعوت بوجہ دلماری ہرگز
کی منظور کر لیتے تھے (رائی قلم) جو فتوے سے حلال تھی۔

(ارادۃ اللہ فتاویٰ ص ۲۵۰، مسطر ۱)

(دیکھئے کہ خرم الاطعام بوجہ شہید ہونے کے حرام تھرا یا۔ مگر حرام باوجود شہید ہونے کے حلال بنایا)

ڈومینوں کا گانا جائز

سوال :- ڈومینوں سے بیاہ میں گوانا بشرطیکہ خلاف شرع نہ لگاویں درست ہے یا نہیں؟

الجواب :- عورتوں کے مجمع میں عورتوں کا گانا موجب فحشہ کا بہرہ و درست ہے۔ الخ۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۱۰، سطر ۵)

سود کھانے کا دیوبندی حلیہ

سود کھانے کا ایک میلہ شرعی ہے۔ وہ یہ کہ آدمی یہ خیال کرے کہ میرا ذہبت سے محصول اپنی رعایا سے لیتی ہے کہ ہماری شریعت میں جائز نہیں تو اس

نیت سے لے لے

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۹۲، سطر ۳)

دیوبندیوں کی سود خوری

ایک صاحب کا خط آئیہ لینڈ سے آیا ہے لکھا ہے کہ میں مخفی رہ ہندوستان آئے والا ہوں اور میرا دوپہنک میں جمع ہے اس کے سود کو لے کر گناہ خرچ کرنا چاہیے۔ میں نے جواب لکھ دیا ہے کہ اس کو لے کر ہندوستان آجائو۔

(افتاحات البرہہ ج ۵ ص ۱۱، سطر ۱)

سود بھی ایک انعام ہی ہوتا ہے

نوٹ :- ہندوستان یا دیوبند کے لوگوں میں داخل کرنے کا خیال ہوگا کہ گوشت شہریاں پلید بھی پاک ہو جائیگا تاہم سود تو پاک اس کو سود کہہ کے لینا حرام کہنا ہوسے یا وہ بھی محسوب انعام میں ہی ہوگا۔ کہنی والے اس کو سود ہی کہتے

ہیں۔ الخ۔

الجواب :- ہندو کا دست سے خیال تھا کہ یہ بھی صلہ (انعام) ہے تبمیر سے حرمت نہیں آتی نہ فی

وحدوث الفتویٰ ص ۵۰، سطر ۱)

شہدہ

نوٹ :- کیوں صاحب اب گھر سے پرتو کوٹ پاک نامہ مقرر کیا جاوے تو وہ حلال بھی حرام ہو جائے اور دیوبندی خود حرام خوری بھی کریں تو تیسری یعنی نام لینے سے کچھ حرمت نہیں آتی۔

میں درود آئے پر گھڑے ہو کر بارہا سڑے میں چلتے ہوئے کسی چیز کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا۔ اگر کبھی اسلامی سلطنت ہو جائے تو رائے رائے

راستے میں چلتے ہوئے کھانا

(افتاحات البرہہ ج ۵ ص ۱۱، سطر ۱۵)

میری شہادت قبول نہ ہوگی۔

نوٹ :- آخر حکم الامت جو ہوئے، یہ ہے ان نام نہاد طوائف کی خفیت اور اس پر بھی دیوبندی ان کے عاشق ہیں

وہ میرے چنینی شہر یا دے چنینی

ع۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ احمد علی خاں جیسے تھے۔ جب ضرورت ہوتی۔
 فرماتے ہیں قاسم خاں صاحب نے مولانا کی یہ حالت مٹنی کہ فراراً تعیل فرماتے باوجود اس کے کہ میرا درویشا گرد
 سب مجھ دیکھتے مگر کچھ براہ نہ ہوتی۔ اگر کوئی کہتا بھی تو فرماتے کہ یہ تمہارا کام نہیں یہ میرا کام ہے۔
 راناشات ایومین تم میں ۵۰ سطر ۱)

عقد بینا، تمباکو کو کھانا درست ہے۔ ۱۰

(قادی شیدہ یہ حصہ دم میں ۳۰ سطر ۱)

حقہ پینا درست ہے

فقہیہ تحقیق المذہب واسلہ حزب المحدثی لا ہوری دوبندی فرمادی کہ جب حقہ کی پانی پیسے کو لگ
 جائے تو پڑا لپیڑ ہو جاتا ہے تو آپ کے قاسم العلوم جو حقہ پی بھرتے دے وہ حقہ کے پانی سے سر سے پاؤں
 تک بھر بیجا سنت ہیں گئے ہوں گے پھر ان کی نمازوں کا کیا حال، اور بقول شام کو حلال ٹہنے والا لنگی بھی صاحب
 خود مجسہ حرام نہ ہوگا۔ اگر یہ حقہ درست ہے تو میرا حق حضرت بریلوی پر آپ کو کیوں غضب آیا ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق عجیب لطیف
 فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان حق تلفی بھی کرے تو مسلمان ہی کے
 ساتھ کرے گا قس کے ساتھ نہ کرے۔

(راناشات ایومین تمناوی میں ۱۰۰ سطر ۱)

سوال :- آج کل ہندوستان میں جو کھیل مارچ ہے شلاہا کی
 فٹ بال، کرکٹ وغیرہ خیال ورتش ان کا کھیلنا درست ہے یا نہیں؟

جواب :- اگر دوسرے طریق اس درجہ کے نہ ہوں تو کچھ حرج نہیں۔ الخ

(حوادث الفتاویٰ میں ۱۰۰ سطر ۱۵)

دوسرے یہ کہ ایسی کھلی تصویر کا پاس رکھنا گناہ نہیں الخ

(حوادث الفتاویٰ میں ۱۰۰ سطر ۱۶)

تصویر پرستی

سوال :- غلام کو کاغذ مادہ کا رمر کا سکے بیٹے کا ماترہ میں اس
 صورت میں اگر قرض سے زیادہ ہوں تو اپنے بچہ کے کام میں کاغذ وغیرہ
 خرچ کرنا ناجائز ہے یا نہیں۔

جواب :- یہ تحقیق کرنا چاہیے کہ اگر کاغذ جس کی اطلاع ہو جاوے تو اس کی وجہ سے آئندہ کمی تو نہ کریں۔ (حوادث الفتاویٰ)

تھا تو یہ صاحب رحمہ اللہ (اسطر ۱۱)

فقہ سے: یعنی اگر حکومت کو پتہ ہی نہ چلے یا پتہ چلے بھی تو کاغذ پورا مناسب ہے، تو جو دل چاہے ملن کر جاؤ، شاید بالکل کے سرکاری روپیہ خرچ ہو کر سونے والے صاحبان دیوبندی حضرت کے ہی شاگرد ہوں گے۔

مال کے بدلے لوگوں سے نکاح
ایک شیعی وصیت کر کے ماسے کر میری دونوں بیٹیوں کی شادی حضرت امام ہمدی علیہ السلام کی چلے۔ اب وہ لوگ ان جوان ہیں؟۔۔۔۔۔ وصیت پر اس طرح عمل کیا جاوے کہ ایک یا دو امیت لکھ کر خاندان میں محفوظ کر دو کہ حضرت امام کے وقت ان لوگوں کی نسل میں جو لڑکی ہو اس کو حضرت کے نکاح میں دے دیں۔

رافعات ایمری ج ۳، ص ۱۹۵، اسطر ۱۱

فقہ سے: ہر زمانہ امام احمد صاحب قادیانی کو بھی جب محمدی بیگم انیس ملی تھی تو وہ اپنے ہمسائے بنانا تھا کہ میری اولاد میں سے کسی کا بھی نکاح اگر محمدی بیگم کی کسی اولاد سے ہوگی تو میں بچا ہو جاؤں گا۔ وہی حال یہاں ہے۔ اور ایسی بیوہ بات کا انکار مولوی لوت علی صاحب دروہم پر یہ تھا تو یہی صاحب کا اقترا ہے۔

چوری کا مال خوب کھاؤ
سوال:۔ عرض ہے کہ ہم اکثر بزرگے گھر میں لوگ رہتے ہیں اور ایک خانہ مال ہے جو کہ بزرگ کرتا ہے اور بزرگ کے چید میں چوری کرتا ہے اور وہی چید ہم کو دیتا ہے اور چوری کی بات صاحب جانتا ہے، تو کیا یہ چید ہمارے لیے جائز ہے یا نہیں؟
جواب:۔ وہ خانہ مال جو تم خواہ دیتا ہے وہ اس چوری کے پیسے سے دیتا ہے، جس کو دزمو کے سو سے چراتا ہے۔۔۔۔۔ اس لیے تم کو حلال ہے مال۔

نور الدین الفتاویٰ قادیانی ص ۱۱۹، اسطر ۹

شراب کی آمدنی سے تنخواہ لینا جائز
سوال:۔ سود کی آمدنی سے تنخواہ لینا بہتر ہے یا شراب کی آمدنی سے۔ (خلاصہ سوال)

الجواب:۔ دوسری۔ ۸ شیعان ۱۳۲۷ھ۔

نور الدین الفتاویٰ ص ۱۲۷، اسطر ۱۱

ہندوؤں کی سودی روپیہ کی سیل کاپانی جائز ہے
سوال:۔ ہندو چوپا پانی میں لگتے ہیں سودی روپیہ فروش کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا

درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس پر اس سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۳ ص ۱۱۱) (ارتقاء احمد علی)

ص ۱۱۳۔ رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ

امام حسین علیہ السلام کی سبیل کا پانی حرام
محرم میں سبیل لگانا، شربت پلانا، یا چندہ سبیل اور شربت
میں دینا، یا دودھ پلانا سبب نام درست اور تشبہ و اخفص

کی وجہ سے حرام ہیں۔ فقط۔ رشید احمد۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۳ ص ۱۱۱ سطر ۱۵)

پاکستانی دیوبندیوں کے مولوی احتشام الحق کا فتویٰ
جو تک شربت و سبیل کے بارے میں جملہ عوام غریب
یوں لاشکی نیت رکھتے ہیں حالانکہ اقرب مروت اللہ

کا حق ہے اس لیے اس قسم کا شربت و پانی ناجائز و حرام ہے۔

(مسلمانوں سے بظنی ہندوؤں سے یہ شخص ظن)

(پہاں مولوی احتشام الحق فتاویٰ اخبار جنگ کراچی، مئی ۱۹۵۵ء ص ۱۰ کالم ۱ سطر ۱۴)

(۱) بہتر یہ ہے کہ اب کھانا نہ کھایا جائے۔

جس کھانے پر قرآن شریف پڑھا جائے وہ حرام ہے
ختم مرسومہ اہلہ و عہدہ مولوی خیر محمد جالندھری ص ۱۱۱ سطر ۱۴

(۲) وہ کھانا جو روزہ چارے کی خواندہاں طریقہ ہندو مستند
کھانا ہو۔ الخ۔

(اعداد الفتاویٰ، شرفیہ ج ۳ ص ۵۰ سطر آخر)

ایصالِ ثواب کا کھانا بھی حرام ہے
جو مال صدقہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ثواب اس کے روح کو بخشا
ہو۔ یہ سب عبادت غیر اللہ کی ہے اس کا کھانا استعمال

محرم حرام ہے۔
تفسیر ربیعہ برائے مولوی علی ہاشم ششم دیوبندی مذہب ص ۸ سطر ۱۹

گیارہویں کا کھانا حرام ہے
اگرچہ وہیں اندنیاز وغیرہ ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا اعتراض کے لیے دیتے
ہیں اگرچہ اس کا نام ایصالِ ثواب رکھیں۔ لہذا اس کا دینا اور لینا اور

کھانا حرام ہے۔

ختم مرسومہ اہلہ و عہدہ مولوی خیر محمد مولوی محمد علی خاں جالندھری ص ۲۱ سطر ۱۹

ہندوؤں کی دیوالی کی پڑیاں و بتوں کی مذکورہ کھانا حلال ہے
ہمسئلہ: ہندو بتوار پولی یا دیوالی میں اپنے
بت یا حاکم یا نوکر کھلیں یا پوڑی یا درگاہ کھانا

بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا مستند و حاکم دلوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجوا ہے۔۔ درست ہے فقط۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲۳ سطر ۴)

گھار کے چڑھاوے چو وہ قول بدر
چڑھاتے ہیں وہ پاکیزہ و حلال ہیں

نوٹ ہے۔ اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک مسلمانوں کے ہاتھوں کا کھانا جو کہ مسلمانوں نے
تیار کیا اور خدا کے نام پر دیا گیا اور اس پر کلام الہی پڑھا گیا ہو۔ یہ سب حرام ہے، مگر دیوبندی کی پوٹیاں جو کافروں کے ہاتھوں سے
ہاتھ سے تیار ہوئیں، اور لہر بڈ کھواسو اللہ علیہ السلام کے صدق ہوں کے نام پر دی گئیں، جن کے گڑ گھومانی
گٹھیں اور پاک بھجیاں، دستلہ جینگو یا سوکا گوشت، دیوبند مذهب میں، یہ سب حلال و پاک ہے۔ یہی وہ لوگ اسلام کے
دشمن اور عوام خرمین ہیں۔

ہندوؤں کے ہاتھ کا کس حلال ہے
سوال۔ کہ کون جو یہاں جلتے ہیں اس میں سارا کاروبار اپنے
ہاتھ سے کرتے ہیں اور کس کا کھانا اور کس میں ہاتھ
فان اور کس کا اپنے برتن میں فروخت کرنا مسلمانوں کو ان کے ہاتھ سے چھوئے ہوئے کس کا لینا جائز ہے، یا نہیں؟
یا وہ کس شخص اور کس کا کھانا ہے۔ علیٰ ہذا پانی ان کے ہاتھ کا پاک ہے یا نہیں ہے ایسے پانی سے دھو کر کسے نماز پڑھنا
درست ہے یا نہیں؟ فقط۔

الجوا ہے۔۔ صورت موجودہ میں خریدنا کس کا مسلمانوں کو درست حال کرنا اس کا درست اور حلال ہے
مٹی ہذا پانی بھی پاک ہے۔ غنا وغیرہ درست ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ جو ٹہرے کے گھر کی روٹی حلال ہے
مسئلہ۔۔ جو ٹہرے کے گھر کی روٹی میں حرج نہیں ہے۔ اگر
پاک ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ بندہ رشید احمد گنگوہی حنفی مند۔

تہجد و سوال وغیرہ کھانا حرام ہے
تہجد سے دن کا بیج میعت کے واسطے آؤ لا شایستہ ہندو کی ہے کہ ان
کے ہاں تہجد ضروری رسم ہے۔ لہذا حرام ہوگا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کا
علم کی کتاب آریز ہے

ہزاروں علم نہیں دینا میں تمہیں نام کس کس کا
تہجد سے ہر شدہ تہجدوں کا ہے یہ وجدانی رشید محمد امین ص ۴۴ سطر ۴

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۵۰ سطر ۱۵)

مولوی گنگوہی صاحب کا ماتم و
نوحہ پیشینامی جائز ہے

جہاں فقہانہ روش دی وہاں ہے خوشامق
جو تاج خسروی تھا آج ہے شگول سامانی

ارشاد مولانا محمد امین علی (۱۷)

سوال: علم کرنا امام حسین علیہ السلام کا شہرہ جائز ہے یا نہیں؟
جواب ہے: علم کرنا اس وقت تھا جب تکید ہوئے تمام مفسرین کا کسی کے
واسطے شرع میں حلال نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی۔

رقادی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴

خوف سے یہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا ماتم کرنا ہے تو دیوبندی رافضیوں سے بھی ترقی کر گئے اہل بیت سے
خارج ہیں کیونکہ یہ دشمنی کہ ان کا ماتم کرنا بھی حرام ہے تو بالکل سکھانہی معلوم ہوتا ہے گنگوہی کا مزیہ سبب کیوں ادا ہوا
جدا ہے کیا وہ اس بھی بار بار فرمائی رہتا ہے۔

کیا فیست ہیں مائے دین اس مسئلہ کی روایتیں یا خواجہ
کو کافر کرنا جائز ہے یا نہیں اودان کے ساتھ فقط شکار

دیوبندی عورتوں کا نکاح رافضیوں سے درست ہے

جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ہے: جو ان کو فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ہر طرح سے درست ہے۔ الخ

(رقادی رشیدیہ ج ۲، اسطر ۱۵)

سہ ماہی پر خون و مردہ و خون کھنے والا اس کی روکناہ کے
بسیب سے سنت و جماعت سے خارج ہوئے گا یا نہیں؟
الجواب ہے: وہ اپنے اس کی روکناہ سنت و جماعت

صحابہ کرام کو کافر کہنے والے رافضی
بھی اہل سنت و جماعت ہیں

مفتی: (رقادی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲۱ و ۱۲۲)

سے خارج نہ ہوگا۔ فقط۔

سوال ہے: قبروں پر پادریں سبٹنا بڑا زبردستیوں سے مانگتا
ہو یا بچی مسئلہ جواز عین و کرم و غیرہ جہاد میں جاتا ہو کہ افعال اچھے
ہیں تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟ الخ
الجواب ہے: جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور

بزرگان اسلام کے رسول کو جائز
سمجھنے والے مسلمانوں سے دیوبندی
عورتوں کا نکاح ناجائز ہے

احکام نکاح ہے ایسے نکاح کرنا بدعت ہے اس واسطے ناجائز ہے کہ فاسق سے عقد و ضبط کرنا حرام ہے الخ

رقادی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴

اور سب دیوبندی علماء کے یہوشد جناب خشی عید النورم شورش کشمیری و میر صالحیان لکھنؤ ہے۔

بہن خدام الدین کا سالانہ اجلاس ۱۹۳۱ء میں منعقد ہوا وہاں آپ عطا اللہ نے اس جلسہ کی تقریر کی کہ حضرت علامہ نور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر آپ کو امیر شریعت منتخب کر لیا گیا پانچ سو ملّا مسنیت کی جن میں مولانا ظفر علی خاں مرحوم و مفتوح بھی شامل تھے۔

و عطا اللہ شاہ منعقد شورش ص ۱۹۷، سطر ۱۵

دیوبندیوں کا متفقہ امیر شریعت و پریمعارف یعنی سازوں کے ساتھ خود قوالی کرتا اور سنتا تھا

بھی تھا کہ کبھی کبھی قوالی بھی جوتی۔ جس میں اشتر علی خاں (رائہ میڑا خاں) زمیندار لاہور، گھڑا بکاشہ، سو فی اقبال تالی بیکر تان دیتے سید عطا اللہ شاہ منزل گاہ تھے۔ مولانا احمد سیّد بیچ بن کر بیٹھے اور مولانا دود غفری (غیر متعلقہ دیوبانی) اور عید الخیرین حال کیلتے۔ (بجانب اللہ) و عطا اللہ شاہ منعقد شورش کشمیری ص ۱۹۷، سطر ۱۵

ہوئے۔ دیوبندی تائیس گنگڑا بکاشہ در حالت کمال اور بطریق کیا فرق ہے اور بقول شام مازوں کے ساتھ قوالی حرام اور تالی بکاشہ بھونا تو مردوں کے۔ یہ ہمارے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر قویا قمار سے امیر شریعت حرام فعل کے بغیر نفیس مرکب ہو کر حرام کا رہے یا ایسے تو سے موت و مردوں کے لیے تاکہ کیا ہے؟

دائم رہے قوالی کے متعلق فقہ حنفی میں صحت و دفع سے کہ:

انما الاستدلال بالبرہان لقصود اللہ و متعالی ما من صاحبها
او من المشتغل بها و مہ تشعرا لاضافۃ الاثر فی ان ضررہ بملک الآت
بعینہا حل تارہ و حرم اخری باختلاف التیقہ و الامور فی مقاصدھا و فیہ
دلیل لسادتنا الصوفیۃ الذین یقصدون یسما عبادا اموراً مدبراً لہم بہا قبلہ
یتبادر المعترض بالانکار کی لا یحرم بلکہ ہر فائدہ عانتہ بلخیان اھد تا اللہ
قیاماً بالساداتہم و احاد علیہما من حالہم و دعویٰ اتہم و برہان اتہم

رد المحتار ج ۵ ص ۳۱

بکہ دیوبندیوں کا معتقد و مستند امام ابن حزم طاسری تو عصر ہیچ طور پر رسالہ کو حلال کہتا ہے اور جب کہ خود اکابر میں سنیہ مختلف فیہ رہا ہے جیسا کہ اوپر دیکھیں میں سے ہونے کے امام شباب الدین خٹاچی اپنی کتاب نسیم الہدی شرح شفا ناسی میاض میں سازوں کے متعلق علماء کا اختلاف نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کھا ہے۔

(افاضت الیوم یہ فتاویٰ ج ۳ ص ۸۸، سطر ۱۲)

نوٹ ہے:۔ کہیں صاحب فرمائیے کہ مرگزدیوبند کے فوتے سے کچھ کھینے دینا جائز نہیں تو پھر مرنے والی دیوبندی قبر پر یہ ناجائز کام کیوں کیا؟ دین دیوبندیوں کے گھر کا ہے مرنے والی چشتیاں کے بھی ایک گھر کی ہے۔ دیوبندی مولوی صاحب کے دائروں سے کئی بزرگوں کے مرادوں کی نقل بنانے کے لیے اس مولوی صاحب کی قریبی دایاں پوتہ اور پھر اس کی بکلیز نصیب کیا جو اسے کیا کرنا دیوبند کے فوتے کی دوسرے یہ حرام کاری تو نہیں ہو رہی ہے۔ یہ ہے ان مفتیوں کا فقرے اور اسلام کے مسلمانوں کے لیے سب کچھ شرک و بدعت مرگزدیوبندیوں کے لیے سب کچھ جائز، عید گاہ مرنے والی چشتیاں شریف کے متعلق دیوبندی مولوی صاحب کی قبر پر فاضل شیخ خرمی کا خط درج کیجئے۔

تمام کتب میں اس کا ایک واقعہ بھی پیش نہیں کیا جاسکتا کہ لکھنؤ میں فوت
کھانے پر فاضل شیخ خرمی نے پڑھی جو اس لیے بدعت و ضلالت ہے کہما
فی الحدیث، الصحیح کل بدعت ضلالت و جعل حلالاً

فی النہای (شکوہ) فقط۔ محمد شمس غفرلہ ۱۳۵۵ھ

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۱۱، سطر ۱)

سوال:۔ محکم حضرت فاضل رضی اللہ عنہما کی اور کیا روایاں
حرام ہے یا نہیں؟

معاذ اللہ حضرت خاتونِ جنت کی نیاز عرام

الجواب:۔ ایسے عقاید جو جب گزریں

(مکمل فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۸۸، سطر ۳)

مولوی عبدالحی صاحب اپنے باپوتی غلام میں گئے وہاں
بی بی کی محکم جو رہی تھی آپ سب کا اصرار کرتے

مرگزدیوبندی ان کو حرام سمجھ کر بھی جھم کر لیتے ہیں

(مکمل فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۸۸، سطر ۳)

نوٹ ہے:۔ خاتونِ جنت کی محکم کی نیاز کو بدعت سمجھ کر کھانا مولوی عبدالحی صاحب کا پوتی کے اس کردار سے ظاہر ہے اور ظاہر ہے کہ فاضل شیخ خرمی نے خود کو بدعتی بنا بھی دیوبندیوں کے لیے ظاہر ہے۔ دیکھو اس کی کتاب کی جھجکت دیوبندیوں کی عالم اسلام پر گھرا زنی۔

مولوی تھیں حسین صاحب جج کے لیے دیکھ منظر گئے۔ مسیح کی نماز میں انہوں
نے پند تاسکی مناجات پڑھنا شروع کی۔

دیوبندیوں کی قرأت نماز

بادشاہ جرم مارا دو گنزار مانگنا جرم تو آمرز نکھارا

(ادب خانہ خلاص ص ۳۶۵)

دیکھ کر دیکھتے ہیں کہ کچھ اس نے عہد کیا ہے یہ شرک ہوگا۔ کہ فرمایا وہ وہ دین و دھرم و عبادت تو دیوبندیوں کا پول بھی کھل گیا کہ وہ دیوبندیوں کے نزدیک بد لوگوں کو جو عہد بنا کر ان کی طرف عہد کرنا جائز ہے اور جو ان کو ان شخص کا جی بڑی مولوی کو عہد کر رہا ہو اس سے ہرگز ملامت و طعن نہ کرو۔ بلکہ سادھی صاحب نے تو سارا زور لگا کر عہد سے کو جائز کرنے کی کوشش کی ہے۔

اب ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو تو شرک کہتے پھر عہد میں مگر کیا تھا تو ہی صاحب شرک بلکہ شرکاء شرکین نہ تھے۔ یہ تو دیوبندی کا ادنیٰ گروہ ہے مگر سنت کا عہد ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو حنفی ظاہر کر کے مسلمانوں کو گمراہ کہتے پھر عہد میں۔ اس عہد کے معنی کے متعلق فقہ احناف کا فیصلہ بھی دیکھ لیجئے۔ دیکھا تو میں جبکہ

وان علی وجه التحیۃ لا وصار انشاء مشکباً للکبیرۃ۔

اگر عہد کے معنی یہ کیا تو کافر تو نہیں مگر سنت کی رو سے گمراہ کا مشرب ہوگا

(در مختار) فتاویٰ شاہی ج ۴ ص ۲۵ (مسطر ۲)

اس سے معلوم ہوا کہ عہد کے معنی فراموشی کے لیے سنت حرام سے بھی جاسے عہد کے لیے سنت و حرام سے کما شک ہے۔ مگر دیوبندیوں کے نزدیک اس فعل پر ملامت ہی نہیں ہوتی۔ تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک یہ فعل قابل ملامت ہی نہیں۔ یعنی ہر طرح جائز ہے۔ شاید دیوبندی اپنے مولویوں کو پرہیزگاری عہد کرتے ہوں گے یہ عہد دیوبندی کا خلاصہ کہ عہد سے کریں خود اور چھوٹا انرا لکھائیں عہد سے حق پر حال لکھنا نام طاعت و ملامت و حرامت اس عہد سے حرام سمجھتے ہیں۔ دیکھو حال حیات، اسی کتاب کی بحث (دیوبندی علماء کی عالم اسلام پر کفر و زانی)

اوقات میں حکومت مداخلت نہیں کر سکتی

مطلب ان کا یہ تھا کہ سرکاریوں کی پرمیٹوں کے سبب ایسا قانون بنانا چاہتے ہیں کہ اوقات کا حساب کتاب گرفت لیا کرے۔ یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ میں نے اس کی بالکل مخالفت کی کہ گرفت کو اس میں مداخلت کرنا ہرگز جائز نہیں، کیونکہ یہ ریاست مختصہ میں ہے۔ جیسے غازیہ، پٹنہ، پٹنہ میں اس میں دخل ہونا گرفت کو جائز نہیں، اسی طرح اس میں بھی جائز نہیں۔ الخ۔

(افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۳۴، مسطرح ج ۵ ص ۲۳، مسطرح ۱)

نوٹ ہے۔ آج کل جہاں بھی حکومت اوقات بل پاس کر کے اوقات پر پھینکا ہوا ہے۔ یہ سب دیوبندی مولویوں کی سازش کا نتیجہ ہے خصوصاً اوقات ٹینٹ بناؤں کے پورے محلے اوقات میں ایک چٹری سے لے کر ناظم تک سب دیوبندی مولوی صاحبان کی مطلق العنانی سے کر رہے ہیں۔ عوام کو کھینچ کر سازش اور دیوبندیت کی ترقی دیتے ہیں۔ مصروف کار میں اور دینداران دین کے مراعات و مساجد کی نذر میں وہ وہ کھانڈیں دینے لگے۔

کے اٹھائیدہ گزیرت و شرک و کفر بتانے کی تبلیغ شروع ہے۔ مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ان کے مخالف قیامیہ صاحب
 کے فتوے کے مطابق دیوبندی مولوی جان مال کھا۔ سب سے میں مانا جائز؟ قطعاً نظر اس کے کہ اس مسئلہ میں
 شکی علیہ کا مسلک کیا ہے۔ یہاں صرف دیوبندیوں کے قول و عمل میں اختلاف دکھانا مخصوص ہے۔

باب، مضم

باب ہفتم

خلاقیات دیوبندی یعنی ان کے مختلف فتوے

۳۲۰ یا ہیر پھیر

دیوبندی مولویوں کا مذکور مذہب ہے مذکور اصول۔ میں ان کا اصول ہے "ہیت" ان کی شکل و صورت سے میں معلوم کرتا ہے کہ ہرے ہی جیسے مانس اور فرشتے قسم کے لوگ ہیں مگر ان کے قریب ہو کر اس زور کا تصور سامنے نہ آتا یا جائے تو جہل و فزیب کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ جس قسم کا ماحول دیکھتے ہیں اسی قسم کی گفتگو اسی طرح کا فتوے دے کر اپنا کام نکال لیتے ہیں۔ گویا بین الوافی میں نظر نہیں آسکتے۔ اب ہم آپ کے سامنے اس فرقہ کے متضاد خیالات و فتوے بات کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

(۱) مرلا لنگوچی رحمت اللہ علیہ نے طائفہ ہامیر پیر متلین کو نامتق تحریر فرمایا ہے۔

دبانی غیر متعلقہ حدیث ہیں

راشاد انا قیامین احمد دیوبند ص ۱۲۰

(۲) اس طرح مذکور احسنو علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یعنی بایں اعتماد کہ آپ کو ہرنادی کی ماک خبر ہرجانی ہے ناجائز ہے و ہیر پھیر یہ صورت نہیں نکالے۔

راشاد انا قیامین ص ۶۹

(۳) ہمارے نزدیک ان (غیر متعلقہ حدیثوں) کا وہی حکم ہے جو صاحب دینار نے فرمایا ہے، اور خواجہ ایک جماعت ہے شوکت والی الخ۔

(المعتمد ص ۶۹)

(۱) عرب میں ہی وہاں کی مذہبی و سماجی خرابیوں کی بنا پر محمد مصالحو دین کی تحریک شروع ہوئی جس کے قائد مشرور محمد بن علی مالو باب تھے۔

دبانی غیر متعلقہ اچھے ہیں

(۲) سند اقت مولوی روحی دیوبندی ص ۲۷

۲) خدیج بن عبد الوہاب کے متحدین کو دہائی کہتے ہیں، ان کے فیائدہ مندہ تھے۔

وقتاً کی رشیدیہ مصر ص ۱۱۰

نقص ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ جب دیوبندوں کو خطرہ ہوا کہ میں لوگ دہائی نہ کہنے لگ جائیں تو وہ دہائیوں کو نہیںت اور تاجی لکھا یا مگر جب خواجہ بکریت نے جو پیش ہوا تو ان کو مصلح اور منکرہ لکھ کر راضی کر لیا۔ یہ ہے ان کا لغوی میں یہ لوگ مغرب اقل میں ۱۰ درجہ پیچھے۔

۱) مذہب پر کے ہاتھ جو مناجائز

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر کیا۔

۲) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر کیا۔

۱) کبھی دست پر کی کرتا اور کبھی پالوی۔

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر کیا۔

بزرگ کے سامنے دوزانو ہو کر ٹیٹھنا جائز

کے نزدیک موجب سختی ہے۔

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر کیا۔

بزرگ کے سامنے دوزانو ہو کر ٹیٹھنا منکرہ مذہب کا ہے

یہاں سے بدعت بنی مذہب آئی تھی۔ دوزانو ہو کر ٹیٹھنا

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر کیا۔

قاسمی یا رشیدی کہلا بدعت ہے

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر کیا۔

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر کیا۔

دیوبندی مولوی قاسمی وغیرہ کہلاستے ہیں

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر کیا۔

غلامت کعبہ کی نمائش بدعت ہے

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر کیا۔